٦

اسلام اور مسائلِ جاہلیت

www.KitaboSunnat.com

تالیف شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ

ترجمہ مولانا مختار احمد ندوی سلفی

دار الدعوۃ السلفیۃ ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام
محدث لائبریری
کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

هو الاحد

معرکۂ اسلام اور جاہلیت پر ایک معرکۃ الآرا کتاب

اِسلام اور مسائلِ جاہلیّت

(مسائل الجاہلیّۃ الّتی خالف فیہا رسول اللہ ﷺ أھل الجاہلیّۃ)

تالیف

شیخ الاسلام محمّد بن عبدالوہّاب رحمہ اللہ

تشریح

السیّد محمود شکری الآلوسی

ترجمہ

مختار احمد ندوی

دارالدعوۃ السّلفیّۃ

شیش محل روڈ ○ لاہور ○ پاکستان

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعداد ــــــــــــــــــ ۲۰۰۰
بہ اہتمام ــــــــــــــــــ احمد شاکر
مطبع ــــــــــــــــــ جاوید ریاض پرنٹرز لاہور
شعبان المعظم ۱۴۰۲ھ

بعض اہلِ خیر کی طرف سے بلاقیمت تقسیم کی گئی

رابطہ کیلئے

مولانا محمد سلیمان انصاری
ناظم نشر واشاعت

دار الدعوۃ السلفیۃ، لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ

نام ـــــــ شیخ محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان بن علی بن محمد بن احمد بن راشد تمیمی ہے۔

ولادت ـــــــ آپ ۱۱۱۵ھ مطابق ۱۷۰۳ء مقام شہر عینیہ میں پیدا ہوئے جو مملکت سعودی عربیہ کے موجودہ دارالسلطنت ریاض کے شمال میں واقع ہے۔

تعلیم ـــــــ ابتدائی تعلیم اپنے والد ہی سے دس برس میں حاصل کر لی۔

اساتذہ ـــــــ آپ کے مشہور اساتذہ میں سے مدینہ منورہ کے سب سے ممتاز عالم شیخ الاسلام بن سیف نجدی تھے۔ ان کے علاوہ شیخ علی آفندی داغستانی، شیخ اسماعیل عجلونی، شیخ عبداللطیف عفالقی، شیخ محمد عفالقی احسائی، نیز بصرہ کے شیخ محمد المجموعی اور شیخ محمد حیات سندھی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

نجد کی دینی و سیاسی حالت ـــــــ شیخ نے علم کے اسلحہ سے مسلح ہو کر جب تجدید و اصلاح کی مہم شروع کی تو اس وقت نجد سیاسی رقابتوں کی انتہا کو پہنچ چکا تھا اور عوام شرک و بدعات میں دور جاہلیت کی یاد تازہ کر رہے تھے۔

دعوت کا آغاز ـــــــ بصرہ اور زبیر سے واپسی کے بعد آپ نے اپنی دعوت کا آغاز حریملا سے شروع کیا۔ وہاں سے جلد ہی اپنے آبائی شہر عینیہ میں اپنی تحریک شروع کی پھر حاکم احساء کے ظلم سے مجبور ہو کر آپ نے درعیہ کا رخ کیا اور ۱۱۵۷ء سے درعیہ کو اپنا مرکزی مقام بنایا۔ امیر محمد بن سعودؒ نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور جلد ہی آپ کی دعوت پورے نجد میں پھیل گئی۔ آپ نے امیر محمد بن سعود کی رفاقت میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیلئے جہاد بالسیف شروع کیا اور ہر جگہ کامیابی نے آپ کے قدم چومے۔

وفات ـــــــ آپ نے ۱۲۰۶ھ میں بمقام درعیہ وفات پائی۔ رحمہ اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پسماندگان —— آپ کے چار صاحبزادے حسین، عبداللہ، علی اور ابراہیم تھے جو سب آپ کی دعوت اور تحریک کے صحیح جانشین تھے۔

علم وسیرت —— آپ سنت کے حامی، بدعت کے مٹانے والے، تفسیر وحدیث وفقہ نحو وصرف میں امامت کا درجہ رکھتے تھے، چہرہ نہایت نورانی جس سے باطن کا نور ٹپکتا تھا، ذکر و عبادت میں زاہد اور جہاد و دعوت الی اللہ میں اللہ کی ننگی تلوار تھے، فیاض، مہمان نواز، خدا ترس اور رحم دل تھے۔

تصنیفات —— آپ کی مشہور تصانیف میں، زیر نظر کتاب التوحید، کشف الشبہات، مختصر سیرت الرسول، کتاب الکبائر، نصیحۃ المسلمین، مختصر زاد المعاد، مختصر صحیح البخاری، مسائل الجاہلیۃ احادیث الفتن وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

تلامذہ —— آپ سے استفادہ کرنے والوں کی صحیح تعداد کا تعین مشکل ہے، البتہ شیخ احمد بن ناصر بن معمر، شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ الحصینی، شیخ سعید بن حجی، شیخ عبدالرحمن بن نامی وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

تحریک کی وسعت —— باہری دنیا میں شیخ کی دعوت کا پھیلاؤ سوڈان، ہندوستان، سماترا اور دیگر بلاد عالم تک پہونچا، اور آج پوری دنیا آپ کی دعوت واصلاح وتجدید دین سے مستفید ہو رہی ہے۔

خراج تحسین: آپ کی تحریک وجہاد پر دنیا کی مختلف زبانوں میں بے شمار علماء ومفکرین نے جی بھر کر لکھا اور جب تک سورج وچاند کی رفتار قائم ہے آپ کی تحریک کے اثرات دنیا میں پھیلتے ہی رہیں گے۔ فجزاہ اللہ خیرا واسکنہ فی فسیح الجنات آمین

تلخیص:
(مختار احمد ندوی)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

ا۔	عرض ناشر	۲
ب ۔	شیخ محمد بن عبدالوہاب	۳
پہلا مسئلہ	صالحین کو پکارنا	۱۰
دوسرا مسئلہ	فرقوں میں بٹ کر رہنا	۱۲
تیسرا مسئلہ	صاحب امر کی مخالفت	۱۳
چوتھا مسئلہ	تقلید	۱۵
پانچواں مسئلہ	فاسق عالم یا جاہل عابد کی اقتداء	۱۶
چھٹا مسئلہ	بلا دلیل باپ دادا کے عمل کو حجت بنانا	۱۷
ساتواں مسئلہ	حق پرستوں کی قلت تعداد کو حق کے خلاف دلیل بنانا	۱۹
آٹھواں مسئلہ	غیر مانوس چیز کو باطل سمجھنا	۲۰
نواں مسئلہ	اہل قوت و تدبیر کا اپنی طاقت اور ہوشیاری سے فریب کھانا	۲۱
دسواں مسئلہ	مالداروں کا اپنی دولت سے فریب کھانا	۲۴
گیارہواں مسئلہ	اہل حق کے کمزور ہونے کی وجہ سے حق کو حقیر سمجھنا	۲۹
بارہواں مسئلہ	اہل حق پہ جھوٹا الزام لگانا	۳۰
تیرہواں مسئلہ	حق کی مدد سے محض اس لئے انکار کرنا کہ اس کے ہمنوا کمزور لوگ ہیں	۳۱
چودہواں مسئلہ	کسی چیز کو محض اسلیئے باطل سمجھنا کہ اگر وہ حق ہوتی تو یہ اس کے پہلے حقدار ہوتے۔	۳۲
پندرہواں مسئلہ	جامع اور فارق سے ان کی جہالت	۳۳
سولہواں مسئلہ	صالحین کے بارے میں غلو	۳۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سترہواں مسئلہ	سمجھ میں نہ آنے کا عذر	۳۷
اٹھارہواں مسئلہ	اس حق کا انکار جس کی قائل ان کی جماعت نہ ہو	۴۰
انیسواں مسئلہ	جادو کے خرافات پر عمل کرنا	۴۲
بیسواں مسئلہ	انتساب میں تناقض	۴۴
اکیسواں مسئلہ	آیات کو ان کے معانی سے پھیر دینا	۴۴
بائیسواں مسئلہ	دینی کتابوں میں تحریف کرنا	۴۴
تیئسواں مسئلہ	دین کی ہدایت سے انحراف کرنا اور مخالف دین باتوں پر عمل کرنا	۴۵
چوبیسواں مسئلہ	اس حق کا انکار جو ان کے علاوہ دوسروں کے پاس ہے۔	۴۶
پچیسواں مسئلہ	ہر گروہ کا دعویٰ کہ حق صرف اسی کے ساتھ ہے۔	۴۷
چھبیسواں مسئلہ	اپنے دین کی اقراری باتوں کا انکار	۴۸
ستائیسواں مسئلہ	بے ستری کا کھلا مظاہرہ	۵۰
اٹھائیسواں مسئلہ	حلال کو حرام کرنا	۵۲
انتیسواں مسئلہ	اللہ کے ناموں اور صفتوں میں کج روی کرنا	۵۶
تیسواں مسئلہ	اللہ تعالیٰ کی طرف نقائص کو منسوب کرنا	۵۹
اکتیسواں مسئلہ	جن باتوں کو خالق کی طرف منسوب کیا انھیں سے مخلوق کو بچانا	۶۸
بتیسواں مسئلہ	عقیدہ تعطیل کا اقرار	۶۹
تینتیسواں مسئلہ	ملک کی شرکت	۷۰
چونتیسواں مسئلہ	نبوتوں کا انکار	۷۱
پینتیسواں مسئلہ	تقدیر کا انکار	۷۳
چھتیسواں مسئلہ	زمانہ کو بُرا کہنا	۸۱
سینتیسواں مسئلہ	اللہ کی نعمتوں کو دوسروں کی طرف منسوب کرنا	۸۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اڑتیسواں مسئلہ	آیات الٰہی کا انکار	۸۶
انتالیسواں مسئلہ	آیات الٰہی کو چھوڑ کر باطل کتابوں کو اختیار کرنا	۸۷
چالیسواں مسئلہ	علم کے بغیر دین کے بارے میں کلام کرنا	۸۹
اکتالیسواں مسئلہ	فرشتوں اور رسولوں کا انکار اور ان کے درمیان تفریق پیدا کرنا	۹۶
بیالیسواں مسئلہ	انبیاء و رسل کے بارے میں غلو کرنا	۹۹
تینتالیسواں مسئلہ	علم کے بغیر بحث کرنا	۱۰۰
چوالیسواں مسئلہ	علم کے بغیر دین کے بارے میں کلام کرنا	۱۰۱
پینتالیسواں مسئلہ	یوم آخرت کا انکار	۱۰۲
چھیالیسواں مسئلہ	مالک یوم الدین کی آیت کا انکار	۱۰۳
سینتالیسواں مسئلہ	آیت لا بیع فیہ ولا خلة ولا شفاعة کا انکار	۱۰۴
اڑتالیسواں مسئلہ	شفاعت کا معنی سمجھنے میں غلطی کرنا	۱۰۴
انتالیسواں مسئلہ	اولیاء اللہ کو قتل کرنا	۱۰۵
پچاسواں مسئلہ	بت اور شیطان پر ایمان	۱۲۱
اکیاونواں مسئلہ	حق کو باطل سے ملانا	۱۲۳
باونواں مسئلہ	حق کو مٹانے کی غرض سے اس کا اقرار کرنا	۱۲۴
ترپنواں مسئلہ	انبیاء کو رب بنانا	۱۲۵
چوونواں مسئلہ	کلمات الٰہی کو ان کی جگہوں سے بدل دینا	۱۲۶
پچپنواں مسئلہ	اہل ہدایت کو نئے القاب دینا	۱۲۹
چھپنواں مسئلہ	حق کو جھٹلانا	۱۳۴
ستاونواں مسئلہ	مومنوں پر جھوٹا الزام لگانا	۱۳۴
اٹھاونواں مسئلہ	مومنوں پر زمین میں فساد پیدا کرنے کا الزام لگانا	۱۳۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسٹھواں مسئلہ	اہل ایمان پر دین بدلنے کا الزام لگانا	۱۳۶
ساٹھواں مسئلہ	اہل حق پر زمین میں فساد پیدا کرنے کی تہمت لگانا	۱۳۶
اکسٹھواں مسئلہ	حق چھوڑنے کے سبب اپنے مذہب میں تضاد بیانی کرنا	۱۳۷
باسٹھواں مسئلہ	صرف اس حق پر عمل کا دعویٰ جو ان کے پاس ہے۔	
ترسٹھواں مسئلہ	عبادت میں اضافہ کرنا	۱۴۲
چونسٹھواں مسئلہ	عبادت میں گھٹانا	۱۴۲
پینسٹھواں مسئلہ	پاکیزہ روزی ترک کر کے عبادت کرنا	۱۴۳
چھیاسٹھواں مسئلہ	سیٹی اور تالی بجا کر عبادت کرنا	۱۴۵
سڑسٹھواں مسئلہ	عقیدہ میں نفاق رکھنا	
اڑسٹھواں مسئلہ	بغیر علم کے لوگوں کو ضلالت کی طرف بلانا	۱۴۶
انسٹھواں مسئلہ	جان بوجھ کر کفر کی دعوت دینا	۱۴۶
سترواں مسئلہ	بڑی سازش کرنا	۱۴۷
اکہترواں مسئلہ	جاہل علماء کا حال	۱۴۷
بہترواں مسئلہ	اولیاء اللہ ہونے کا دعویٰ	۱۴۹
تہترواں مسئلہ	شریعت کی پابندی کے بغیر محبت الٰہی کا دعویٰ کرنا	۱۵۲
چوہترواں مسئلہ	اللہ سے جھوٹی امیدیں رکھنا	۱۵۳
پچھترواں مسئلہ	صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہ بنانا	۱۵۶
چھہترواں مسئلہ	انبیاء کی یادگاروں کو سجدہ گاہ بنانا	۱۵۸
ستہترواں مسئلہ	قبروں پر چراغ جلانا	۱۶۲
اٹھہترواں مسئلہ	قبروں کو تہوار بنانا	۱۶۲
انیاسیواں مسئلہ	قبروں کے پاس جانور ذبح کرنا	۱۶۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسیواں مسئلہ	بزرگوں کے آثار سے برکت حاصل کرنا	۱۶۵
اکیاسیواں مسئلہ	حسب پر فخر کرنا	۱۶۶
بیاسیواں مسئلہ	ستاروں سے پانی طلب کرنا	۱۶۶
تراسیواں مسئلہ	نسب پر طعنہ مارنا	۱۶۶
چوراسیواں مسئلہ	نوحہ کرنا	۱۶۶
پچاسیواں مسئلہ	کسی کو اس کے ماں باپ کی وجہ سے عار دلانا	۱۶۸
چھیاسیواں مسئلہ	بیت اللہ کے متولی ہونے پر فخر کرنا	۱۶۹
ستاسیواں مسئلہ	انبیاء کی نسل میں سے ہونے پر فخر کرنا	۱۷۱
اٹھاسیواں مسئلہ	پیشہ پر فخر کرنا	۱۷۳
نواسیواں مسئلہ	دلوں میں دنیا کی عظمت کا احساس دلانا	۱۷۴
۹۰واں مسئلہ	فقراء کو حقیر سمجھنا	۱۷۶
اکیانواں مسئلہ	ملائکہ، وحی، رسالت اور قیامت کا انکار	۱۸۰
بیانواں مسئلہ	بُت اور شیطان پر ایمان لانا	۱۸۲
ترانواں مسئلہ	جان بوجھ کر حق چھپانا	۱۸۲
چورانواں مسئلہ	علم کے بغیر اللہ کے بارے میں کلام کرنا	۱۸۳
پچانواں مسئلہ	تناقض	۱۸۳
چھیانواں مسئلہ	کہانت اور اس جیسی دوسری چیزوں پر عمل کرنا	۱۸۴
ستانواں مسئلہ	کنکریاں مار کر بُرا شگون لینا	۱۸۴
اٹھانواں مسئلہ	پرندے سے بُرا شگون لینا	۱۸۴
ننانواں مسئلہ	نجومیوں پر عقیدہ رکھنا	۱۸۴
سواں مسئلہ	طاغوت کو حاکم مان کر فیصلہ لینا	۱۸۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ان باتوں کا جاننا ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے کیوں کہ ان پر زمانۂ جاہلیت کے اہل کتاب اور امی عمل پیرا تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت کی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی چیز کی خوبی اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب کہ اس کے مقابل کی چیز سامنے ہو۔ اشیاء کی حقیقت تو ان کے اضداد ہی سے واضح ہوتی ہے۔ اس سلسلہ کی سب سے زیادہ خطرناک بات یہ ہے کہ دل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی ہدایت کے بارے میں ایمان سے خالی ہو۔ مزید برآں اگر وہ دین جاہلیت کو اچھا سمجھتا ہے اور اس پر ایمان بھی رکھتا ہو تو یہ تباہی کی انتہا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے پناہ میں رکھے۔ ارشاد خداوندی ہے:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○

اور جو لوگ باطل پر ایمان لائے اور اللہ کا انکار کیا وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

(العنکبوت ـــ ۵۲)

پہلا مسئلہ

صالحین کو پکارنا

اہل جاہلیت اللہ کی بندگی اور دعا میں صالحین کو بھی شریک کرتے تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ صالحین کی اس تعظیم کو اللہ پسند کرتا ہے اور اس کے ذریعہ اللہ کے یہاں وہ اپنے لئے شفاعت چاہتے تھے کیونکہ اُن کا خیال تھا کہ صالحین بھی اس کو اچھا سمجھتے ہیں جیسا کہ سورۂ زمر میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝

(الزمر — ۳)

بیشک ہم نے یہ کتاب آپ کی طرف سچائی کے ساتھ نازل کی ہے تو اللہ کی عبادت کرو، دین اس کے لئے خالص کر کے۔ دیکھو خالص عبادت اللہ ہی کے لئے زیبا ہے۔ اور جن لوگوں نے اس کے سوا اور دوست بنائے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) ہم ان کو اس لئے پوجتے ہیں کہ ہم کو خدا کا مقرب بنا دیں۔ تو جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں اللہ ان میں ان کا فیصلہ کر دے گا۔

اور باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ۔

(یونس — ۱۸)

اور یہ لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جو نہ اس کا کچھ بگاڑ ہی سکتی ہیں اور نہ کچھ بھلا ہی کر سکتی ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہماری سفارش کرنے والے ہیں۔

اور یہی وہ سب سے بڑا مسئلہ تھا جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفت فرمائی۔ آپ نے ان کے سامنے عبادت کا خالص تصور پیش کیا اور انھیں بتایا کہ یہ ہے اللہ کا دین، جس کے سوا کوئی بات اس کے نزدیک قابل قبول نہیں ہوگی اور انھیں باخبر کیا کہ اہل جاہلیت کی ان پسندیدہ باتوں پر جو بھی عمل کرے گا اللہ اُس پر جنت حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ یہ مسئلہ اتنا اہم ہے کہ پورے دین کیلئے اساس کی حیثیت رکھتا ہے اور اسی بنیاد پر مسلم اور کافر کی تفریق کی جاتی ہے، اسی بنا پر دونوں کے درمیان عداوت ہوتی ہے اور اسی غرض سے جہاد شروع ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ۔ (البقرۃ ـ ۱۹۳)

اور تم ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ ہی کے لئے ہو جائے۔

دوسرا مسئلہ

انتشار کی زندگی یا فرقوں میں بٹ جانا

اہل جاہلیت منتشر تھے اور سمع وطاعت کو ذلت وحقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ اللہ نے ان کو مل کر رہنے کا حکم دیا اور تفرقہ سے منع کیا۔ ارشاد باری ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ (آل عمران ـ ۱۰۲ ـ ۱۰۳)

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو اور سب مل کر اللہ کی رسی مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو اور اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیا ہے، تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دل جوڑ دیئے اور اس کے فضل وکرم سے تم بھائی بھائی بن گئے۔ تم آگ سے بھرے ہوئے ایک گڑھے کے کنارے کھڑے تھے اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ اپنی نشانیاں تمہارے سامنے روشن کرتا ہے۔ شاید کہ ان علامتوں سے تمہیں اپنی فلاح کا سیدھا راستہ نظر آجائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان آیات کا یہ مطلب بیان کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اوس و خزرج کی باہمی ایک سو بیس سالہ طویل جنگ کا ذکر فرما کر یہ احسان یاد دلاتے ہیں کہ کس طرح اس نے اسلام کے ذریعہ ان کے دلوں کو آپس میں جوڑ دیا جس سے اُن کے سارے کینے دُور ہو گئے (ابن اسحٰق) اور یوم بعاث اُن کی آخری جنگ تھی جس کا تفصیلی ذکر تاریخ الکامل میں موجود ہے۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ ان آیات میں مشرکین عرب کے طویل جھگڑوں کا ذکر مقصود ہے جن میں حرب البسوس بھی شامل ہے، جیسا کہ حضرت حسن سے مروی ہے۔ نیز اللہ کا ارشاد ہے:

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا (التغابن ـــ ۱۶)

اللہ سے ڈرو، اپنی استطاعت کے مطابق اور سنو اور کہا مانو۔

اس کے علاوہ دوسری بہت سی آیات کریمہ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے ظلم، تفرقہ اندازی اور نافرمانی یا اطاعت کی پابندی قبول نہ کرنے سے جیسا کہ اہل جاہلیت کا شیوہ تھا منع فرمایا۔

تیسرا مسئلہ

صاحب امر کی مخالفت

صاحب امر کی مخالفت کرنا اور اس کی نافرمانی کرنا اہل جاہلیت کے نزدیک بڑی خوبی کی بات تھی اور کچھ لوگ تو اسے دینداری خیال کرتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مخالفت کی اور انھیں حکم دیا کہ حاکموں کے ظلم پہ صبر کریں اور ان کے ساتھ خیرخواہی اور سمع و طاعت کا رویّہ اختیار کریں۔ آپؐ نے اس سلسلہ میں سخت تاکید کی اور اسے بار بار دہرایا۔ یہ تینوں باتیں جو صحیح حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں:

يَرْضٰى لَكُمْ ثَلَاثًا۔ اَنْ تَعْبُدُوْهُ

اللہ نے تمہارے لیے تین باتیں پسند فرمائی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا۔ وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا۔ وَاَنْ تَنَاصَحُوْا مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ۔ (رواہ البخاری)	اللہ کی بندگی کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو اور اللہ کی رسّی کو سب مل کر مضبوط پکڑ لو اور جن کو اللہ نے تمہارے معاملات کا والی بنایا ہے ان کی خیر خواہی کرو۔

امام بخاری حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

من كره من اميره شيئا فليصبر فانه من خرج من السلطان شبرا مات ميتة جاهلية۔	جو اپنے امیر کی کوئی بات ناپسند پائے اس کو صبر کرنا چاہیئے کیوں کہ جو صاحب اقتدار کی اطاعت سے بالشت بھر خروج کرے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

نیز جنادہ بن امیہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبادہ بن صامت کے پاس گئے۔ وہ بیمار تھے، ہم نے کہا" اللہ آپ کو اچھا کر دے"، آپ کوئی ایسی حدیث سنائیے جس سے اللہ آپ کو فائدہ پہنچائے اور وہ حدیث آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سُنی ہو۔ حضرت عبادہ نے کہا۔ "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا تو ہم نے آپؐ سے بیعت کی، جن باتوں پر ہم نے بیعت کی اور ہم سے آپ نے عہد لیا وہ یہ تھی کہ ہم خوشی ناخوشی سختی اور آسانی سب حالتوں میں سمع وطاعت پر قائم رہیں گے اور ایسی صورت میں بھی جب کہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے۔ نیز ہم اپنے مالک سے نزاع نہیں کریں گے، سوائے اس صورت کے جب کھلے کفر کا ارتکاب کرنے لگے جس کے بارے میں اللہ کی طرف سے کھلی دلیل موجود ہو، اور اس مسئلے میں صحیح احادیث بکثرت ہیں۔ اور ان احکام کو ترک کر دینے ہی سے لوگوں کے دین و دنیا میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھا مسئلہ

تقلید

اہل جاہلیت کا دین جن اصولوں پر مبنی تھا ان میں سب سے بڑی چیز تقلید تھی۔ یہ اگلے پچھلے تمام کافروں کا سب سے بڑا قاعدہ تھا، جیساکہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝

(الزخرف — ۲۳-۲۴)

اور اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے کسی بستی میں ہدایت کرنے والا نہیں بھیجا، مگر وہاں کے خوش حال لوگوں نے کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک راہ پر پایا ہے اور قدم بقدم انھیں کے پیچھے چلتے ہیں۔ پیغمبر نے کہا اگرچہ میں تمہارے پاس ایسا دین لاؤں کہ جس رستے پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا وہ اس سے کہیں سیدھا راستہ دکھاتا ہے، کہنے لگے جو دین تم دے کر بھیجے گئے ہو ہم اس کو نہیں مانتے۔

اللہ نے ان کو حکم دیا:

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝

(اعراف — ۳)

پیروی کرو اس کتاب کی جو تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے اتاری گئی ہے اور اس کے سوا اور رفیقوں کی پیروی نہ کرو۔ اور تم کم ہی نصیحت قبول کرتے ہو۔

اور فرمایا:

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کتاب اللہ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ○

(البقرۃ — ۱۷۰)

نازل کی ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں (نہیں) بلکہ ہم تو اُسی چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا بھلا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ سمجھتے ہوں اور نہ سیدھے رستے پر ہوں (تب بھی وہ انھیں کی تقلید کیے جائیں گے)

ان کے علاوہ دوسری بہت سی آیات اس کی وضاحت کرتی ہیں کہ اہل جاہلیت تقلید کے پھندے میں گرفتار تھے، نہ کسی کی رائے قبول کرتے اور نہ غور و فکر سے کام لیتے اسی لئے جہالت کی وادیوں میں بھٹکتے رہے اور یہی حال ان سب لوگوں کا ہوا جو اہل جاہلیت کے طریقے پر چلتے رہے، خواہ کسی بھی زمانے میں رہے ہوں۔

پانچواں مسئلہ

فاسق عالم یا جاہل عابد کی اقتداء

فاسق علماء اور جاہل عابدوں کی اقتدار کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

ارشاد باری ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ (التوبہ — ۳۴)

مومنو! بہت عالم اور مشائخ لوگوں کا مال ناحق کھاتے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔

نیز فرمایا:

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِىْ

کہو اے اہل کتاب اپنے دین کی بات میں ناحق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دِیْنِکُمْ غَیْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَھْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا کَثِیْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ (المائدہ ــــ ۷۷)

مبالغہ مت کرو اور ایسے لوگوں کی خواہش کے پیچھے نہ چلو (خود بھی) پہلے گمراہ ہوئے اور بہتوں کو گمراہ کر گئے اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔

ان کے علاوہ دوسری بہت سی آیات ہیں جو فاسقوں اور گمراہوں کی اقتداء سے روکتی ہیں۔ یہ طریقہ اور یہ کجروی تو اہل جاہلیت ہی کی تھی۔

چھٹا مسئلہ

بلا دلیل باپ دادا کے عمل کو حجت بنانا

صحیح دلیل اور عقل و حکمت کے بغیر گذشتہ زمانہ کے لوگوں کے عمل کو دلیل بنانا اہل جاہلیت کا شیوہ تھا جسے اللہ تعالیٰ نے ان آیات کے ذریعہ باطل قرار دیا:

قَالَ فَمَنْ رَّبُّکُمَا یٰمُوْسٰی قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَہٗ ثُمَّ ھَدٰی قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی قَالَ عِلْمُھَا عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ کِتٰبٍ لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسَی الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ مَھْدًا وَّسَلَکَ لَکُمْ فِیْھَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِہٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰی کُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَکُمْ (طٰہٰ ـ ۴۹-۵۴)

(فرعون نے کہا) کون ہے تم دونوں کا رب اے موسیٰ کہا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی شکل و صورت بخشی پھر راہ دکھائی تو کیا پہلی جماعتوں کا کیا حال رہا کہا ان کا علم میرے پروردگار کو ہے جو کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ میرا پروردگار نہ چوکتا ہے نہ بھولتا ہے وہ وہی تو ہے جسنے تم لوگوں کیلئے زمین کا فرش بنایا اور اسمیں تمہارے لئے رستے جاری کئے اور آسمان سے پانی برسایا پھر اسمیں انواع و اقسام کی روئیدگیاں پیدا کیں۔ کھاؤ اور اپنے چارپایوں کو بھی چراؤ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز فرمایا:

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ۔ وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (القصص ـــ ۳۶ ـــ ۳۷)

اور جب موسیٰ ان کے پاس ہماری کھلی نشانیاں لے کر آئے تو وہ کہنے لگے کہ یہ تو جادو ہے جو اس نے بنا کھڑا کیا ہے اور یہ بات تو ہم نے اگلے باپ دادا میں تو کبھی نہیں سنی اور موسیٰ نے کہا میرا پروردگار اس شخص کو خوب جانتا ہے جو اس کی طرف سے حق لے کر آیا ہے اور جس کے لئے عاقبت کا گھر ہے بیشک ظالم نجات نہ پائیں گے۔

نیز فرمایا:-

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ۔ (المومنون ـــ ۲۳ ـــ ۲۵)

اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے ان سے کہا اے قوم اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں کیا تم ڈرتے نہیں تو ان کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے یہ تو ہم جیسا آدمی ہے تم پر بڑائی حاصل کرنا چاہتا ہے! اور اگر اللہ چاہتا تو فرشتے اتار دیتا ہم نے اپنے اگلے باپ دادا میں تو یہ بات کبھی نہیں سنی تھی اس آدمی کو تو دیوانگی کا عارضہ ہے تو اس کے بارے میں کچھ مدت انتظار کرو۔

نیز فرمایا:

وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا

تو ان میں جو معزز تھے وہ چل کھڑے ہوئے (اور

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی اٰلِھَتِکُمْ اِنَّ ھٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ ۝
مَا سَمِعْنَا بِھٰذَا فِی الْمِلَّۃِ الْاٰخِرَۃِ اِنْ
ھٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۔ (ص ۔ ۶ ۔ ۷)

بولے کہ چلو اور اپنے معبودوں کی پوجا پر قائم رہو بیشک
یہ ایسی بات ہے جس سے تم پر فضیلت مقصود ہے یہ پچھلے مذہب
میں ہم نے کبھی نہیں سنی یہ بالکل بنائی ہوئی بات ہے

ان کے نزدیک انبیائے کرام کی ہدایت کے قابل قبول نہ ہونے کی دلیل یہ تھی کہ اُنکے آباء و اجداد اس طریقہ پر عمل پیرا نہیں تھے۔ غور فرمائیے ان کا طریقہ (Approach) کتنا غلط تھا اور وہ کیسے جامد ہو کر رہ گئے تھے۔ اگر ان کی آنکھیں روشن ہوتیں اور کانوں میں سماعت ہوتی تو وہ ضرور حق کو اس کی دلیل سے پہچان لیتے، اور بغیر کسی کٹ حجتی کے حق کے سامنے جھک جاتے۔ انھیں جیسا حال ان کے خلاف ان کے وارثوں کا ہے، دونوں کے دل ایک جیسے ہو گئے ہیں۔

ساتواں مسئلہ

حق پرستوں کی قلت تعداد کو حق کے خلاف دلیل بنانا

اہل جاہلیت کا شیوہ تھا کہ کثرت تعداد پر اعتماد کرتے اور سواد اعظم کو دلیل بناتے تھے ان کے نزدیک تعداد کی قلت اس چیز کے باطل ہونے کی دلیل تھی۔ اس کی تردید میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ
يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ
اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ اِنَّ
رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ
وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ (الانعام ۔ ۱۱۶ ۔ ۱۱۷)

اور اکثر لوگ جو زمین پر آباد ہیں (گمراہ ہیں) اگر تم ان کا
کہنا مان لوگے تو وہ تمہیں اللہ کے رستے سے بھٹکا
دیں گے یہ محض خیال کے پیچھے چلتے ہیں اور نرے
اٹکل کے تیر چلاتے ہیں۔ تمہارا رب ان کو خوب جانتا
ہے جو راستے پر نہیں چل رہے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل بصیرت کا یہ کام نہیں کہ حق کی اتباع سے محض اس لئے انکار کرے کہ اس کے متبعین کی تعداد کم ہے، حق تو اس کا مستحق ہے کہ اس کی اتباع کی جائے خواہ اس کے ماننے والے کتنے ہی کم کیوں نہ ہوں، جیساکہ اللہ کا ارشاد ہے:

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ (ص ـــ ۲۴)

انھوں نے کہا کہ یہ جو تیری دنبی مانگتا ہے کہ اپنی دنبیوں میں ملالے بیشک تم پر ظلم کرتا ہے اور اکثر شریک ایک دوسرے پر زیادتی ہی کیا کرتے ہیں ہاں جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ... ل حق کی تعداد ہمیشہ کم ہی رہی ہے، لیکن تعداد کی یہ قلت اُن کا کچھ بگاڑ نہ سکی۔ سموال نے کہا:

تُعَيِّرُنَا أَنَّا قَلِيلٌ عَدِيدُنَا ۔۔۔ فَقُلْتُ لَهَا إِنَّ الْكِرَامَ قَلِيلُ

تم ہمیں عار دلاتے ہو کہ ہم تعداد میں کم ہیں ۔۔۔ میں نے اس سے کہا کہ شریف لوگ ہمیشہ کم ہی رہے ہیں

مطلب یہ ہے کہ صاحب بصیرت دلیل پر نظر رکھتا ہے اور جو کچھ دلیل سے ثابت ہوتا ہے اس پر عمل کرتا ہے چاہے اسے جاننے اور ماننے والے کم ہی کیوں نہ ہوں لیکن جو شخص اکثریت کو عمل کا مدار بنائے اور بلا دلیل عوام کی پسندیدہ باتوں کو اختیار کرے، وہ یقیناً غلطی پر ہے۔ جاہلیت کی راہ پر چلنے والوں کو سمجھدار آدمی بُرا ہی خیال کرے گا۔

اٹھواں مسئلہ

غیر مانوس چیز کو باطل سمجھنا

اہل جاہلیت ہر اُس چیز کو باطل سمجھتے تھے جو ان کے نزدیک غیر مانوس اور اجنبی ہوتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے اس خیال کی تردید فرمائی:

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ۔ (ہود — ۱۱۶)

تو جو امتیں تم سے پہلے گذر چکی ہیں ان میں ایسے ہوشمند کیوں نہ ہوئے جو ملک میں خرابی کرنے سے روکتے ہاں ایسے تھوڑے تھے جنکو ہم نے ... سے مخلصی بخشی اور جو ظالم تھے وہ انھیں کی باتوں کے پیچھے لگے رہے جن میں عیش و آرام تھا اور وہ گناہوں میں ڈوبے ہوئے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں تنبیہہ فرمائی ہے کہ تم سے پہلے والوں میں ایسے صاحب عقل و بصیرت لوگ کیوں نہ ہوئے جو زمین میں فساد برپا کرنے والوں کو روکتے پھر خود ہی فرمایا ایسے لوگ تھے تو ضرور لیکن بہت کم تھے جنہیں ہم نے ہلاکت سے بچایا۔

نواں مسئلہ

اہل قوت و تدبر کا اپنی طاقت اور ہوشیاری سے فریب کھانا

اہل جاہلیت اس فریب میں مبتلا تھے کہ جن کو فہم و ادراک کی قوت اور اقتدار حاصل ہے وہ گمراہ نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس باطل خیال کی تردید فرمائی۔

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ

پھر جب انھوں نے اس عذاب کو اپنی وادیوں میں آتے دیکھا تو کہنے لگے یہ بادل ہے جو ہم کو سیراب کرے گا، نہیں بلکہ یہ وہی چیز ہے جس کی تم جلدی مچا رہے تھے۔ یہ ہوا کا طوفان ہے جس میں دردناک عذاب چلا آرہا ہے اپنے رب کے حکم سے ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ وَ لَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ (الاحقاف ـ ۲۵ ـ ۲۶)

چیز کو تباہ کر ڈالے گا آخر کار اُن کا حال یہ ہوا کہ اُن کے رہنے کی جگہوں کے سوا وہاں کچھ نظر نہ آتا تھا۔ اس طرح کو ہم بدلہ دیا کرتے ہیں۔ ان کو ہم نے وہ کچھ دیا تھا جو تم لوگوں کو نہیں دیا ہے انکو ہم نے کان، آنکھیں اور دل سب کچھ دے رکھے تھے مگر نہ وہ کان انکے کام آئے نہ آنکھیں نہ دل کیونکہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے اور اسی چیز کے پھیر میں وہ آگئے جس کا مذاق اڑاتے تھے۔

آیات کی تشریح ـــــ ان آیات میں اللہ تعالیٰ عرب کے اہل جاہلیت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ قوت و اقتدار کا معیار نہیں دیکھو، ہم نے قوم عاد کو تم سے زیادہ قوت واقتدار عطا کیا تھا اور انھیں کان، آنکھ اور دل سب نعمتیں عطا کی تھیں تاکہ وہ اُن سے کام لے کر اللہ کی نعمتوں کو پہچانیں اور منعم حقیقی اللہ عزوجل کے شکر گذار بنیں لیکن انھوں نے ان نعمتوں کا صحیح استعمال نہیں کیا نہ تو کانوں سے وحی کی باتیں اور رسول کی نصیحتیں سنیں اور نہ دل سے معرفتِ الٰہی حاصل کی بلکہ عقل سے اتنے کورے ثابت ہوئے کہ عذاب الٰہی دیکھکر بھی اسکا مذاق اڑانے لگے

ان آیات سے معلوم ہوا کہ اہل عرب جن قوموں کو بڑا طاقتور اور متمدن سمجھتے تھے ان کی قوت فہم نے بھی ان کو حق کی راہ نہیں دکھائی اور وہ ان سب کے باوجود گمراہ ہو گئے اور اپنی باطل پرستی کے زعم میں انبیاء کو جھٹلا دیا، لہٰذا قوت و عقل کو حق کا معیار نہیں بنایا جا سکتا، اللہ و رسول پر ایمان لانا، حق کے آگے سر تسلیم خم کرنا اور اللہ کی راہ پر چلنا اس کی توفیق ہی سے ممکن ہے نہ کہ کثرت مال اور خوشحالی سے اب جو بھی حق کو ٹھکرائے اور دلیل پیش کرے کہ میری حالت تم سے بہتر ہے اور میں تم سے زیادہ مالدار ہوں تو اس بات میں کوئی وزن نہیں ہے کیوں کہ وہ جاہلیت کی روش پر چل رہا ہے اور پسندیدہ راہ سے ہٹ گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ	اور اس کی آمد سے پہلے وہ خود کفار کے مقابلے میں
كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا	فتح و نصرت کی دعائیں مانگتے تھے مگر جب وہ چیز آگئی
بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ۔	جسے وہ پہچان بھی گئے تو انھوں نے اسے ماننے سے
(البقرۃ ــ ۸۹)	انکار کر دیا تو خدا کی لعنت ہو ان منکرین پر۔

یہودیوں کو ان کی کتابوں کے ذریعہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا علم تھا اور وہ جانتے تھے کہ بہت جلد اللہ ایک معزز نبی عرب میں سے مبعوث کریگا۔ آپ کی بعثت سے پہلے مشرکین پر فتح پانے کے لئے آپ کی بعثت کے وسیلے سے دعائیں مانگا کرتے تھے، کہ اے پروردگار جس نبی کے بھیجنے کا تونے وعدہ کیا ہے اس کو مبعوث فرما تاکہ دشمنوں پر ہم فتح پائیں لیکن جب ان کی جانی پہچانی شخصیت، محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ان ظالموں نے آپ کو نبی ماننے سے انکار کر دیا محض اس کی وجہ سے کہ نبوت عربوں میں کیسے آگئی، محض اس زعم میں کہ وہ ان عربوں سے زیادہ شان وشوکت رکھتے ہیں، اور اتنی بات نہ سمجھ سکے کہ ایمان اور نبوت تو اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے، اسیطرح اللہ کا یہ ارشاد بھی ہے:

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ	جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ ان کو اس طرح
كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وَاِنَّ فَرِيْقًا	پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانا کرتے ہیں مگر
مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ	ایک فریق ان میں سے سچی بات کو جان بوجھ کر چھپا رہا ہے
اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ	... سے پروردگار کی طرف سے حق ہے تو تم ہرگز
الْمُمْتَرِيْنَ۔	شک کرنے والوں میں نہ ہونا

آیت میں "یَعْرِفُوْنَهٗ" اس کو جانتے ہیں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت حقہ کا ان کو بخوبی علم ہو چکا ہے اس کے باوجود وہ اس حق کو محض اپنے جاہلی عقیدہ کی بنیاد پر چھپ رہے ہیں کہ اللہ کا فضل صرف انھیں کے لئے خاص ہے، دوسروں تک پہونچ ہی نہیں سکتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذیل کی آیت سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے :

قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللّٰهُ شَهِیْدٌ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمُ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۔

(الانعام ــ ۱۹ ــ ۲۰)

ان سے پوچھو کہ سب سے بڑھ کر کس کی شہادت ہے کہدو کہ خدا ہی میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اور یہ قرآن مجھ پر اس لئے اتارا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ سے تم کو اور جس شخص تک وہ پہونچ سکے اس کو آگاہ کر دوں کیا تم اس بات کی شہادت دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور بھی معبود ہیں۔ کہدو کہ میں تو ایسی شہادت نہیں دیتا کہدو کہ صرف وہی ایک معبود ہے اور جن کو تم لوگ شریک بناتے ہو میں ان سے بیزار ہوں جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی۔ ہے وہ ان کو (ہمارے پیغمبر) اس طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانا کرتے ہیں جنھوں نے اپنے تئیں نقصان میں ڈال رکھا ہے۔ وہ ایمان نہیں لاتے۔

دسواں مسئلہ

مالداروں کا اپنی دولت سے فریب کھانا

اہل جاہلیت سمجھتے تھے کہ جن کو دنیا ملتی ہے وہ اللہ کے محبوب ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے :

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ

اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر وہاں کے خوش حال لوگوں نے کہ جو چیز تم دے کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كٰفِرُوْنَ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا
وَّاَوْلَادًا وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ قُلْ
اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ
يَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ
وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ
تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ
وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ
الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ
اٰمِنُوْنَ۔ وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا
مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ
مُحْضَرُوْنَ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ
وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ
وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۔

(السبا ـــ ۳۴ ـ ۳۹)

بھیجے گئے ہم اس کے قائل نہیں اور یہ بھی کہنے لگے کہ ہم
بہت سا مال اور اولاد رکھتے ہیں اور ہم کو عذاب
نہیں ہوگا، کہہ دو کہ میرا رب جس کے لئے چاہتا
ہے روزی فراخ کرتا ہے اور جس کے لئے چاہتا
ہے تنگ کر دیتا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے
اور تمہارا مال اور تمہاری اولاد ایسی چیز نہیں کہ تم
کو ہمارا مقرب بنا دیں۔ ہمارا مقرب وہ ہے جو ایمان
لایا اور عمل نیک کرتا رہا ایسے ہی لوگوں کے اعمال
کے سبب دگنا بدلہ ملے گا۔ اور وہ خاطر جمع سے
بالاخانوں میں بیٹھے ہوں گے اور جو لوگ ہماری آیتوں
میں کوشش کرتے ہیں کہ ہمیں ہرا دیں وہ عذاب
میں حاضر کئے جائیں گے۔ کہہ دو کہ میرا رب اپنے
بندوں میں جس کے لئے چاہتا ہے روزی کشادہ
کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر
دیتا ہے اور تم جو خرچ کرو گے وہ تم کو اس کا
عوض دے گا، اور وہ سب سے بہتر روزی
دینے والا ہے۔

اور سورۃ القصص میں فرمایا:

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا
وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ

اور نہ اس وقت جب ہم نے موسیٰ کو آواز دی تم طور
کے کنارے تھے بلکہ تمہارا بھیجا جانا تمہارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ
قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ وَلَوْلَآ اَنْ
تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ
اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ
اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ فَلَمَّا جَآءَهُمُ
الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ
مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى اَوَلَمْ
يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى
مِنْ قَبْلُ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا
وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ۔
قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ
اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ فَاِنْ لَّمْ
يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا
يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ وَمَنْ اَضَلُّ
مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى
مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۔

(القصص ۔۴۹ ۔ ۴۴)

رب کی رحمت سے ہے تاکہ آپ اُن کو ہدایت دیں ۔
تاکہ وہ نصیحت پکڑیں ۔ اور اے پیغمبر ہم نے آپ کو
اس لئے بھیجا ہے کہ) ایسا نہ ہو کہ اگر ان (اعمال)
کے سبب جو اُن کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں اُن
پر کوئی مصیبت واقع ہو تو یہ کہنے لگیں اے رب
تو نے ہماری طرف کوئی پیغمبر کیوں نہ بھیجا، کہ
ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اور ایمان لانے
والوں میں ہوتے، پھر جب ان کے پاس ہماری
طرف سے حق آ پہونچا تو کہنے لگے کہ جیسی نشانیاں
موسیٰ کو ملی تھیں ویسی اس کو کیوں نہیں ملیں، کیا جو
نشانیاں پہلے موسیٰ کو دی گئی تھیں اُنھوں نے اُس
سے کفر نہیں کیا، کہنے لگے کہ دونوں جادوگر ہیں ایک
دوسرے کے موافق اور بولے کہ ہم منکر ہیں۔ کہدو
اگر سچے ہو تو خدا کے پاس سے کوئی کتاب لے
آؤ جو ان دونوں کتابوں سے بڑھ کر ہدایت کرنے
والی ہو تاکہ میں بھی اُسی کی پیروی کروں ۔ پھر اگر
یہ تمہاری بات قبول نہ کریں تو جان لو کہ یہ صرف اپنی
خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں، اور اس سے زیادہ
کون گمراہ ہوگا جو اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہش
کے پیچھے چلے ۔ بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز دوسری جگہ فرمایا:

إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓأُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللّٰهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ قَالَ إِنَّمَآ أُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّأَكْثَرُ جَمْعًا وَلَا يُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ

(القصص ــ ۷۶ ــ ۷۸)

قارون موسیٰ کی قوم میں سے تھا اور ان پر زیادتی کرتا تھا اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے تھے کہ اُن کی کنجیاں ایک طاقت ور جماعت کو اُٹھانی مشکل ہو جاتیں، جب اُس سے اس کی قوم نے کہا کہ اِترائیے مت کہ اللہ اِترانے والوں کو پسند نہیں کرتا، اور جو مال اللہ نے تم کو دیا ہے اس سے آخرت طلب کرو اور دنیا سے اپنا حصہ نہ بھلاؤ، اور جیسی اللہ نے تم سے بھلائی کی ہے ویسی تم بھی لوگوں سے بھلائی کرو اور ملک میں فساد نہ چاہو، کیونکہ اللہ فساد کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ بولا یہ مال میری عقل کے زور پر ملا ہے کیا اس کو معلوم نہیں کہ اللہ نے اس سے پہلے بہت سی امتیں جو قوت میں اس سے بڑھکر اور جمعیت میں بیشتر تھیں ہلاک کر ڈالی ہیں اور گناہ گاروں سے ان کے گناہوں کے بارے میں پوچھا نہیں جائے گا۔

ان آیات سے یہ ثابت ہوا کہ روزی گھٹانا اور بڑھانا اللہ کی مشیت کے تابع ہے اور اُس کی محبت اور رضا اُس کی اطاعت اُس کے رسولوں کی تابعداری اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلائل کیساتھ حق پر یقین رکھنے کی وجہ سے ہے ۔ رہی مال کی کثرت اور روزی کی وسعت اور خوشحال زندگی تو یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ اصحاب نعمت ان کی وجہ سے نجات پائیں گے ، اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی وزن و قیمت رکھتی تو اللہ اپنے نافرمانوں کو ایک گھونٹ پانی بھی نہ پینے دیتا ، ارشاد ہے :

وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً	اور اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی
وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ	جماعت ہو جائیں گے جو لوگ خدا سے انکار ،
بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ	کرتے ہیں ہم ان کے گھروں کی چھتوں کو چاندی
فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۔	سے بنا دیتے اور سیڑھیاں بھی جن پر وہ
(الزخرف ۔ ۳۳)	چڑھتے ہیں ۔

اور جیسا کہ شاعر نے کہا :

كم عالم عالم اعيت مذاهبه	وجاهل جاهل تلقاه مرزوقا
کتنے عالم ایسے ہیں جن کی روزی کے سہارے تنگ ہیں	اور کتنے جاہل ہیں جن کو آسودہ حال پاؤ گے

اور یہ شعر بعض اکابرین کی طرف منسوب ہے :

رضينا قسمة الجبار فينا	لنا علم وللجهال مال
ہم اپنے بارے میں قسمت الٰہی پر راضی ہیں	کہ علم ہمارے لئے اور جاہلوں کے لئے مال
فان المال يفنىٰ عن قريب	وان العلم باق لا يزال
اس لئے کہ مال تو جلد ہی ختم ہو جائے گا	اور علم باقی رہے گا اس کو زوال نہیں

بہرحال دلائل و شواہد تو بہت ہیں ۔ حاصل کلام یہ کہ اہل جاہلیت کا یہ نظریہ کہ دنیا کی زیب و زینت قرب الٰہی کی دلیل ہے ، حقیقت سے دور اور باطل نظریہ ہے ۔ جس کو ذرا بھی بصیرت ہوگی وہ ایسی باتوں پر دھیان نہیں دے گا ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیارھواں مسئلہ

اہل حق کے کمزور ہونے کی وجہ سے حق کو حقیر سمجھنا

اہل جاہلیت کسی چیز کو محض اس لئے باطل سمجھتے تھے کہ اس پر چلنے والے کمزور و غریب لوگ ہیں جیسا کہ حضرت نوح کی قوم نے اُن سے کہا؛

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ۨالْمُرْسَلِيْنَ
اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا
تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ وَمَا اَسْـَٔلُكُمْ
عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ قَالُوْٓا اَنُؤْ
مِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ۝
قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اِنْ
حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ۝
وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اِنْ اَنَا
اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ (الشعراء ۱۰۵-۱۱۵)

قوم نوح نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا ، جب ان
سے ان کے بھائی نوح نے کہا کہ تم ڈرتے
کیوں نہیں ، میں تو تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں ، تو
خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو ، اور میں تم سے
اس کا کوئی صلہ نہیں مانگتا ، میرا صلہ تو رب
العلمین ہی پر ہے ۔ تو
تو اللہ سے ڈرو اور میرے کہنے پر چلو ، وہ بولے
کیا ہم تم کو مان لیں اور تمہارے پیرو تو رذیل
لوگ ہیں ، نوح نے کہا کہ مجھے کیا معلوم کہ وہ کیا
کرتے ہیں ان کا حساب میرے پروردگار کے ذمہ
ہے کاش تم سمجھو اور میں مومنوں کو نکال دینے والا
نہیں ہوں میں تو کھول کھول کر نصیحت کرنیوالا ہوں

غور کیجیے حضرت نوح کی قوم نے محض اس لئے اپنے نبی کی اتباع سے انکار کر دیا کہ نبی کے ماننے والے کمزور اور غریب لوگ تھے اس لئے کہ ان کا مطمح نظر صرف دنیا تھا اگر ان کا مقصود آخرت ہوتی تو جہاں کہیں حق پاتے اتباع کرتے ، لیکن محض اپنی جاہلیت

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بنا پر حق سے منہ پھیر کر اپنی خواہشات کی پیروی کی۔ اس کے برعکس ہرقل کو دیکھو کتنی عظیم عقل وبصیرت کا مالک تھا پھر بھی ضعفاء کی پیرویِ حق کو حق کی دلیل سمجھتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت اُس نے ابوسفیان سے پوچھا کہ آپ کے پیروکار اشراف ہیں یا ضعفاء۔ کہا "ضعفاء" ہرقل نے کہا "ضعفاء ہی تمام انبیاء کے پیروکار رہے ہیں۔"

حضرت نوح کی قوم کے متعلق سورۂ ہود میں بھی یہی قول مذکور ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖٓ ؗ اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ۝ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِیْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ ۚ وَمَا نَرٰی لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِیْنَ ۝

(ہود — ۲۵ — ۲۷)

اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انھوں نے ان سے کہا، میں تم کو کھول کھول کر ڈر سنانے اور پیغام پہنچانے آیا ہوں کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، مجھے تمہاری نسبت عذاب الیم کا خوف ہے۔ تو اُن کی قوم کے سردار جو کافر تھے، کہنے لگے کہ ہم تم کو اپنے ہی جیسا ایک آدمی دیکھتے ہیں اور یہ بھی دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیرو وہی لوگ ہیں جو ہم میں ادنیٰ درجہ کے ہیں اور وہ بھی رائے ظاہر سے (نہ غور وتعمق سے) اور ہم تم میں اپنے اوپر کسی طرح کی فضیلت نہیں دیکھتے، بلکہ تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔

بارھواں مسئلہ

اہلِ حق پر جھوٹا الزام لگانا

جاہلیت کی ایک عادت یہ بھی تھی کہ اہلِ حق پر عدمِ اخلاص اور طلبِ دنیا کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الزام لگاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح کی زبان سے اُن کے اس بیہودہ الزام کی تردید فرمائی، فرمایا:

قَالُوْا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ۝ قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ۝ (الشعراء ـ ۱۱۱ ـ ۱۱۳)

انھوں نے کہا نوح ہم آپ کو کیسے مان لیں۔ اور آپ کے پیروکار تو رذیل لوگ ہیں، نوح نے کہا مجھے کیا معلوم کہ وہ کیا کرتے ہیں ان کا حساب میرے رب کے ذمہ ہے کاش تم سمجھو!

ان جاہلوں کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ اے نوح آپ کے متبعین سب فقیر ہیں آپ پر محض اس لئے ایمان لائے ہیں کہ اپنی زندگی کا مقصد حاصل کر لیں، یہ بات نہیں کہ وہ دلیل سے آپ کی شریعت کو حق سمجھ کر ایمان لائے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے ان الزامات کی ان الفاظ میں تردید فرمائی۔

تیرھواں مسئلہ

حق کی مدد سے محض اسلئے انکار کرنا کہ اسکے ہمنوا کمزور لوگ ہیں

اہل جاہلیت کی ایک عادت یہ بھی تھی کہ وہ حق کو قبول کرنے سے محض اس لئے انکار کرتے تھے کہ اس کے ماننے والے کمزور وغریب لوگ ہیں۔ ایسا وہ تکبر وغرور کی وجہ سے کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس فعل کی تردید فرمائی:

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ مَا عَلَيْكَ

اور جو لوگ صبح وشام اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہیں اور اس کی ذات کے طالب ہیں ان کو اپنے پاس سے مت نکالو، ان کے حساب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَيْنِنَا ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ○

(سورہ انعام ۔ ۵۲)

کی جوابدہی تم پر کچھ نہیں اور تمہارے حساب کی جوابدہی ان پر کچھ نہیں۔ اگر ان کو نکالوگے تو ظالموں میں ہو جاؤگے، اور اسی طرح ہم نے بعض لوگوں کی بعض سے آزمائش کی ہے (کہ جو دولت مند ہیں غریبوں کی نسبت) کہتے ہیں کیا یہی لوگ ہیں جن پر خدا نے ہم میں سے فضل کیا ہے، کیا اللہ شکر کرنے والوں سے واقف نہیں۔

مزید فرمایا:

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ○ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ○

(عبس ۔ ۱-۲)

ترش رو ہوئے اور منہ پھیر بیٹھے کہ ان کے پاس ایک نابینا آیا۔

مطلب یہ کہ یہ ضعفاء دلیل وشعور سے ایمان لاتے ہیں، کسی غرض کے تحت نہیں جیساکہ مخالفین طعنہ دیتے ہیں، نہ آپ ان کے ذمہ دار ہیں نہ یہ آپ کے ذمہ دار ہیں۔ لہٰذا ان ضعفاء کو راہ ایمان سے ہٹانا بڑا ظلم ہے۔

چودھواں مسئلہ

کسی چیز کو محض اس لئے باطل سمجھنا کہ اگر وہ حق ہوتی تو یہ اس کے پہلے حقدار ہوتے

اہل جاہلیت حق کو محض اس لئے بھی ٹھکراتے تھے کہ وہ کہتے تھے کہ اگر یہ دین حق ہوتا تو پہلے حقدار اس کے ہم ہوتے، جیساکہ اللہ کا ارشاد ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۭ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ

(الاحقاف - ۱۱)

اور کافر مومنوں سے کہتے ہیں کہ اگر یہ دین بہتر ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے پہلے نہ دوڑ پڑتے اور جب وہ اس سے ہدایت یاب نہ ہوئے تو اب کہیں گے کہ یہ پرانا جھوٹ ہے

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَلٰي مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

(الاحقاف - ۱۰)

کہو، بھلا دیکھو تو اگر یہ (قرآن) اللہ کی طرف سے ہو اور تم نے انکار کیا اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ اسی کی طرح کی ایک کتاب کی گواہی دے چکا اور ایمان لے آیا اور تم نے سرکشی کی۔ بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

پندرھواں مسئلہ

جامع اور فارق سے اُن کی جہالت

اہل جاہلیت کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ وہ مسائل میں قیاس فاسد کو دلیل بناتے تھے اور قیاس صحیح کا انکار کرتے تھے نیز جامع اور فارق کی تمیز نہیں کرتے تھے (جامع یعنی وہ باتیں جو فطری طور پر سب انسانوں میں موجود ہوتی ہیں اور انھیں بشریت پر جمع کرتی ہیں اور فارق یعنی وہ صفات جو مخصوص انسانوں میں موجود ہوتی ہیں اور انہیں اپنے دوسرے ابنائے جنس سے الگ کرتی ہیں جیسے نبوت، وحی، معجزات وغیرہ) اللہ نے سورۃ المومنون میں فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَاۗىِٕنَا الْاَوَّلِيْنَ ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ (المومنون ۔ ۲۴-۲۵)

تو ان کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے یہ تو ہم جیسا آدمی ہے تم پر بڑائی حاصل کرنا چاہتا ہے، اور اگر اللہ چاہتا تو فرشتے اتار دیتا ہم نے اگلے باپ دادا میں تو یہ بات کبھی نہیں سنی تھی ۔ اس آدمی کو تو دیوانگی کا عارضہ ہے، تو اس کے بارے میں کچھ مدت انتظار کرو ۔

اسی طرح اس سے پہلی آیت نمبر ۲۳ (وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ) میں بھی اللہ نے ان جاہلوں کا ذکر فرمایا ہے کہ کس طرح یہ حقائق کو مہمل سمجھتے ہیں، اللہ کی نعمتوں پر نہ نظر ڈالتے اور نہ ان سے عبرت حاصل کرتے ہیں اور نہ ان کے زوال سے ڈرتے ہیں ۔ نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کے اس قصے کو یہاں محض اس لئے بیان کیا ہے کہ قریش کو ڈرایا دھمکایا جائے کہ وہ اس سے عبرت حاصل کریں، چنانچہ مشفقانہ طور پر ان کو حق کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا

"اے میری قوم والو! اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، کیا تم اپنے انجام اور عذاب الٰہی سے ڈرتے نہیں ہو۔"

تو قوم کے سرداروں نے جواب دیا، جواب تو دراصل پوری قوم نے دیا تھا لیکن محض اہمیت کے لئے اللہ نے سرداروں کا ذکر فرمایا ۔ (مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ) یہ تو تمہارے ہی جیسا ایک آدمی ہے، یعنی تمہارے اور ان کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے ۔ ایسا اس لئے کہا تا کہ آپ کو منصب نبوت سے گرا کر بے وقعت کر دیں اور ساتھ ہی عوام کو مشتعل کرنے اور ان کو دشمنی پر آکسانے کیلئے یہ بھی بہتان لگایا (يُرِيْدُ اَنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ) یہ تم پر بڑائی چاہتا ہے، یعنی اپنی نبوت کا دعویٰ کر کے تم پر سردار بن جانا چاہتے ہیں، لیکن یہ تو ہم جیسے انسان ہیں اگر اللہ کو نبی بنانا ہوتا تو ہم جیسے انسان کو کیوں بناتا، کسی فرشتے کو نبی بنا کر اتار دیتا یعنی ان کے جاہلانہ عقیدہ کے مطابق بشر رسول نہیں ہو سکتا۔ اسی فاسد عقیدہ کے تحت اسمیں اشارہ ہے، ایسی بات تو ہم نے اپنے باپ دادا سے کبھی نہیں سُنی، لہٰذا یہ قابل تسلیم نہیں ہے۔ سو چو حق کے خلاف ان کا قیاس کتنا فاسد تھا۔

نیز ظالموں نے یہ تہمت بھی باندھی کہ (معاذ اللہ) ان کو جنون اور پاگل پن ہے اس لئے ایسی نامانوس باتیں کرتے ہیں، لہٰذا صبر کرو اور دیکھو یہ جلد ہی ہوش میں آجائینگے اور خود ہی اُن کو اپنی غلطی کا احساس ہو جائے گا۔ یہ ان جاہلوں کی کیسی تضاد بیانی تھی کہ جس کو پاگل سمجھتے تھے اُس کی ہوشمندی کے معترف بھی تھے

ان تفصیلات سے معلوم ہوا کہ اہل جاہلیت اپنے استدلال کی بنیاد فاسد قیاس پر رکھتے تھے اور حقائق کا فرق جاننے کے باوجود ان میں تمیز نہیں کرتے تھے: مثلاً انبیاء کرام اور عوام الناس میں بشریت اور اُس کے ضروری لوازم کے اعتبار سے یکسانیت ہے۔ اس بنا پر رسولوں کی بحیثیت انسان کا دوسرے انسانوں پر قیاس کرنا صحیح ہے جیسا کہ فرمایا "اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ" (الکہف۔ ۱۱۰) یعنی میں تم جیسا ایک آدمی ہوں، لیکن اُس کے ساتھ ہی انبیاء اور دوسرے انسانوں میں بہت سی امتیازی باتیں بھی ہیں جیسے اللہ نے ان کو اپنی رسالت کیلئے منتخب کیا ان کو اپنے کلام سے نوازا، اُن پر وحی نازل کی، اُن کی ان اصلی خصوصیات کو نظر انداز کر کے ان کو عام انسانوں پر قیاس کرنا اور یہ کہنا "مَا هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ" یہ تو تمہارے جیسا ایک آدمی ہے، قیاس فاسد ہے۔

معلوم ہوا کہ اہل جاہلیت قیاس صحیح اور قیاس فاسد میں فرق نہیں کرتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہ ہی اُنھیں جامع اور فارق کا علم تھا اور یہی حال اُن کے موجودہ متبعین کا بھی ہے۔

سولھواں مسئلہ

صالحین کے بارے میں غلو

جاہلیت کا ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ وہ علماء و صالحین کے بارے میں غلو کرتے تھے، جیسا کہ ارشاد ہے:

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرُنِ ابْنُ اللهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللهِ ۖ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۖ قَاتَلَهُمُ اللهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۔ ○ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوْا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۔

اور یہود کہتے ہیں کہ عزیر خدا کے بیٹے ہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح خدا کے بیٹے ہیں، یہ اُن کے منہ کی باتیں ہیں، پہلے کافر بھی اسی طرح کی باتیں کہا کرتے تھے یہ بھی انہیں کی ایسی کہنے لگے ہیں، اللہ ان کو ہلاک کرے یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں۔ اُنھوں نے اپنے علماء، مشائخ، اور مسیح ابن مریم کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا۔ حالانکہ ان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ اللہ واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، اور وہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے۔ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کیے بغیر رہنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(التوبہ۔ ۳۰-۳۲)　　کا تھیں اگرچہ کافروں کو برا ہی لگے۔

یعنی علماء کو رب بنانا جو حلال وحرام اور کائنات میں تصرف کے مالک سمجھے جائیں اور جنھیں مصیبت دور کرنے اور نفع حاصل کرنے کیلئے پکارا جائے۔ اہل کتاب کی رسم جاہلیت تھی جو رفتہ رفتہ عرب جاہلیت میں بھی سرایت کر گئی اور انہیں کے بقایا اب بھی دنیا بھر میں موجود ہیں، جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی فرمائی تھی:

لتتبعن سنن من كان قبلكم　　تم اپنے پہلے والوں کے طریقوں کی ضرور پیروی کرو گے۔ (الحدیث)

یہی وجہ ہے کہ آج ہم عوام کی اکثریت کو اللہ کے پسندیدہ دین سے ہٹا ہوا دیکھ رہے ہیں جو بدعات میں لت پت ہیں، ضلالت کی وادیوں میں بھٹک رہے ہیں، کتاب وسنت اور ان پر چلنے والوں کی دشمنی میں لگے ہوئے ہیں، دین ان پر ماتم کر رہا ہے اور اسلام ان کی وجہ سے مصائب کا شکار ہے بس اللہ ہی ہمارے لئے کافی ہے اور وہی بہتر کارساز ہے۔

سترھواں مسئلہ

نہ سمجھنے کا عذر

اہل جاہلیت وحی الٰہی کی اتباع سے معذوری کی وجہ یہ بتاتے تھے کہ وہ انبیاء کی باتیں سمجھنے سے قاصر ہیں۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ　　اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور ان کے
قَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ　　پیچھے یکے بعد دیگرے پیغمبر بھیجتے رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ
وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ
اَفَكُلَّمَا جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا
تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا
كَذَّبْتُمْ ۡ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ○ وَ
قَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ لَّعَنَهُمُ
اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا
يُؤْمِنُوْنَ ○ (البقرۃ ـ ۸۷-۸۸)

اور عیسیٰ بن مریم کو کھلے نشانات بخشے، اور روح القدس (یعنی جبرئیل) سے اُن کو مدد دی۔ تو جب کوئی پیغمبر تمہارے پاس ایسی باتیں لے کر آئے جن کو تمہارا جی نہیں چاہتا تھا۔ تو تم سرکش ہو جاتے رہے اور ایک گروہ انبیاء کو تو جھٹلاتے رہے اور ایک گروہ کو قتل کرتے رہے، اور کہتے ہیں، ہمارے دل پردے میں ہیں، (نہیں) بلکہ اللہ نے ان کے کفر کے سبب ان پر لعنت کر رکھی ہے پس یہ تھوڑے پر ہی ایمان لاتے ہیں

نیز فرمایا:

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ
حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ
بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ
فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ○
(النساء ـ ۱۵۵)

تو اُن کے عہد توڑ دینے اور اللہ کی آیتوں سے کفر کرنے اور انبیاء کو ناحق مار ڈالنے اور یہ کہنے کے سبب کہ ہمارے دلوں پر پردے ہیں (اللہ نے ان کو مردود کر دیا، اُن کے دلوں پر پردے نہیں ہیں) بلکہ اُن کے کفر کے سبب اللہ نے ان پر مہر کر دی ہے تو یہ کم ہی ایمان لاتے ہیں۔

آیت میں "غُلْفٌ" کے دو مفہوم، اول جمع ہے اغلف کی۔ یہ اُس کو کہیں گے جو بات سمجھتا نہ ہو۔ دوم یہ غلاف کی جمع ہے، پہلے مفہوم کا مطلب یہ ہوا کہ ہمارے دل پیدائشی طور پر بند ہیں لہٰذا آپ کی پیش کردہ شریعت اسمیں داخل ہی نہیں ہو سکتی، جیساکہ سورۂ حٰم آیت نمبر ۵ میں مذکور ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلُوْبُنَا فِیْٓ اَکِنَّۃٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَا اِلَیْہِ۔ جس چیز کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اس سے ہمارے دل پردوں میں ہیں۔

یہ کہہ کر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مایوس کرنا چاہتے تھے کہ ہم آپ کی دعوت کو قطعاً قبول نہ کریں گے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ "غُلْفٌ" کے معنیٰ یہ ہیں کہ اُن کے دل توراۃ کے علوم سے بھرے ہوئے ہیں جو آپ کی دینی باتوں کو اپنے اندر آنے سے بچاتے ہیں، یا وہ فطرۃً ان باتوں سے محفوظ ہیں، دوسرا مفہوم یہ ہے کہ ہمارے دل علم کی آماجگاہ ہیں اگر آپ کی باتیں حق اور سچی ہوتیں تو وہ انھیں اپنے اندر سما لیتے۔ عبداللہ بن عباس، قتادہ اور سدی کا بیان ہے کہ غلف کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے دل علم سے بھرے ہوتے ہیں اب ان میں مزید کسی چیز کی گنجائش نہیں، لہٰذا ہم اپنے علوم کے سبب دوسری باتوں سے بے نیاز ہو گئے ہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جب ہمارے دل علم سے سرشار ہیں تو ایک اُمّی کی اتباع ہمارے لئے کیسے جائز ہوگی۔ لیکن ان باتوں کا حقیقت سے دُور ہونا واضح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ ہود میں فرمایا:

وَیٰقَوْمِ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شِقَاقِیْٓ اَنْ یُّصِیْبَکُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ ھُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۭ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْکُمْ بِبَعِیْدٍ ۝ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ ۭ اِنَّ رَبِّیْ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ ۝ قَالُوْا یٰشُعَیْبُ مَا نَفْقَہُ کَثِیْرًا

اور اے میری قوم، میری مخالفت تم سے کوئی ایسا کام نہ کرادے کہ جیسی مصیبت قوم نوح یا ہود کی قوم یا صالح کی قوم پر واقع ہوئی تھی، ایسی ہی مصیبت تم پر واقع ہو، اور لوط کی قوم کا زمانہ تو تم سے کچھ دُور نہیں اور اپنے پروردگار سے بخشش مانگو اور اس کے آگے توبہ کرو، بیشک میرا پروردگار رحم والا، محبت والا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِمَّا نَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ٥

انھوں نے کہا شعیب تمہاری بہت سی باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ تم ہم میں کمزور بھی ہو اور اگر تمہارے بھائی بند نہ ہوتے تو ہم تم کو سنگسار کر دیتے اور تم ہم پر کس طرح غالب نہیں ہو۔

(ہود ـــ ۸۹ ـ ۹۱)

یہ آیت بھی پہلی ہی آیت کے ہم معنی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اس دعویٰ کو بہت سی آیات میں جھوٹا ثابت کیا ہے اور بتایا کہ ان کے عدم فہم کا سبب بیان و تفہیم کا قصور نہیں بلکہ ان کے کفر کے سبب ان کے دلوں پر مہر کا لگ جانا ہے۔ اور ابوالعلاء المعری نے کتنی اچھی بات کہا :

والنجم تستصغر الابصار صورته والذنب للطرف لا للنجم في الصغر

اور نگاہیں ستارے کی صورت کو چھوٹا سمجھتی ہیں قصور تو نگاہ کا ہے نہ کہ ستارے کے چھوٹے ہونے کا

اٹھارھواں مسئلہ

اس حق کا انکار جس کی قائل اُن کی جماعت نہ ہو

اہل جاہلیت کی ایک عادت یہ بھی تھی کہ وہ محض وہی حق بات مانتے تھے جسے اُن کی جماعت بھی مانتی ہو، جیسا کہ ارشاد ہے :

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کتاب اللہ نے (اب) نازل فرمائی ہے اس کو تو مانو، تو کہتے ہیں جو کتاب ہم پر نازل ہو چکی ہے ہم تو اُسی کو مانتے ہیں، اُس کے سوا اور (کتاب) کو نہیں مانتے، حالانکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَعَهُمْ ۭ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَاۗءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۝ (البقرۃ ۔ ۹۱)

وہ حق ہے اور جو انکی (آسمانی) کتاب ہے اسکی بھی تصدیق کرتی ہے ان سے کہو اگر تم صاحب ایمان ہوتے تو اللہ کے پیغمبروں کو پہلے ہی کیوں قتل کرتے

ان کا مطلب یہ تھا کہ ہم توراۃ اور اس کے حکم کو ثابت کرنے والی کتاب بھی نازل ہوئی ہے اُس کے ایمان پہ جمے رہیں گے۔ آیت کا اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ ان کا قرآن پر ایمان نہ لانا نفسانیت اور حسد کی بنا پر تھا کہ قرآن اُن لوگوں پر کیسے نازل ہو گیا جو بنی اسرائیل میں سے نہیں ہیں یا "عَلَيْنَا" سے خود بنی اسرائیل مُراد ہیں اور ان پر آتارے جانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ نازل شدہ احکام پر عمل کے مکلف ہیں۔ آیت مذکورہ میں ان کی اس بات پر مذمت کی گئی ہے کیوں کہ اس سے قرآن پر ان کا طنز صاف طور پر واضح ہے اور اس وجہ سے بھی مذمت کی گئی ہے کہ اُنھوں نے ایک عام حکم کو اپنی تاویل سے خاص بات پر محمول کیا یعنی حکم تھا اللہ کی اُتاری ہوئی سب باتوں پر ایمان لانے کا لیکن، انھوں نے اُسے صرف اپنے اوپر اُترنے والی کتاب پر ایمان لانے کیساتھ خاص کر دیا، یہ ان کی خاص عادت تھی کہ آیات الٰہی کی تاویل کتاب کی مُراد کے خلاف کرتے تھے۔ جس کتاب الٰہی کا وہ انکار کر رہے ہیں اس کی حقانیت کو وہ اچھی طرح جانتے ہیں کیوں کہ وہ کتاب ان کی کتاب کی بھی تصدیق کرتی ہے اور تمام کتب الٰہیہ ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں۔ لہٰذا اس کتاب کی تصدیق ضروری ہے اس سے اُن کے قول "نُؤْمِنُ بِمَا اُنْزِلَ عَلَيْنَا" کی بھی تردید ہو گئی کیوں کہ جو شخص توراۃ کی موافقت کرنے والی کتاب کی تصدیق نہیں کرتا وہ توراۃ کی بھی تصدیق نہیں کرتا اور اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ آپ یہ کہہ کر ان کو تنبیہ کر دیجئے کہ جب تمہارا توراۃ پر ایمان لانے کا دعویٰ ہے تو توراۃ کی تبلیغ کرنے والے انبیاء کو تم نے قتل کیوں کیا؟ توراۃ تو ایسی حرکت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔

انیسواں مسئلہ

جادو کے خرافات پر عمل کرنا

اہل جاہلیت کی ایک عادت یہ بھی تھی کہ کتاب اللہ کے بجائے جادو کی کتابوں پر اعتقاد رکھتے تھے، جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَآءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُم بِضَارِّينَ

اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے پیغمبر (آخرالزماں) آئے اور وہ ان کی (آسمانی) کتاب کی بھی تصدیق کرتے ہیں تو جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی ان میں سے ایک جماعت نے اللہ کی کتاب کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا گویا وہ جانتے ہی نہیں اور ان ہزلیات کے پیچھے لگ گئے جو سلیمان کے عہد سلطنت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے۔ اور سلیمان نے مطلق کفر کی بات نہیں کی بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور ان باتوں کے بھی پیچھے جو شہر بابل میں دو فرشتوں یعنی ہاروت و ماروت پر اتری تھیں اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے، جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو ذریعہ آزمائش ہیں تم کفر میں نہ پڑو غرض لوگ ان سے ایسا جادو سیکھتے جس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ يَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۔ (البقرۃ ـ ۱۰۱ ـ ۱۰۲)

میاں بیوی میں جدائی ڈال دیں، اور اللہ کے حکم سوا وہ اس (جادو) سے کسی کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے تھے اور کچھ ایسے منتر سیکھے جو ان کو نقصان ہی پہونچاتے اور فائدہ کچھ نہ دیتے اور وہ جانتے تھے کہ جو شخص ایسی چیزوں (یعنی سحر اور منتر وغیرہ) کا خریدار ہوگا، اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور جس چیز کے عوض انھوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا، وہ بری تھی کاش وہ اس کو جانتے ۔

اس آیت کی مفصل بحث کتب تفاسیر میں موجود و مشہور ہے اور جاہلیت کی یہ خصلت آج بھی بہت سے لوگوں میں موجود ہے ۔ خاص طور پر نام نہاد صالحین جو مختلف جادوئی اعمال کے ذریعہ سانپوں کو روک لینے، ہتھیاروں کی ضرب اور آگ میں داخل ہو جانے کے کرتب کرتے ہیں جن کا باطل ہونا شریعت سے ثابت ہے، لیکن اُنھوں نے اس شریعت الٰہی کو چھوڑ دیا اور کتاب الٰہی کو اپنے پیٹھ کے پیچھے ڈال دیا، اور ان خرافات کی پیروی کرنے لگے جو شیاطین ان کی طرف لایا کرتے تھے اور دعویٰ کرتے تھے کہ یہ ہماری کرامت ہے، حالانکہ کرامت کبھی کسی فاسق سے ظاہر نہیں ہوتی اور جو لوگ یہ کرتب کرتے ہیں ان کا فسق عیاں ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ اُنھوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ بنا ڈالا ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے :

اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝ (الکہف ـ ۱۰۴)

وہ لوگ جن کی سعی دنیا کی زندگی میں بیکار ہو گئی اور وہ یہ سمجھے ہوتے ہیں کہ اچھے کام کر رہے ہیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیسواں مسئلہ

انتساب میں تناقض

اہل جاہلیت خود کو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسلام کی طرف منسوب کرتے تھے ساتھ ہی اسلام کو چھوڑ کر اپنے کو دوسرے دین کی طرف منسوب کرتے تھے۔

اکیسواں مسئلہ

آیات کو اُن کے معانی سے پھیر دینا

جان بوجھ کر کلام الٰہی کو بدل ڈالنا اُن کا شیوہ تھا اور ان کی ہی پیروی کرنے والے کو اس زمانے میں بھی آپ دیکھتے ہوں گے جو آیات الٰہی کی من مانی تاویلات کیا کرتے ہیں۔

بائیسواں مسئلہ

دینی کتابوں کی تحریف

عہدِ جاہلیت کے علماء کی عادت تھی کہ وہ اپنی دینی کتابوں میں تحریف کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتٰبَ	اور بعض ان میں سے ان پڑھ ہیں کہ اپنے خیالاتِ
إِلَّآ أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ○	باطل کے سوا اللہ کی کتاب سے واقف ہی نہیں
فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ	اور وہ صرف ظن سے کام لیتے ہیں تو ان لوگوں
بِأَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ	پر افسوس جو اپنے ہاتھ سے تو کتاب لکھتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝

اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس سے آئی ہے تاکہ اس کے عوض تھوڑی سی قیمت حاصل کریں۔ اُنپر افسوس ہے اسلیئے کہ (بے اصل باتیں) اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں، اُن پر افسوس ہے کہ ایسے کام کرتے ہیں۔

(البقرۃ - ۷۸ - ۷۹)

اور لوگ اس زمانے کے قاضیوں پر نظر ڈالیں گے اور احکامات الٰہی کے ساتھ ان کا مذاق اور دلائل و آیات کا اپنی مرضی کے مطابق ڈھال لینا اور رشوت لے کر حق کو بدل دینا حق کو ناحق بنا دینا وغیرہ جیسے ان کے اعمال پر غور کریں گے تو معلوم ہو جائیگا کہ بدعنوانیوں کا ایک بحرِ بیکراں ہے جس کے ساحل کا پتہ نہیں اور یہی حال بدعتیوں اور غالی قبر پرستوں کا بھی ہے جن کے حالات دوسرے مقامات پر بھی بیان ہوتے ہیں۔

تیئیسواں مسئلہ

دین کی ہدایت سے انحراف اور مخالفِ دین باتوں پر عمل

اہل جاہلیت کی یہ عجیب و غریب عادت تھی کہ جس دین کو وہ اپنا کہتے تھے اس کی بدترین مخالفت کرتے تھے اور اس دین کے مخالفین سے خوب دوستی رکھتے تھے۔ جیساکہ اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا۔ آپؐ نے دین موسوی جب اُنکے سامنے پیش کیا تو انھوں نے جادو کی کتابوں کی پیروی کی جو آل فرعون کا دین تھا، اور اُمتِ اسلامیہ میں اس کی مثالیں بہت ہیں کہ لوگوں نے سنتِ رسول کو چھوڑا اس کی مخالفت کی اور فلاسفہ کے افعال و احکام کی تائید کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوبیسواں مسئلہ

اس حق کا انکار جو اُن کے علاوہ دُوسروں کے پاس ہے

اہل جاہلیت جب فرقہ بندی کا شکار ہوئے تو ہر گروہ صرف وہی حق قبول کرتا جو ان کی جماعت والے حق کہتے اور دوسروں کے پاس جو حق ہوتا ان کا انکار کر دیتے جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ٥	اور یہودی کہتے ہیں کہ عیسائی حق پر نہیں ہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی حق پر نہیں ہیں حالانکہ وہ کتاب الٰہی پڑھتے ہیں اسی طرح بالکل اُنہیں کی سی بات وہ لوگ کہتے ہیں جو کچھ نہیں جانتے (یعنی مشرک) تو جس بات میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں، اللہ قیامت کے دن اس کا ان میں فیصلہ کر دے گا۔

(البقرۃ - ۱۱۳)

یہ جاہلیت کی خاص عادت تھی اور آج بھی بہت سے لوگ اسی کے قائل ہیں کہ حق صرف اُنہیں کے پاس ہے، خاص طور پر فقہی مذاہب والوں کا بھی عقیدہ ہے کہ دین بس اُنہیں کے گروہ میں ہے دوسروں کے پاس حق ہے ہی نہیں۔ اس طرح ہر گروہ اپنے اپنے میں مگن ہے۔

وکلّ یدّعی وصلا للیلیٰ	ولیلیٰ لا تقرلھم بذاکا
اور ہر شخص لیلیٰ کے وصال کا مدعی ہے	اور لیلیٰ کو ان میں سے کسی کے ساتھ اقرار نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصاف یہ ہے کہ دلیل پر غور کیا جائے جو دلیل کے موافق ہو وہی حق ہے اُسے قبول کرنا چاہیئے اور جس پر دلیل و حجت نہیں اُسے ردّی کی ٹوکری میں ڈال دینا چاہیئے، ہر شخص کی بات قبول بھی کیجا سکتی ہے اور مسترد بھی کیجا سکتی ہے سوائے اُن کی بات کے جنھیں اللہ نے اپنی رسالت کے لیئے منتخب کر رکھا ہے۔

پچیسواں مسئلہ

ہر گروہ کا دعویٰ کہ حق صرف اسی کیساتھ ہے

جب اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرقہ بندی والی حدیث سنی جسمیں ہے آپ نے فرمایا کہ میری اُمت بھی تہتر فرقوں میں ۔ جائے گی، سب جہنم میں ہوں گے سوائے ایک فرقہ کے۔ تو سب دعویٰ کرنے لگے کہ فرقہ ناجیہ اُنھیں کا فرقہ ہے جیساکہ اللہ نے یہود و نصاریٰ کی بابت فرمایا:

وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلٰى شَيْءٍ ۔ (البقرۃ - ۱۱۳)	اور یہودی کہتے ہیں کہ عیسائی حق راستے پر نہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہود حق راستے پر نہیں ہیں۔

حالانکہ اسی حدیث کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرقہ ناجیہ کی تعریف کردی تھی کہ یہ وہ گروہ ہے جو اس طریقہ پر چلے گا جس پر میں اور میرے صحابہ تھے۔ اللہ نے اُن کی مزید تردید فرمائی:

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ	اور یہودی و عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی اور عیسائیوں کے سوا کوئی جنت میں نہیں جائیگا۔ یہ ان لوگوں کے خیالات باطل ہیں۔ ان سے کہدو کہ اگر سچے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (البقرۃ ـ ۱۱۱ ـ ۱۱۲)	ہو تو دلیل پیش کرو ۔ ہاں جو اللہ کے سامنے گردن جھکا دے اور وہ نیک بھی ہو تو اس کا صلہ اس کے رب کے پاس ہے اور ایسے لوگوں کو ان کے رب کے پاس نہ کسی طرح کا خوف ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے ۔

مطلب یہ کہ ان کے پاس ان کے دعویٰ کے مطابق دلیل نہیں بلکہ ان کے خلاف دلیل ہے اور علامہ ابن تیمیہؒ نے اپنی کتاب "منہاج السنتہ" میں فرقہ بندی والی اس حدیث پر بہترین کلام کیا ہے جس پر اضافہ ممکن نہیں ۔ موصوف نے لکھا ہے کہ رافضی نے بھی اپنے مذہب کی حقانیت اور مذہب اہل سنت کے بطلان پر اسی حدیث سے استدلال کیا ہے ، منہاج السنتہ میں اس بحث کا مطالعہ کرنا چاہیئے ۔

چھبیسواں مسئلہ

اپنے دین کی اقراری باتوں کا انکار

اہل جاہلیت کا ایک عمل یہ بھی تھا کہ جن باتوں کے متعلق ان کو اقرار تھا کہ یہ اُن کے دین کی ہیں ان سے بھی انکار کر دیتے تھے ، جیسا کہ حج بیت اللہ کے بارے میں ان کا عمل تھا ، اُنہوں نے اس کا انکار کیا اور اس سے اپنی برأت ظاہر کی ، جب کہ اُن کو اقرار تھا کہ یہ ان کے دین کی باتیں ہیں ، جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے :

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ (البقرۃ ـ ۱۲۵)	اور جب ہم نے خانۂ کعبہ کو لوگوں کے لئے جمع ہونے اور امن پانے کی جگہ مقرر کر لیا اور (حکم دیا) کہ جس مقام پر حضرت ابراہیم کھڑے ہوتے تھے اس کو نماز کی جگہ بنا لو ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز فرمایا:

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ
اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ
اصْطَفَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى
الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ اِذْ قَالَ
لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ○ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ
بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ
اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا
تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○

(البقرۃ ــــ ۱۳۰-۱۳۲)

اور ابراہیم کے دین سے کون رُوگردانی کر سکتا ہے
بجز اُس کے جو بہت نادان ہو۔ ہم نے اس کو
دنیا میں بھی منتخب کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ
(زمرۂ) صلحا میں ہوں گے، جب ان سے
ان کے رب نے فرمایا کہ اسلام لے آؤ، تو
اُنہوں نے عرض کیا کہ میں رب العالمین کے آگے
سر اطاعت خم کرتا ہوں، اور ابراہیم نے اپنے
بیٹوں کو اسی بات اور یعقوب نے بھی (اپنے
فرزندوں سے یہی کہا کہ بیٹا خدا نے تمہارے لئے
یہی دین پسند فرمایا ہے تو مرنا تو مسلمان ہی مرنا۔

اس آیت کا سببِ نزول یہ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی نے اپنے دو بھتیجوں سلمہ اور مہاجر کو اسلام لانے کی دعوت دی اور ان سے کہا کہ تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تورات میں فرمایا ہے کہ میں اسمٰعیل کی اولاد سے ایک نبی مبعوث کرنے والا ہوں، جن کا نام "احمد" ہوگا۔ جو ان پ   ان لائے گا رشد و ہدایت پائیگا اور جو ایمان نہیں لائے گا وہ ملعون ہوگا۔"

چنانچہ سلمہ نے اسلام قبول کر لیا اور مہاجر نے انکار کر دیا، جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ستائیسواں مسئلہ

بے ستری کا کھلا مظاہرہ

اللہ کا ارشاد ہے:

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ط قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ ادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۝

اور جب کوئی بے حیائی کا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے بزرگوں کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے اور اللہ نے بھی ہم کو یہی حکم دیا ہے کہدو اللہ بے حیائی کے کام کرنے کا حکم ہرگز نہیں دیتا، بھلا تم اللہ کی نسبت ایسی بات کیوں کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں، کہدو کہ میرے پروردگار نے تو انصاف کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور یہ کہ ہر نماز کے وقت سیدھا قبلے کی طرف رُخ کیا کرو، اور خاص اسی کی عبادت کرو اور اُسی کو پکارو اس نے جسطرح تم کو ابتدا میں پیدا کیا تھا۔ اُسی طرح تم پھر پیدا ہو گے۔

(الاعراف ـــ ۲۸۔۲۹)

بعض مفسرین کا بیان ہے کہ "فاحشہ" سے مُراد یہاں انتہائی قبیح فعل مُراد ہے یعنی بتوں کی بندگی اور طواف میں بے پردہ ہونا۔ اور فراء کے نزدیک یہاں فاحشہ سے مُراد صرف طواف میں بے پردگی ہے۔ آیت کا مفہوم دراصل یوں ہے کہ جب وہ کوئی فحش کام کرتے ہیں اور انھیں منع کیا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے بزرگوں کو ایسا ہی پایا ہے اور اللہ نے بھی ہم کو ایسا ہی حکم دیا ہے۔ اپنے بُرے کاموں کے جواز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیلئے انھوں نے دو دو دلیلیں پیش کیں، باپ دادا کی تقلید اور اللہ پر بہتان اور قریش کی عادت تھی کہ موسم حج میں عرفات نہیں جاتے تھے بلکہ مزدلفہ ہی میں ٹھہر جاتے تھے اور نہ گھی بناتے اور نہ پنیر، اور بکریوں اور گایوں کو باندھتے بھی نہ تھے، اور نہ اُون اور بال کاٹتے، اور نہ بال اور چمڑے کے گھر میں داخل ہوتے، بلکہ حرام مہینوں میں سرخ قبوں میں چھپ جاتے، پھر اُنہوں نے تمام عربوں پر یہ مطلق فرض کر دیا کہ جب حرم میں داخل ہوں تو حل کے تمام توشے پھینک دیں اور حل کے کپڑے کو حرم کے کپڑے سے بدل لیں، چاہے خرید کر یا مانگ کر یا ہبہ کے طور پر۔ اگر یہ ممکن ہو تو ٹھیک ورنہ ننگے ہی بیت اللہ کا طواف کریں اور عرب کی عورتوں کے لئے بھی ایسے ہی ضروری کر دیا البتہ وہ کپڑے کا ایسا ٹکڑا لپیٹ کر طواف کر سکتی تھی کہ اگلا اور پچھلا حصہ کھلا ہو۔

ایک عورت جو بیت اللہ کا طواف کر رہی تھی، یہ اشعار کہے۔

الیوم یبدو بعضہ او کلہ	وما بدأ منہ فلا احلہ
آج جسم کا کچھ یا پورا حصہ کھلے گا	اور جو کھل جائے گا اسکو میں حلال نہیں کرونگی
أخثم مثل القعب نا ظلہ	کان حمی خیبر تملہ
میں پیالے کی طرح چوڑا کر دوں گی جسکا سایہ ظاہر ہے	جیسے خیبر کا بخار اس کو آزردہ کئے ہوئے ہے

اور عربوں کو اُنہوں نے پابند کر دیا کہ مزدلفہ سے واپس جائیں جب کہ وہ عرفات سے واپس ہوتے تھے۔ ان کے علاوہ اور بہت سی باتیں تھیں جن کو اُنہوں نے گڑھ کر شریعت بنا دیا تھا جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی تھی۔ اس کے باوجود محض اپنی جہالت سے وہ دعوی کرتے تھے کہ وہ حضرت ابراہیم کی شریعت پر ہیں۔

آج بھی بہت سے نام نہاد مسلمان ایسے ہیں جنھوں نے مساجد میں گانے بجانے کو عبادت سمجھ رکھا ہے۔ کچھ ایسے ہیں جو قبروں پر طواف اور قبروں کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفر کرنا اور قبروں پر نذر چڑھانا، اور ان کی طرف سفر کرنے کو خالص بندگی اور بہترین طاعت سمجھتے ہیں۔ کچھ ایسے ہیں جنھوں نے درویشی اور شیطانی حیلے ایجاد کر رکھے ہیں اور سمجھ بیٹھے ہیں کہ وہ زاہدوں اور عابدوں کی راہ پر چل رہے ہیں لیکن ان کا سب سے بڑا مقصد اپنی حیوانی خواہشات کو حاصل کرنا اور دنیا کی زندگی کو کامیاب بنانا ہے لیکن انھیں معلوم نہیں کہ وہ اس شعر کا کیا جواب دیں گے:

الی دیان یوم الدین نمضی	وعند اللہ تجتمع الخصوم
روز جزا کے مالک کے پاس ہمیں جانا ہے	اور اسی کے پاس تمام فریق جمع ہوں گے

اٹھائیسواں مسئلہ

حلال کو حرام کرنا

اہل جاہلیت اللہ کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام کر دیا کرتے تھے جس کی اللہ نے تردید فرمائی:

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ	اے بنی آدم ہر نماز کے وقت اپنے کو مزین کیا کرو
کُلِّ مَسۡجِدٍ وَّ کُلُوۡا وَ اشۡرَبُوۡا	اور کھاؤ اور پیو، بے جا نہ اڑاؤ کہ اللہ بے جا
وَ لَا تُسۡرِفُوۡا ۚ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ	اڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ پوچھو تو کہ
الۡمُسۡرِفِیۡنَ ۞ قُلۡ مَنۡ حَرَّمَ	زینت اور کھانے کی چیزیں اللہ نے اپنے
زِیۡنَۃَ اللّٰہِ الَّتِیۡۤ اَخۡرَجَ لِعِبَادِہٖ	بندوں کے لیے پیدا کی ہیں اُن کو حرام کس نے
وَ الطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزۡقِ ؕ قُلۡ ہِیَ	کیا ہے؟ کہہ دو کہ یہ چیزیں دنیا کی زندگی
لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا	میں ایمان والوں کے لیے ہیں اور قیامت کے
خَالِصَۃً یَّوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ کَذٰلِکَ	دن خاص اُنہیں کا حصہ ہوں گی، اسی طرح اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○	اپنی آیتیں سمجھنے والوں کے لئے کھول کھول کر
قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا	بیان کرتا ہے۔ کہدو کہ میرے پروردگار نے
ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَ	تو بے حیائی کی باتوں کو ظاہر یا پوشیدہ اور گناہ
الْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا	کو اور ناحق زیادتی کرنے کو حرام کیا ہے اور
بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا	اس کو بھی کہ تم کسی کو اللہ کا شریک بناؤ جس کی
وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا	اس نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اس کو بھی کہ
تَعْلَمُوْنَ ○	اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہو جن کا تم کو علم
(الاعراف۔ ۳۱-۳۳)	نہیں۔

ان آیات کا مطلب یہ ہے کہ" اے بنی آدم ہر طواف و نماز کے وقت ستر کو چھپانے کے لئے اپنے کپڑوں کو استعمال کرو۔ اس آیت کا شان نزول یہ ہے کچھ دیہاتی بیت اللہ کا ننگا طواف کیا کرتے تھے، یہانتک کہ عورت بھی ننگی ہی طواف کرتی تھی البتہ اپنے نچلے حصہ پر ایک تسمہ لٹکا لیا کرتی تھی جیسے تسمے گدھوں کے منہ پر مکھی سے بچاؤ کے لئے لگا دیئے جاتے ہیں۔ اس حالت میں عورت یہ شعر پڑھا کرتی تھی۔

الیوم یبدو ابعضہ او کلہ	وما بدا منہ فلا احلہ
آج جسم کا کچھ حصہ کھلیگا	اور جو کھلے گا اس کو حلال نہیں کروں گی

ان جہالتوں کی تردید کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان آیتوں کو نازل فرمایا۔

اسی طرح اہل جاہلیت ایام حج میں حج کی تعظیم کے خیال سے چربی استعمال نہیں کرتے تھے اور کھانا بھی بس برائے نام ہی کھاتے تھے تو اللہ نے فرمایا "كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا" کھاؤ اور پیو۔ "وَلَا تُسْرِفُوْا" یعنی حلال چیز کو حرام کر کے زیادتی مت کرو۔ "اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ" کیونکہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ ان کو بُرا سمجھتا ہے اور ان کے اعمال کو پسند نہیں کرتا، بلکہ اس کا تو فرمان ہے "قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ) یعنی کپڑے اور زینت کے سامان کو اللہ نے لوگوں کے فائدے کے لئے پیدا کیا ہے جیسے سوت، کتان، جانور، ریشم اور اون وغیرہ ان کو آخر کس نے حرام کر دیا ہے، اسی طرح پاکیزہ روزی یعنی لذت بخش حلال وطیب چیزیں کھانے پینے کی چیزیں، بکری کا گوشت، چربی، دودھ" قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا"، یعنی یہ سب چیزیں اصلاً اہل ایمان کے لئے اس دنیا میں حلال ومباح ہیں جس سے اللہ کی طرف سے ان کی مزید بزرگی کا احساس ہو رہا ہے اور کافر بھی دنیا میں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہیں لیکن اہل ایمان کے طفیل (خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ) البتہ یہ چیزیں قیامت کے دن صرف اہل ایمان کے لئے مخصوص رہیں گی، کفار نہ پاسکیں گے۔ (ان احکامات کے علاوہ سب امور کی تفصیل بھی ہم اہل نظر کیلئے بیان کیا کرتے ہیں۔)

نیز فرمایا (اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ) میرے رب نے فواحش کو حرام کیا یعنی وہ گناہ جن کی قباحت بہت ہے، جیسے شرمگاہ کا گناہ (مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ) خواہ وہ فواحش کھلے ہوں یا چھپے کیوں کہ عرب علانیہ زنا کو بُرا سمجھتے تھے لیکن خفیہ زنا کو معیوب نہیں سمجھتے تھے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے "مَا ظَهَرَ" سے مُراد عریاں طواف ہے اور (مَا بَطَنَ) سے مُراد زنا۔ اور کچھ لوگ کہتے ہیں، اوّل سے مُراد دن میں مردوں کا طواف ہے اور ثانی سے مُراد رات کو عورتوں کا عریاں طواف ہے۔ اللہ نے گناہ کے ان سب اقسام کو حرام کر دیا۔ اور "اَلْاِثْمَ" یعنی تمام موجبات گناہ کو بھی حرام کر دیا چاہے شراب یا زنا یا اور کچھ۔ کچھ لوگ "اَلْاِثْمَ" سے مُراد شراب لیتے ہیں اور دلیل میں شاعر کا یہ قول پیش کرتے ہیں ؎

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہانا رسول اللہ ان تقرب الزنا — وان نشرب الاثم الذی یجلب الوزرا

رسول اللہ نے ہم کو منع کیا ہے کہ ہم زنا کے قریب جائیں — اور شراب پئیں جس سے گناہ واجب ہوتا ہے

دوسرے شاعر کا قول ہے:

شربت الاثم حتی ضل عقلی — کذلک الاثم یذہب بالعقول

میں نے شراب پی یہاں تک کہ میری عقل جاتی رہی — اور شراب اسی طرح عقلوں کو تباہ کرتی ہے

(والبغی بغیر الحق) اور ناحق ظلم کو حرام کیا۔ اس گناہ کو خاص طور سے اس لئے بیان کیا کہ اس کی ممانعت وشدت کا احساس ہو (وان تشرکوا باللہ مالم ینزل بہ سلطانا، وان تقولوا علی اللہ مالا تعلمون) اللہ نے حرام کیا کہ تم اللہ کے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک کرو جن کی دلیل اُس نے نہیں نازل کی اور اور اللہ پر وہ باتیں کہو جنھیں تم جانتے نہیں، مثلاً اللہ کی صفتوں میں کجی اختیار کرنا اور اللہ پر بہتان باندھنا یعنی جو باتیں اللہ نے نہیں کہیں اس کو اللہ کا نام لے کر کہنا، جیسا کہ سورہ اعراف میں اس کا ذکر ہے (وَاللہ امرنا بھذا) یعنی اللہ نے ہمیں بے حیائی کا حکم دیا ہے (معاذ اللہ)۔

یہ بات سب پر عیاں ہے کہ آج کل کے بناوٹی صوفیا بھی جاہلیت کی اسی عادت کو اختیار کئے ہیں، انھوں نے بھی اپنے اوپر اللہ کی زینت اور پاکیزہ روزی کو حرام کر رکھا ہے تاکہ عوام ان کو بڑا متقی سمجھیں، اس کے علاوہ اُنھوں نے ریاضتیں، چلّے وغیرہ ایجاد کئے اور کھانے پینے اور دوسرے کاموں میں اپنے من مانی طریقے ایجاد کئے اور یہ نہ سمجھ سکے کہ ایسا کر کے وہ اپنے کئے دھرے کو برباد کر رہے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتیسواں مسئلہ

اللہ کے ناموں اور صفتوں میں کج روی کرنا

اللہ کا ارشاد ہے:

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ (الاعراف ـ ۱۸۰)

اور اللہ تو حق ہے اس کو اچھے ہی ناموں سے لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے نام رکھنے میں سچائی سے منحرف ہو جاتے ہیں، جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں اس کا بدلہ وہ پاکر رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ اس آیت میں اہل ایمان کو تنبیہ فرما رہے ہیں کہ اللہ کا ذکر کس طرح کیا جائے اور جو لوگ ذکر الٰہی کے بارے میں غفلت وضلالت کے شکار ہیں، اُن سے کیا معاملہ کیا جائے (فادعوہ بہا) اللہ کو اس کے اچھے ناموں سے پکارو کا دو مطلب ہے یعنی اللہ کو اس کے اچھے ناموں سے موسوم کرو۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ اللہ کو اس کے اچھے نام سے پکارو اور یاد کرو (وذروا الذین یلحدون فی اسمآئہ) اور ان کو چھوڑ دو جو اللہ کے ناموں میں الحاد کرتے ہیں، الحاد یعنی حق سے ہٹ کر باطل کی راہ اختیار کرنا اور اللہ کو ایسے نام سے پکارنا جن کی اللہ نے خبر نہیں دی، جیسا کہ دیہاتی اللہ کو "ابوالمکارم" اور "ابیض الوجہ" جیسے ناموں سے پکارتے ہیں جس سے اللہ کی شان کے خلاف فاسد معنیٰ کا اظہار ہو رہا ہے۔

اور اللہ کا ارشاد ہے:

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ

اسی طرح اے محمدؐ ہم نے تم کو اس امت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا	جس سے پہلے بہت سی امتیں گذر چکی ہیں بھیجا ہے
عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ	تاکہ ان کو وہ کتاب جو ہم نے تمہاری طرف بھیجی
يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۭ قُلْ هُوَ رَبِّيْ	ہے پڑھ کر سنا دو اور یہ لوگ رحمٰن کو نہیں مانتے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ	کہہ دو وہی تو میرا پروردگار ہے اس کے سوا
اِلَيْهِ مَتَابِ ○	کوئی معبود نہیں، میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں
(الرعد - ۳۰)	اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

قتادہ، ابن جریج اور مقاتل کا بیان ہے کہ یہ آیت مشرکین عرب کے بارے میں نازل ہوئی، مشرکین نے جب حدیبیہ کے دن صلح نامہ دیکھا جس میں حضرت علیؓ نے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" لکھا تھا تو سہیل بن عمرو نے کہا کہ ہم تو صرف مسیلمہ ہی کو رحمٰن سمجھتے ہیں۔ اسی طرح ابوجہل نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو "یا اللہ یا رحمٰن" کہتے سنا تو کہنے لگا "محمد ہم کو بہت سے معبودوں کی عبادت سے روک رہے ہیں اور صرف دو ہی معبودوں کو پکار رہے ہیں، تب یہ آیت نازل ہوئی۔ بعض کہتے ہیں کہ جب کفار قریش سے کہا گیا "اسجدوا للرحمٰن" رحمٰن کو سجدہ کرو تو کہنے لگے "رحمٰن کیا ؟" اس آیت کے متعلق اور بھی تفصیلات ہیں۔ اللہ کا ارشاد ہے:

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ	اور وہ اپنے چمڑوں یعنی اعضاء سے کہیں گے کہ تم نے
عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ	ہمارے خلاف کیوں شہادت دی، وہ کہیں گے
اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ	کہ جس خدا نے سب چیزوں کو نطق بخشا اسی نے
اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○	ہم کو بھی گویائی دی اور اسی نے تم کو پہلی بار پیدا
وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ	کیا تھا اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔
عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ	اور تم اس بات سے تو پردہ نہیں کرتے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدٰكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

(حٰم السجدۃ ۔ ۲۱)

کہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور چمڑے تمہارے خلاف شہادت دیں گے بلکہ تم یہ خیال کرتے تھے کہ اللہ کو تمہارے بہت سے عملوں کی خبر نہیں، اور اسی خیال نے جو تم اپنے پروردگار کے بارے میں رکھتے تھے تم کو ہلاک کر دیا اور تم خسارہ پانیوالوں میں ہو گئے۔

اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ اہل جاہلیت اللہ کے اسماء و صفات میں کج روی اختیار کرتے تھے، اس آیت کے شان نزول کے بارے میں احمد، بخاری، مسلم، ترمذی نسائی وغیرہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن غلاف کعبہ سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا کہ تین شخص آئے ایک قریشی اور دو ثقفی یا ایک ثقفی دو قریشی، خوب فربہ و تنومند اور ناسمجھ تھے۔ آپس میں کچھ باتیں کرنے لگے جنھیں اچھی طرح نہیں سُن سکا، ان میں سے ایک نے کہا "تمہارا کیا خیال ہے کیا اللہ ہماری یہ بات سُن رہا ہے"؟ دوسرے نے کہا "جب بلند آواز سے کہیں گے تو سُنے گا ورنہ نہیں"۔ تیسرے نے کہا "جب تھوڑی سُنے گا تو سب ہی سُن لے گا۔ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کا ذکر کیا جس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی، "وما کنتم تستترون ان یشھد علیکم سمعکم"۔ لوگ اسی قسم کی باتوں کے ذریعہ صفات الٰہی میں کج روی اختیار کرتے ہیں۔

اور آپ کو خوب معلوم ہے کہ آج اکثر مسلمان متکلمین اللہ کے اسماء و صفات میں عہد جاہلیت سے زیادہ کجروی اختیار کئے ہوئے ہیں، اور اللہ کے ایسے ایسے نام رکھے ہیں جن کے بارے میں اللہ نے کوئی آیت نہیں نازل کی۔ ان میں کچھ تو یہ کہتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ اللہ کی صفات نہ اس کی ذات کے عین ہیں نہ غیر، کچھ کا یہ کہنا ہے کہ صفات الٰہی اس کی ذات کی غیر ہیں ۔ اور کچھ یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے جو کتابیں نازل کی ہیں اُن کے ساتھ کلام نہیں کیا ہے۔ اور اللہ کے لئے کلام نفسی ثابت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنے رسولوں میں سے کسی سے کلام نہیں کیا ہے اور اسی قسم کی بکواس سے اپنی پوری کتابیں بھر ڈالی ہیں ۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ آیت اہل جاہلیت کے ساتھ مخصوص ہے اور انہیں یہ معلوم نہیں کہ وہ بھی اس آیت کے عموم میں شامل ہیں اللہ نے جن کو بصیرت عطا کی ہے اور جن کے قلب کو روشنی بخشی ہے وہ ان جیسے گمراہ لوگوں کی کتابوں سے عقائد نہیں اخذ کرتے ہیں بلکہ کتاب وسنت کے دلائل پر مشتمل کتب سلف سے معرفت الٰہی حاصل کرتے ہیں ۔

تیسواں مسئلہ

اللہ تعالیٰ کی طرف نقائص کو منسوب کرنا

اہل جاہلیت اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتے تھے جو اس کے لئے نقص اور عیب کا باعث ہیں، جیسے اللہ کے لئے اولاد کا ہونا، اسکا محتاج ہونا کیوں کہ نصاریٰ کہتے تھے کہ حضرت مسیح اللہ کا بیٹا ہیں، اور عربوں کا ایک گروہ کہتا تھا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور کچھ فلاسفہ عقل کے پیدا ہونے کے قائل تھے، اور یہودی کہتے تھے کہ عزیر اللہ کے بیٹا تھے وغیرہ وغیرہ ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو ان باتوں سے پاک قرار دیا اور سب کی نفی فرمائی، جیسا کہ ارشاد ہے :

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ	کہہ دو اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ	نہ کسی کا باپ ہے، نہ کسی کا بیٹا اور کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ (سورۃ اخلاص)

اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

اور فرمایا:

اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ۝ وَلَدَ اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝

(الصافات۔ ١٥١۔١٥٢)

دیکھو یہ اپنی جھوٹ بنائی ہوئی بات کہتے ہیں کہ اللہ کے اولاد ہے اور بیشک یہ جھوٹے ہیں

نیز فرمایا:

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ۝

(الانعام۔١٠٠۔١٠١)

اور ان لوگوں نے جنوں کو اللہ کا شریک ٹھہرایا حالانکہ ان کو اسی نے پیدا کیا اور بے سمجھے اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں بنا ڈالی ہیں وہ ان باتوں سے جو اس کی نسبت بیان کرتے ہیں پاک ہے اور اسکی شان ان سے بلند ہے۔ وہی آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اس کے اولاد کہاں سے ہو جب کہ اس کے بیوی ہی نہیں اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر چیز سے باخبر ہے۔

یہ آیت ان تمام باتوں کی طرف عام ہے جو اس بارے میں بعض جماعتوں کی طرف سے کہی جاتی ہیں۔ مثلاً اللہ نے جو اپنے لئے بیٹا بنانے کی نفی کی تو یہ نفی تمام اولاد سازی کی قسموں کو شامل ہے یعنی صرف اللہ ہی نہیں خواہ اللہ کے لئے کوئی بھی اولاد کا دعویٰ کرے، جیساکہ یہود ونصاریٰ کا دعوی ابنیت کی بابت فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ (المائدہ ـ ۱۸)	یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم خدا کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں، کہدیجئے پھر وہ تمہیں تمہاری بد اعمالیوں پر عذاب کیوں دیتا ہے، بلکہ تم اس کی مخلوقات میں صرف انسان ہو وہ جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب دے اور آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب پر اللہ ہی کی حکومت ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے

سدی کی روایت ہے کہ بنی اسرائیل کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی طرف وحی کیا کہ تمہارا لڑکا میرا پہلا لڑکا ہے میں لوگوں کو جہنم میں ڈالوں گا وہ اسمیں چالیس دن رہیں گے، آگ ان کی خطاؤں کو کھا کر پاک وصاف کر دے گی پھر ایک منادی اعلان کریگا کہ بنی اسرائیل کے تمام مختونوں کو جہنم سے نکالو۔"

اُن کی تردید میں اللہ نے فرمایا:

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ۔ (المومنون ـ ۹۱)	اللہ نے نہ کوئی لڑکا بنایا، نہ ہی اس کے ساتھ اور کوئی معبود ہے۔

نیز فرمایا:

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا۔ (بنی اسرائیل ـ ۱۱۱)	اور کہو سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے نہ کوئی بیٹا بنایا، نہ اُس کی بادشاہی میں اسکا کوئی شریک ہے اور نہ اس وجہ سے کہ وہ عاجز و ناتواں ہے، اسکا کوئی مددگار ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز فرمایا۔

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ۝ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا ۝

(الفرقان ۔۱۔۲)

بڑی بابرکت ذات ہے وہ جس نے یہ فیصلہ کی کتاب (قرآن) اپنے بندہ (محمد صلعم) پر نازل فرمائی تاکہ وہ تمام دنیا والوں کے لئے ڈرانیوالا ہو ایسی ذات جس کے لئے آسمانوں اور زمینوں کی حکومت حاصل ہے اور اسنے کسی کو اپنی اولاد قرار نہیں دیا اور نہ کوئی اسکا شریک ہے حکومت میں اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور پھر سب کا الگ الگ انداز رکھا۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ۝ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُم بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ ۝ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُم مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ ۝ وَمَن يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَٰهٌ مِّن دُونِهِ فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ۝

(الانبیاء ۔۲۶۔۲۹)

اور یہ مشرک کہتے ہیں کہ اللہ نے اولاد بنا رکھی ہے وہ اس سے پاک ہے بلکہ وہ اس کے معزز بندے ہیں، وہ اس سے آگے بڑھ کر بات نہیں کر سکتے اور وہ اسی کے حکم کے موافق عمل کرتے ہیں، اللہ جانتا ہے ان کے اگلے پچھلے احوال کو اور ان کے سوا کسی کی شفاعت نہیں کر سکتے جن کیلئے اللہ راضی ہو، اور وہ سب اللہ کی ہیبت سے ڈرتے ہیں اور جو ان میں سے یوں کہے کہ میں اللہ کے سوا معبود ہوں تو ہم اس کو جہنم کی سزا دیں گے اور ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز فرمایا:

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ۭ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ۝ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْــَٔــرُوْنَ ۝ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ۭ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔــلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ۝ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ (النحل ـ ۵۱ ـ ۵۷)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا مت بناؤ معبود دو یا زیادہ بس ایک معبود وہی ہے تو تم لوگ مجھی سے ڈرو اور آسمان وزمین کی سب چیزیں اسی کی ملکیت ہیں اور اسی کے لئے حق ہے۔ اطاعت بجالانا تو کیا پھر بھی اللہ کے سوا سے ڈرتے ہو اور تمہارے پاس جو بھی نعمت ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے پھر جب تم کو تکلیف پہونچتی ہے تو اسی کی طرف گڑگڑاتے ہو لیکن جب وہ تم سے تکلیف ہٹا دیتا ہے تو تم میں سے ایک جماعت اپنے رب کیساتھ شرک کرنے لگتی ہے، یعنی ہماری دی ہوئی نعمتوں کی ناشکری کرتی ہے پس مزے اڑا لو عنقریب تم کو انجام معلوم ہو جائیگا اور وہ لوگ اپنی جہالت سے ہماری دی ہوئی چیزوں میں اپنے معبودوں کا حصہ لگاتے ہیں، بخدا تم سے تمہاری اس افتراء پردازی کی بازپرس کیجائے گی اور یہ لوگ اللہ کے لئے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں وہ اس سے پاک ہے، اور خود اپنے لئے اپنی من چاہی اولاد یعنی بیٹا۔

مزید فرمایا:

وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝

اور اللہ برحق کے ساتھ کوئی معبود تجویز مت کرنا۔ ورنہ تو الزام خوردہ اور راندہ ہو کر جہنم میں پھینک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَفَأَصْفَاكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِينَ وَ
اتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ إِنَاثًا إِنَّكُمْ
لَتَقُولُونَ قَوْلًا عَظِيمًا ۝ وَلَقَدْ
صَرَّفْنَا فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوا
وَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا نُفُورًا ۝
قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهُ اٰلِهَةٌ كَمَا
يَقُولُونَ إِذًا لَّابْتَغَوْا إِلٰى ذِي
الْعَرْشِ سَبِيلًا ۝

(بنی اسرائیل ۔ ۳۹-۴۲)

دیا جائیگا، تو کیا تمہارے رب نے تم کو
بیٹوں کے ساتھ خاص کیا ہے اور خود فرشتوں
کو اپنی بیٹیاں بنائی ہیں بیشک تم بڑی بات
کہتے ہو اور ہم نے اس قرآن میں طرح طرح
سے بیان کیا ہے تاکہ اس کو اچھی طرح سمجھ
لیں اور ان کو نفرت ہی بڑھتی جاتی ہے ۔
آپ فرمایئے کہ اگر اس کے ساتھ اور معبود بھی ہوتے
جیسا یہ لوگ کہتے ہیں تو اس حالت میں عرش
والے تک یہ راستہ ڈھونڈھ لیتے ۔

اور فرمایا:

فَاسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَ
لَهُمُ الْبَنُونَ ۝ أَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ
إِنَاثًا وَّهُمْ شَاهِدُونَ ۝ أَلَا
إِنَّهُمْ مِّنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ۝
وَلَدَ اللّٰهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝
أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ۝
مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝ أَفَلَا
تَذَكَّرُونَ ۝ أَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ
مُّبِينٌ ۝ فَأْتُوا بِكِتٰبِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِينَ ۝ وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَ

ذرا آپ ان سے پوچھئے کہ کیا اللہ کے لئے
بیٹیاں اور تمہارے لئے بیٹے، ہاں کیا ہم نے
فرشتوں کو عورت بنایا ہے اور وہ اس وقت
موجود تھے۔ خوب سن لو کہ وہ لوگ اپنی سخن
تراشی سے کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) اللہ صاحب
اولاد ہے اور وہ بالکل جھوٹے ہیں کیا اللہ نے
بیٹوں کے مقابلے میں بیٹیاں پسند کیں، تم کو کیا
ہو گیا تم کیسا بیہودہ حکم لگاتے ہو۔ پھر کیا تم سوچ
سے کام نہیں لیتے، ہاں کیا تمہارے پاس اس
کی واضح دلیل ہے اگر تم سچے ہو تو وہ کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۚ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ۝ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝ فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ ۝ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ ۝ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ ۝ (الصافات ۔ ١٤٩-١٦٣)

پیش کر دی، ان لوگوں نے اللہ میں اور جنات میں رشتہ داری قرار دی ہے اور جن اچھی طرح جانتے ہیں کہ اُن کے مجرم حاضر کئے جائیں گے اللہ پاک ہے ان باتوں سے جو جو یہ بیان کرتے ہیں، مگر جو اللہ کے خاص مخلص بندے ہیں سو تم اور تمہارے معبود خدا سے کبھی کو نہیں پھیر سکتے مگر اسی کو جو جہنم رسید ہونے والا ہے۔

اور فرمایا:

أَفَرَءَيْتُمُ اللَّٰتَ وَالْعُزَّىٰ ۝ وَمَنَوٰةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ ۝ أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنثَىٰ ۝ تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ ۝ إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنفُسُ ۖ وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ الْهُدَىٰ ۝ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ لَيُسَمُّونَ الْمَلَائِكَةَ تَسْمِيَةَ الْأُنثَىٰ ۝ (النجم ۔ ١٩ ۔ ٢٧)

بھلا تم نے لات اور عزیٰ اور تیسرے منات کے حال میں بھی غور کیا ہے، کیا تمہارے لئے بیٹے تجویز ہوں اور اللہ کے لئے بیٹیاں اس حالت میں تو یہ بہت بے ڈھنگی تقسیم ہوئی یہ فقط نام ہی نام ہیں جن کو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے ٹھہرا لیا ہے، اللہ نے تو ان کے معبود ہونے کی کوئی دلیل نہیں بھیجی، یہ لوگ صرف بے اصل خیالات اور اپنے نفس کی خواہش پر چل رہے ہیں، حالانکہ ان کے پاس اُن کے رب کے پاس سے ہدایت آچکی ہے جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کو بیٹی کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز فرمایا:

وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا (الزخرف - ١٥)

اور ان لوگوں نے اللہ کے لیئے اس کے بندوں میں جزء ٹھہرایا۔

بعض مفسرین کہتے ہیں کہ یہاں "جُزْءًا" سے مراد حصّہ ہے اور دوسرے مفسرین کہتے ہیں کہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ انھوں نے اللہ کے لیئے اولاد کا حصّہ مقرر کر دیا، اور قتادہ و مقاتل کا بیان ہے کہ جزءًا سے مراد "عِدلًا" یعنی اللہ کے برابر اور یہ دونوں ہی صحیح اقوال ہیں کیوں کہ اولاد تو باپ کے برابر و متشابہ ہی ہوتی ہے اور اسی لیئے سورۂ زخرف آیت ١٧ میں فرمایا:

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا۔ (زخرف - ١٧)

اور جب ان میں سے کسی کو اس چیز کی خوشخبری دیجاتی ہے جو انہوں نے رحمٰن کے لیئے بیان کی ہے تو اسکا منہ سیاہ ہوجاتا ہے اور وہ غم سے بھر جاتا ہے۔

یعنی لڑکیوں کو انھوں نے اللہ کی مثل قرار دیا اور بندگان خدا میں سے اللہ کا "جزء" ٹھہرایا کیوں کہ اولاد تو باپ کا ایک جُزء ہوتی ہے جیسا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "انما فاطمة بضعة منی" فاطمہ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔ اور ارشاد الہٰی ہے:

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَ خَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۭ بِغَيْرِ عِلْمٍ (الانعام - ١٠١)

اور لوگوں نے شیاطین کو اللہ کا شریک قرار دے رکھا ہے حالانکہ ان کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے۔ اور انہوں نے اللہ کے حق میں بیٹے اور بیٹیاں محض بلا سند تراش رکھی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلبی کا بیان ہے کہ یہ آیت زنادقہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے جن کا یہ عقیدہ ہے کہ (معاذ اللہ) اللہ اور ابلیس دونوں ساجھی دار ہیں۔ اللہ نور روشنی، انسان اور جانوروں کا خالق ہے اور ابلیس تاریکی، درندوں، سانپوں اور بچھوؤں کا خالق ہے۔

"وجعلوا بینہٗ وبین الجنۃ نسبًا" تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ظالم فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے اور آیت میں فرشتوں کو جن اس لئے کہا گیا ہے کہ فرشتے نگاہوں سے چھپے رہتے ہیں۔ یہی قول مشہور مفسر مجاہد اور قتادہ کا بھی ہے۔ اور کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ آیت میں جن سے مراد فرشتوں کی ایک خاص قسم ہے جن کو جن کہا جاتا ہے ایسے ہی جنوں میں سے ابلیس بھی ہوتے ہیں، اور اسی قسم کے فرشتوں کو یہ اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے، اور کلبی کا بیان ہے کہ ان ملعونوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جن سے مراد یہاں وہ نسل ہے جس سے فرشتوں کی پیدائش ہوتی ہے، اور آیت "خرقوا لہ بنین وبنات بغیر علم" کی تفسیر میں کچھ مفسرین کہتے ہیں کہ اس سے کفار عرب مراد ہیں جن کا عقیدہ تھا کہ فرشتے اور بت سب خدا کی بیٹیاں ہیں اور یہودی کہتے تھے کہ حضرت عزیر اللہ کے بیٹے ہیں۔ اور جو عرب اُس کے قائل تھے کہ ملائکہ اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ اور اُن کی طرف سے یہ بات منقول کی جاتی ہے کہ (معاذ اللہ) اللہ نے جن سے رشتہ جوڑا، جس کے نتیجے میں فرشتے پیدا ہوتے ہیں تو اللہ نے اپنے لئے بیوی اور اولاد کا انکار کر کے اُن کے اس عقیدہ کی تردید فرما دی، کیونکہ اللہ تو صمد یعنی بے نیاز ہے۔

اور آیت "وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ" اور اس کے لئے کوئی رفیقہ حیات نہیں، اس لئے کہ ولادت دو اصل سے مل کر ہوتی ہے، خواہ یہ تولد اعیان یعنی جوہر کا ہو یا صفات واعراض کا اور اعیان کا تولد تو اسی وقت ہوتا ہے جب والد کے جسم سے اس کا کوئی جزء (قطرۂ منی) الگ ہو، لیکن جب اللہ کے لئے بیوی کا ہونا محال ہے تو اولاد کا ہونا بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محال ہے۔ اور سبھی جانتے ہیں کہ اللہ کے بیوی نہیں، نہ ملائکہ میں سے، نہ جن وانس میں سے نہ کفار عرب میں سے کوئی بھی اس کا قائل رہا ہے۔ اس طرح یہ آیت اُن کے دعویٰ کے خلاف دلیل ہے۔

رہی یہ بات جو بعض عرب کفار سے منقول ہے کہ اللہ نے (معاذ اللہ) جنوں سے رشتہ جوڑا تھا تو محل نظر ہے، اگر واقعی یہ بات انہوں نے کہی ہے تو اس کی تردید بہت طریقوں سے کیجا چکی ہے۔ اور اس طرح نصاریٰ کا یہ دعویٰ کہ حضرت مسیح اللہ کے بیٹے ہیں، اور یہودیوں کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ حضرت عزیر اللہ کے بیٹے ہیں تو ان دونوں باطل عقائد کی تردید بھی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمادی ہے اور یہ پوری بحث شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ کی کتاب "الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح" اور "تفسیر سورہ اخلاص" وغیرہ میں مفصل موجود ہے۔

اکتیسواں مسئلہ

جن باتوں کو خالق کی طرف منسوب کیا انہیں سے مخلوق کو بچانا

اہل جاہلیت کی ایک عادت یہ بھی تھی کہ جن باتوں کو وہ خالق کی طرف منسوب کرتے تھے انہیں سے مخلوق کو بچاتے تھے، مثلاً وہ اپنے علماء و مشائخ کو اولاد اور بیوی کے تعلق سے دور رکھتے تھے، کیونکہ ایسا خیال تھا کہ علماء اور مشائخ جو فضل و کمال کے حصول کے خواہشمند ہوتے ہیں انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اقتدار میں عورتوں کے ساتھ لطف اندوزی جیسے کمتر کام میں ملوث ہونے سے بلند ہونا چاہئے۔ ان جاہلوں کی عقل کی پستی اور نہ ذلالت کو دیکھئے اور سوچئے کہ ان کی گمراہی نے انہیں کہاں پہونچا یا یہاں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شادی بیاہ پر بھی انہوں نے اعتراض کیا،

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بارے میں شاعر عراق عبدالباقی العمری الفاروقی نے بعض علماء نصاریٰ کے رد میں کتنی اچھی بات کہی ہے؛

انت الذی زعم الزواج نقیصۃ ممن حماہ اللہ عن نقصان

تم ہی شادی کو عیب سمجھتے ہو اس کیلئے جسکو اللہ نے عیب و نقص سے معصوم رکھا ہے

ونسیت تزویج الالہ بمریم فی زعم کل مثلث نصرانی

اور تم بھول گئے کہ تمام تثلیث پرست عیسائی (معاذاللہ) مریم کے ساتھ اللہ کی شادی کے معتقد ہیں

اور وہی عرب جو ایک طرف ملائکہ کو اللہ کی بیٹیاں کہا کرتے تھے وہی دوسری طرف لڑکیوں سے نفرت بھی کرتے تھے، بلکہ ان کو مار ڈالنے اور زندہ درگور کرنے کی بُری رسم کو بھی جاری رکھے ہوئے تھے۔ اور اللہ کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتے تھے جنہیں خود اپنے لئے بُرا سمجھتے تھے۔

حاصل کلام یہ کہ یہ سب خرافات ان میں محض اس لئے تھیں کہ وہ انبیاء کی تعلیمات سے ناواقف اور عقل و شعور سے کورے تھے، ورنہ اہل فکر و نظر کو ان باتوں سے کیا واسطہ؟

بتیسواں مسئلہ

عقیدۂ تعطیل کا اقرار

(صفات باری تعالیٰ کا انکار)

اہل جاہلیت عقیدۂ تعطیل کے قائل تھے، یعنی اس عالم کا کوئی بنانے والا نہیں جیساکہ فرعون نے اپنی قوم سے کہا "مَا عَلِمْتُ لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرِي"۔ (القصص ۳۸) مجھے معلوم نہیں کہ میرے سوا بھی تمہارا کوئی معبود ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا کسی دور میں بھی ان جہالتوں سے خالی نہیں رہی اور اس دور کے لوگ بھی اِلّا ما شاء اللہ اسی کے قائل ہیں۔ حالانکہ لوگ اگر انصاف و تدبر کی نگاہ سے دیکھیں تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ دنیا کی ہر موجودہ چیز اپنے خالق کے وجود پر دلالت کرتی ہے۔

وفی کل شیء لہ آیۃ تدل علی انہ واحد

اور ہر چیز میں اللہ کی ایک نشانی ہے جو اس بات کو بتاتی ہے کہ اللہ ایک ہے

اور نیچر ان دقیق چیزوں کو کیسے پیدا کر سکتا ہے جن کا مشاہدہ ہم آفاق و انفس میں کر رہے ہیں، اور جو انتہائی دقیق ہونے کے باوجود بے شعور، بے علم و بے فہم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی لغویات سے بلند و برتر ہے۔

تینتیسواں مسئلہ

ملک کی شرکت

ملک میں شرکت کا عقیدہ مجوسیوں کا تھا، مجوسی روشنی آگ، پانی اور زمین کی تعظیم کرتے ہیں اور زردشت کی نبوت کے قائل ہیں، ان کی مخصوص شریعت ہے جس پر وہ عمل کرتے ہیں۔ ان میں بہت سے فرقے ہیں جیسے مزدک الموبذ کے ماننے والے "مزدکیہ"۔ الموبذ مجوسیوں کے عالم اور پیشوا کو کہا جاتا ہے۔ مجوسی، عورتوں، کمائی، ہوا اور راستوں میں شرکت کے قائل ہیں ایک فرقہ ان میں "خرمیہ" کا بھی ہے۔ یہ بابک خرمی کا ماننے والا ہے، جو مجوسیوں کے تمام فرقوں میں سب سے بدترین فرقہ ہے۔ جو نہ اس دنیا کے بنانے والے کے قائل ہیں، نہ نبوت کے نہ آخرت کے، نہ حلال و حرام کے۔ اور انہیں طریقے پر قرامطہ، اسماعیلیہ، نصیریہ، کیسانیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زراریہ، حکمیہ اور بقیہ تمام عبیدی فرقے ہیں جو خود کو فاطمیہ کہتے ہیں، فاطمی مذہب پر تو سب اکٹھا ہیں البتہ مذہبی تفصیلات سب کی الگ الگ ہیں۔ اس طرح مجوس ان سب کا سردار پیشوا اور رہنما ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ مجوسی اپنے دین وشریعت کے پابند ہیں اور یہ دنیا کے کسی دین وشریعت کے ساتھ پابند نہیں ہیں۔

چونتیسواں مسئلہ

نبوتوں کا انکار

اہل جاہلیت انبیاء کی نبوتوں کا بھی انکار کرتے تھے جیساکہ اللہ نے ان کے اقوال کو نقل فرمایا ہے:۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ۗ قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْعَالَمِينَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِذْ قَالُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِّن شَيْءٍ ۗ قُلْ مَنْ أَنزَلَ الْكِتَابَ الَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَىٰ نُورًا وَهُدًى لِّلنَّاسِ ۖ تَجْعَلُونَهُ قَرَاطِيسَ تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًا ۖ وَعُلِّمْتُم مَّا لَمْ تَعْلَمُوا أَنتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ ثُمَّ ذَرْهُمْ

یہ حضرات ایسے تھے جن کو اللہ نے ہدایت کی تھی آپ بھی انہیں کے طریقہ پر چلیئے آپ کہہ دیجیے کہ میں تم سے اس (تبلیغ قرآن) پر کچھ معاوضہ نہیں چاہتا۔ یہ قرآن تو صرف تمام جہان والوں کے لئے ایک نصیحت ہے، اور ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی جیسی قدر کرنی تھی نہیں کی، جب کہ یوں کہہ دیا کہ اللہ نے کسی بشر پر کوئی چیز بھی نہیں نازل کی آپ کہئے کہ وہ کتاب کس نے نازل کی ہے جسکو موسیٰ لائے تھے جسکی یہ کیفیت ہے کہ وہ نور ہے اور لوگوں کے لئے وہ ہدایت ہے جسکو تم نے متفرق اوراق میں رکھ چھوڑا ہے جنکو تم ظاہر کر دیتے ہو اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِیْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ○ بہت سی باتوں کو چھپاتے ہو اور تم کو بہت سی ایسی باتیں تعلیم کی گئیں ہیں جن کو نہ تم جانتے تھے نہ تمہارے بڑے۔ کہہ دیجئے کہ اللہ نے نازل فرمایا ہے اور ان کو انکے مشغلہ میں لگا چھوڑ دیجئے۔ (الانعام ۔ ۹۰-۹۱)

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر فرمایا کہ اُنھوں نے توحید کے اثبات اور شرک کے ابطال کی دلیل پیش کی، اس کے بعد نبوت کا ذکر فرمایا اور آخر میں فرمایا کہ ان ظالموں نے اللہ کی ایسی تعظیم نہیں کی جیسا اس کا حق تھا، کیوں کہ اُنھوں نے رسولوں کی بعثت اور کتب الٰہیہ کے نزول کا انکار کر کے اللہ کی عظیم نعمتوں کی ناشکری کی۔ جیسا کہ اُنہوں نے کہا "ما أنزل الله علىٰ بشر من شیء" یعنی اللہ نے کسی انسان پر کچھ بھی نازل نہیں کیا، نہ نبوت، نہ کتاب۔ اس بارے میں مفسرین کا اختلاف ہے کہ ایسا کہنے والے کون لوگ تھے۔ مجاہد کا بیان ہے کہ یہ مشرکین قریش تھے اور جمہور مفسرین کہتے ہیں کہ ان سے مُراد یہودی ہیں۔

اور "ما انزل الله علیٰ بشر من شیء" کہکر یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر سخت طعنہ زنی کرنا چاہتے تھے۔ اسی لئے اللہ نے بھی ان کو الزامی جواب دیا "قل من انزل الکتب الذی جاء به موسیٰ" بتاؤ جس کتاب کو موسیٰ لے کر آئے تھے اس کو کس نے نازل کیا تھا، یعنی جب اللہ نے توراۃ حضرت موسیٰ پر نازل کی اور تم کسی طرح اس کا انکار نہیں کر سکتے تو آخر اس کو کیوں نہیں مان لیتے کہ قرآن اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی۔ اثبات نبوت پر مفصل بحث دوسرے مقام پر آرہی ہے۔ الغرض نبوت کا انکار جاہلیت کی قدیم رسم رہی ہے اور آج بھی ایسے بہت سے لوگ موجود ہیں جو کھلم کھلا جاہلیت کی روش پر چلتے ہوئے نبوت کے منکر ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پینتیسواں مسئلہ

تقدیر کا انکار

اہل جاہلیت تقدیر کا انکار کرتے تھے اور اس مسئلہ کو لے کر اللہ پر کج بحثی کرتے تھے اور شریعت الٰہی کو تقدیر الٰہی سے ٹکراتے تھے۔ تقدیر کا مسئلہ دین کے انتہائی باریک اور نازک مسائل میں سے ہے اور اس کی حقیقت صرف وہی معلوم کرسکتا ہے جس کو اللہ توفیق دے۔ علامہ ابن القیمؒ کی اس موضوع پر ایک بہت ہی عظیم الشان کتاب ہے "شفاء العلیل فی القضاء والقدر والحکمۃ والتعلیل۔

اللہ تعالیٰ نے اس جاہل عقیدہ کو باطل قرار دیا ہے، فرمایا:

سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ قُلْ هَلْ عِندَكُم مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۖ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ○ قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۖ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ○ (الانعام - ۱۴۹-۱۵۰)

مشرکین کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے، نہ ہمارے باپ دادا کرتے نہ ہم کسی چیز کو حرام کہہ سکتے۔ اسی طرح اُن سے پہلے والے بھی جھٹلا چکے ہیں۔ یہاں تک کہ انھوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھا۔ کہو تمہارے پاس کوئی دلیل ہو تو ہمارے سامنے لاؤ۔ تم لوگ محض خیالی باتوں پر چلتے ہو اور تم بالکل اٹکل سے باتیں کرتے ہو۔ کہہ دیجئے بس پوری حجت اللہ ہی کیلئے رہی، پھر اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت پر لگا دیتا۔

تفسیر — (سیقول الذین اشرکوا) اسمیں مشرکین کے باطل حیلے کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کیا جارہا ہے (لو شاء الله ما اشرکنا ولا آباؤنا ولا حرمنا من شیء) یعنی اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا شرک نہ کرتے نہ کسی حرام چیز کا ارتکاب کرتے۔ یہ کہہ کر مشرکین اپنے فعل قبیح پر معذرت نہیں کر رہے ہیں، کیوں کہ وہ اپنے ان اعمال وافعال کو بُرا ہی نہیں سمجھتے تھے بلکہ جیسا کہ آیات الٰہی کی شہادت ہے کہ وہ ان قبیح افعال کو اچھا سمجھ کر کرتے تھے، مثلاً بتوں کی عبادت وہ یہ سمجھ کر کرتے تھے کہ یہ بُت انھیں اللہ کے قریب کر دیں گے جب کہ اس کی حرمت اللہ عزوجل کی طرف سے ثابت ہے۔

یہ مشرکین ان قبیح وممنوع افعال کا ارتکاب کر کے کج حجتی کرتے تھے کہ انھوں نے جو کچھ کیا وہ حق ومشروع اور اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہے کیوں کہ مشیت وارادہ حکم الٰہی کے برابر ہے اور رضاء الٰہی کا موجب ہے، جیسا کہ معتزلہ کا عقیدہ ہے۔ لہٰذا ان مشرکین کی بحث کا خلاصہ یہ ہوا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم جس شرک وحرام کا ارتکاب کرتے ہیں وہ سب اللہ کی مشیت اور ارادہ سے مربوط ہے اور جس کا تعلق اللہ کی مشیت اور ارادہ سے ہو وہ کام مشروع اور اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ لہٰذا ہمارے اعمال پسندیدہ ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے ان باطل عقائد کو نقل کرنے کے بعد اُن کی تردید فرمائی (کذلك كذب الذین من قبلھم) ایسے ہی ان سے پہلے والے بھی جھٹلا چکے ہیں۔ یعنی ان مشرکین کے باپ دادا یعنی مشرکین کے اس عقیدہ سے انبیاء کرام کی تکذیب ہوتی ہے جب کہ معجزات سے ان کا سچا ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ یا یوں کہا جائے کہ مشرکین کا کہنا یہ ہے کہ اللہ جو چاہتا ہے وہ ضرور ہو جاتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا، جب بات ایسی ہے تو کوئی انسان کسی بات کے لئے مکلف ہی نہیں ہو سکتا کیوں کہ تکلیف تو استطاعت کے ساتھ مشروط ہے۔ لہٰذا نتیجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ نکلا کہ انسان جو شرک وغیرہ کرتا ہے اس کے چھوڑنے کا پابند نہیں ہے اور نہ اس کے لئے نبی بھیجے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے غلط عقائد کی تردید فرمائی کہ بات سچی ہے لیکن مطلب غلط لیا گیا ہے۔ یعنی یہ بات کہ اللہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا، سچ اور حقیقت ہے۔ لیکن اس سے مشرکین نے جو مطلب نکالا وہ غلط ہے، کیونکہ مشرکین کا تو یہ مطلب ہوا کہ انبیاء کرام اپنی نبوت اور تکلیف کے دعویٰ میں (معاذ اللہ) جھوٹے تھے، کیونکہ اللہ تو ہمارے کفر و شرک کا خواہاں تھا اور انبیاء اس سے منع کرتے تھے۔ حالانکہ قطعی دلائل سے انبیاء کا سچا ہونا ثابت ہو چکا ہے، اور چوں کہ اس سچی بات سے انھوں نے جھوٹا مطلب نکالا اس لئے اللہ نے ان کو جھوٹا قرار دیا اور مشیت الٰہی کے مطابق اشیاء کا وقوع پذیر ہونا نبوت و تکلیف کے دعویٰ کے سچے ہونے کے منافی بھی نہیں کیوں کہ نبوت و تکلیف کا دعویٰ تو محض حجت پوری کرنے اور حق کے اظہار کے لئے ہے۔

تکلیف کہتے ہیں شریعت الٰہی کی پابندی کرنا (حتی ذاقوا بأسنا) یعنی انھوں نے ہمارے اس عذاب کو پالیا جو ہم نے ان پر ان کے جھٹلانے کی وجہ سے نازل کیا تھا، آیت میں "ذاقوا" ہے یعنی انھوں نے چکھا، چکھنا اسی وقت ممکن ہوتا ہے جب کسی چیز کو پہلے سے حاصل کیا جاتا ہے۔ آیت میں اس طرف اشارہ ہے کہ ان مشرکین کے لئے اللہ کے پاس عذاب تیار ہو چکا ہے (قل هل عندكم من علم فتخرجوه لنا) کہو تمہارے پاس کوئی دلیل ہو تو ہمارے پاس لاؤ۔ یعنی ان مشرکین سے مطالبہ کرو کہ جو شرک اور برے کام تم کرتے ہو اگر تمہارے علم کے مطابق یہ سب اللہ کی مرضی کے مطابق ہیں تو اس کی دلیل پیش کرو۔ آیت سے صاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واضح ہے کہ مشرکین نے یہ کہہ کر زجر و توبیخ کا خود کو مستحق بنا لیا، کیوں کہ جب اُن کے کانوں میں انبیاء کرام کی شریعتوں کی بات آتی تھی کہ اپنے سب امور کو اللہ کے سپرد کردو تو یہ دین کا مذاق اُڑاتے تھے اور انبیاء کی دعوت کو رَد کرتے تھے۔ جب انبیاء کرام ان سے کہتے تھے کہ اسلام قبول کرو اور احکامات الٰہی کے پابند ہو جاؤ تو یہ انبیاء کی انھیں باتوں کو لے کر ان کا مذاق اُڑانے لگتے تھے، مقصود صرف مذاق اُڑانا ہوتا تھا اپنے عقیدہ کا اظہار نہیں۔

صفات الٰہی پر ایمان لانا ذات الٰہی پر ایمان لانے کی فرع ہے، جب کہ وہ اس سے دور و بے تعلق ہیں (ان تتبعون الا الظن وان انتم الا تخرصون) مطلب یہ کہ تم محض وہم و خیال کی پیروی کرتے ہو اور جھوٹی باتیں اللہ کے متعلق کہتے ہو (قل فللہ الحجۃ البالغہ) یعنی وہ واضح دلائل جو دعویٰ کے اثبات میں مضبوط اور ناقابل تردید ہیں، اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور حجت سے مراد کتاب، رسول اور بیان ہے۔ (فلو شاء لھداکم اجمعین) اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو راہ راست پر لگا دیتا، یعنی ہدایت کی توفیق دیتا اور اس پر گامزن کر دیتا، لیکن اللہ نے صرف ان لوگوں کو ہدایت دی جو اپنے اختیار سے کام لے کر حق کی راہ پر چل پڑے، اور جو راہ حق کے خلاف چلے وہ مشیت الٰہی سے گمراہ ہوتے۔ کچھ لوگ اس آیت کی یہ توجیہ کرتے ہیں، کہ اللہ نے ان کے اس عقیدے کی تردید کی ہے کہ وہ اپنے اختیار و قدرت کو سونپ چکے ہیں اور ان سے شرک کا صدور جبراً و اضطراراً ہوا ہے اور اس عقیدۂ فاسد کی بنا پر وہ اللہ اور اُس کے رسول پر اپنی حجت قائم کرنے کے دعویدار ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے عدم اختیار کے دعوے کی تردید کی، اور انھیں پچھلے لوگوں سے تشبیہ دی جنھوں نے فریب میں پڑ کر انبیاء کو جھٹلایا اور شرک الٰہی میں مبتلا ہوتے۔ اور یہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''

سمجھتے رہے کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں اللہ کی مشیت سے کر رہے ہیں، اور اس اعتراض کا سہارا لے کر انبیاء کو خاموش کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا کہ دلیل وحجت ان کے موافق نہیں اللہ کے لئے ہے، پھر اللہ نے اس کی وضاحت فرمائی کہ جو کچھ ہوتا ہے اللہ ہی کی مشیت سے ہوتا ہے۔ اور اللہ نے اُن کے لئے وہی چاہا جوان سے صادر ہوا، اگر اللہ سب کی ہدایت چاہتا تو سب ہدایت یاب ہو جاتے۔ اور مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جواب کو ان پر خاص کر دے اور نفوذ سنت کے عقیدہ کو اور ہر موجود میں اس کے عام تداخل کو اس کے جواب کے ذریعہ الگ کر دے۔ اور ان کا یہ دعویٰ کہ اختیار نفس سلب کر لیا گیا ہے اس جواب سے دُور ہو جائے، اور یہ حجت ان پر خاص طور پر قائم ہو جائے۔

اس آیت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے جبریہ کے عقیدۂ صدور کا بھی جواب ملتا ہے اور معتزلہ کے عقیدۂ عجز کا بھی۔ اس لئے کہ فرقۂ جبریہ اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ بندہ کو اتنا اختیار، قدرت حاصل ہے جس سے وہ مخالفت اور، نافرمانی میں عذر وحجت کو دور کر سکتا ہے۔ اور معتزلہ اس بات کے قائل ہیں کہ مشیت الٰہی بندہ کے تمام کاموں میں نافذ وجاری ہے۔ اور بندہ کے تمام افعال مشیت الٰہی کے مطابق ہیں، اور الحمد للہ اسی سے اہلسنت کی پوری حجت معتزلہ پر قائم ہو جاتی ہے اور کچھ لوگوں نے اس آیت کی یہ توجیہ کی ہے کہ مشرکین نے انبیاء علیہم السلام کی دعوت کو یہ کہہ کر رد کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کی منشاء ہے کہ ہم شرک کریں تو ہم نے شرک کیا اور آپ لوگ اللہ کے ارادے کے خلاف ہم کو ایمان وتوحید کی دعوت دیتے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کئی طریقہ سے ان کی تنبیہ کی، چنانچہ فرمایا "فللّٰه الحجة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البالغة "یعنی اگر معاملہ ویسا ہی ہے جیسا تم سمجھ رہے ہو تو بھی حجۃ البالغہ اللہ ہی کے لئے ہے۔ کیونکہ (فلو شاء) یعنی اگر اللہ چاہتا تو تم کو اور تمہارے مخالفین سب کو اپنے دین کی راہ بتا دیتا۔ لہٰذا تمہارے دعویٰ کے مطابق سب کام مشیت الٰہی کے تابع ہیں تو اسلام بھی اللہ ہی کی مشیت کے ساتھ ہے۔ لہٰذا جس طرح تمہارے خیال کے مطابق انبیاء کو شرک سے نہیں روکنا چاہیئے، اسی طرح تم کو بھی چاہیئے کہ اسلام کی دعوت و تبلیغ سے انبیاء کو مت روکو۔ اس اصول کے تحت تمہارے اور مسلمانوں کے درمیان مخالفت اور عداوت کے بجائے دوستی اور موافقت ہونی چاہیئے۔

حاصل کلام یہ کہ جس نے تمہارے مذہب کی مخالفت کی ہے، ضروری ہے کہ وہ بھی تمہارے نزدیک صحیح ہو، کیونکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہے۔ اس طرح تمام متضاد مذاہب وادیان کو صحیح ماننا پڑے گا (جسے کوئی عقلمند تسلیم نہیں کرے گا)۔

اور سورہ نحل میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا عَبَدْنَا مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝ (النحل - ۳۵)

اور مشرکین یوں کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم اس کے سوا کسی چیز کی عبادت کرتے نہ ہمارے باپ دادا، نہ اس کے حکم کے بغیر ہم کسی چیز کو حرام کہہ سکتے، جو کافران سے پہلے ہوئے ہیں ایسی ہی حرکت انھوں نے بھی کی تھی۔ تو پیغمبروں کے ذمہ تو صاف صاف پہنچا دینا ہے۔

اس آیت کی تفسیر بھی پہلی ہی آیت کی طرح ہے۔ جب یہ مشرکین اپنی حجت میں ناکام رہے تو مشیت کا ہتوا لے کر بحث کرنے لگے، لیکن ناظرین کو معلوم ہو گیا کہ سورہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انعام کی آیت کی بحث کا خاتمہ کیسا شاندار ہوا، اور اسی طرح سورہ زخرف کی آیت ۱۹، ۲۰ میں بھی یہی بحث ہے، فرمایا:

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۭ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْــَٔــلُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لَوْ شَاۗءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ۭ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۤ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ۝ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَاۗءَنَا عَلٰٓي اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓي اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ (الزخرف ـ ۱۹-۲۰)

اور انھوں نے فرشتوں کو جو اللہ کے بندے ہیں عورت قرار دے رکھا ہے۔ کیا یہ ان کی پیدائش ... تت موجود تھے ان کا دعویٰ لکھ لیا جاتا ہے اور قیامت کے دن ان سے سوال کیا جائے گا اور یہ مشرک کہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے، ان کو اس کی کچھ تحقیق نہیں محض بے تحقیق بات کر رہے ہیں، کیا ہم نے ان کو اس سے پہلے کوئی کتاب دے رکھی ہے کہ یہ اس سے استدلال کرتے ہیں، بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر پایا ہے اور ہم انہیں کے پیچھے پیچھے چل رہے ہیں۔

اس پوری تفصیل کا بس ایک ہی جواب یہ آیت ہے " قل فللّٰہ الحجۃ البالغۃ" کہہ دو اللہ ہی کے لئے ہے پوری پوری حجت۔

اور آیت میں حرام کرنے سے مراد "سائبہ اور بحیرہ" ہے۔ اور یہاں صرف شرک اور حرام کرنے کی نفی کی گئی ہے، کیوں کہ یہی دونوں گناہ زیادہ بڑے اور مشہور تھے۔ ان مشرکین کی اس بحث کا مطلب یہ تھا کہ وہ انبیاء کو جھٹلانا چاہتے تھے اور ان پر طعن و تشنیع کرنا چاہتے تھے، کیوں کہ وہ جو کچھ کہہ رہے تھے اس کا خلاصہ یہ تھا کہ اللہ جو چاہتا ہے وہ ہوتا ہے جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔ لہذا اگر اللہ چاہتا تو ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی توحید کا اقرار کریں اور اُس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں، اس کی حلال کردہ چیز کو حلال سمجھیں اور جن چیزوں کو ہم نے از خود حرام قرار دے لیا ہے اس کو حرام نہ کریں جیسا کہ انبیاء کہتے اور اللہ کی طرف سے اس کو نقل کرتے ہیں، تو ان کے کہنے کے مطابق، توحید کے اقرار اور شرک سے انکار اور حلال و حرام کے سب معاملات میں ہم کو ویسے ہی رہنا چاہئے تھا، جیسا رسول کہتے ہیں لیکن چونکہ عملاً ایسا نہیں ہوا، لہٰذا ثابت یہ ہوا کہ اللہ نے خود نہیں چاہا کہ ہم انبیاء کی تعلیمات پر عمل کریں، بلکہ ہم اپنے ہی عقیدے پر رہیں اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ یہ سب باتیں انبیاء خود اپنی طرف سے بنا کر کہا کرتے تھے (کیونکہ اگر یہ باتیں فی الحقیقت اللہ کی ہوتیں تو ہم اُس کی مشیت کے مطابق ان پر ضرور عمل پیرا ہوتے)

اللہ تعالیٰ نے ان جاہلوں کی کج بحثی کا یہ جواب دیا کہ "كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ" یعنی جس طرح یہ جاہل کج بحثی کر رہے ہیں اسی طرح ان سے پہلے والوں نے بھی کیا تھا، انہیں کی طرح اُنہوں نے بھی اللہ کے ساتھ شرک کیا اور حکم الٰہی کے بغیر چیزوں کو حرام قرار دیا اور ہٹ دھرمی کے ساتھ انبیاء سے لڑتے رہے تاکہ حق کو نیچا دکھا دیں۔ (فهل على الرسول الا البلٰغ المبين) یعنی انبیاء کا منصب صرف اتنا ہے کہ اللہ کا وہ پیغام پہونچا دیں جو حق کی راہ کو کھول دیتا ہے اور وحی کے ان احکام کو ظاہر کر دیتا ہے جس سے مشیت الٰہی کا تعلق واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ ان کو ہدایت پر لگا دیتا ہے جو حصول حق کے لئے اپنے اختیارات و قدرت کو استعمال کرتے ہیں، جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے: (والذين جاهدوا فينا لنهدينهم سبلنا) اور جو ہماری راہ میں جدوجہد کریں گے ہم اُن پر اپنی راہیں کھول دیں گے، لیکن کسی کو زبردستی حق پر چلا دینا انبیاء کا کام نہیں ہے، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ یہ اس حکمت کے مطابق ہے جس میں اللہ نے لوگوں کو پابند عمل بنایا ہے، کہ اگر لوگ عمل کریں تو انبیاء سچے سمجھے جائیں، نہ عمل کریں تو ان کی تکذیب کیجائے۔ کیوں کہ حقیقت یہ ہے کہ جن افعال پر ثواب وعقاب کا فیصلہ ہوتا ہے ان میں اللہ کی مشیت کے ساتھ کرنے والے کے اختیار کا بھی دخل ہے، ورنہ ثواب وعذاب تو محض اضطراری چیز ہو کر رہ جائے۔ اس آیت اور اس مضمون کی دوسری آیات پر مفصل وکامل بحث تفسیر 'روح المعانی' میں دیکھی جاسکتی ہے۔

معلوم ہوا کہ تقدیر کا انکار اور اس کے ذریعہ اللہ پر کج بحثی اور شریعت کا تقدیر سے مقابلہ یہ سب باتیں اہل جاہلیت کی ضلالت میں سے تھیں۔ حاصل یہ کہ نہ جبر ہے نہ تفویض، بلکہ معاملہ ان دونوں کے درمیان کا ہے۔ لہٰذا جس کا قدم اس راستے سے ہٹ گیا وہ اہل جاہلیت کے طریقہ پر پہونچ جائے گا جس کو اللہ اور اُس کے رسول نے مردود قرار دیدیا ہے۔

چھتیسواں مسئلہ

زمانہ کو بُرا کہنا

اہل جاہلیت زمانہ کو بُرا بھلا کہتے تھے، جیسا کہ سورۂ جاثیہ میں اللہ نے ان کا قول نقل فرمایا:

وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ (الجاثیہ-۲۴) اور ہم کو صرف گردش زمانہ ہی ہلاک کرتی ہے

اللہ تعالیٰ ان کی ضلالت اور ان کے کان ودل پر مہر لگ جانے اور آنکھوں پر پردہ پڑنے کا ذکر کرنے کے بعد ان کی بات نقل فرماتے ہیں 'وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا'، اور منکرین آخرت کہتے ہیں کہ بس ہماری اس دنیوی زندگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سوا اور کوئی زندگی نہیں (نَمُوْتُ وَنَحْیٰی) اسی دنیا میں ہمارا ایک گروہ مرتا ہے دوسرا زندہ ہوتا ہے، حشر کبھی نہیں ہوگا، اکثر بت پرست تناسخ ارواح کے بھی قائل ہیں جن کے نزدیک "حیاۃ" کا تصور یہ ہے کہ روح ایک جسم سے نکل کر دوسرے جسم میں داخل ہوجاتی ہے (وَمَا یُهْلِکُنَا إِلَّا الدَّهْرُ) اور زمانہ کی گردش ہی ہم کو مارتی ہے، ہلاکت کی نسبت زمانے کی طرف کر کے انھوں نے ملک الموت کا بھی انکار کیا اور بحکم الٰہی ان کے روحوں کے قبض کرنے کا بھی۔ اور یہ جاہل حوادث کو مطلقاً زمانہ کی طرف منسوب کرتے تھے اور یہ نہیں سمجھ پاتے تھے کہ یہ سب اللہ کی طرف سے مقدر ہیں۔ اور شکوہ دہر کی بابت جاہل شعراء کے اشعار بھرے پڑے ہیں۔ جیسے؛

اشاب الصغیر وافنی الکبیر — کر الغداۃ ومر العشی

چھوٹے کو بوڑھا کر دیا اور بوڑھے کو فنا — صبح و شام کی گردش نے

پھر بھی یہ اللہ کے وجود کے قائل تھے کیوں کہ یہ دہریہ نہیں تھے، دہریہ تو حوادث کو زمانے کی طرف منسوب کرتے ہیں اور وجود باری تعالیٰ کے قائل ہی نہیں اس کے باوجود یہ سب زمانہ کی تاثیر کے قائل ہیں۔ احادیث میں زمانے کو برا کہنے کی ممانعت آئی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

لایسب أحدکم الدھر فان اللہ ھو الدھر (مسلم) — تم میں سے کوئی زمانے کو برا نہ کہے کیوں کہ اللہ زمانہ ہے۔

نیز فرمایا:

یوذینی ابن آدم یقول یاخیبۃ الدھر، فلا یقل یاخیبۃ الدھر، فانی انا الدھر اُقلب — ابن آدم مجھے ایذا دیتا ہے، کہتا ہے ہائے زمانہ کی ناکامی، زمانہ کی ناکامی نہیں کہنا چاہیے کیوں کہ زمانہ تو میں ہوں، میں ہی رات و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ليله ونهاره۔ (ابوداؤد، حاکم)	دن کو لاتا لیجاتا ہوں۔

نیز فرمایا:

يقول الله عزوجل: استقرضت عبدی فلم يقرضنی وشتمنی عبدی دهولا يدری، يقول وا دهراه وانا الدهر۔ (الحاکم)	اللہ فرماتا ہے، میں نے اپنے بندہ سے قرض مانگا تو اس نے نہیں دیا، اور میرے بندے نے لاعلمی میں مجھے بُرا بھلا کہا، وہ کہتا ہے ہائے زمانہ جب کہ زمانہ میں ہوں۔

نیز فرمایا:

لاتسبوا الدهر، قال الله عز وجل: انا الايام والليالی أجددها وابليها وآتی بملوك بعد ملوك۔ (البیہقی)	زمانے کو برامت کہو، اللہ کا ارشاد ہے میں رات اور دن ہوں، ان کو نیا پرانا کرتا ہوں اور بادشاہوں کے بعد نئے بادشاہ لاتا رہتا ہوں۔

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی حوادث کا پیدا کرنے والا ہے، لہٰذا جب تم حوادثات کے وقوع پر زمانہ کو بُرا کہو گے تو یہ طعنہ براہ راست اللہ پر پڑے گا کیونکہ اللہ ہی زمانہ وحوادثات کا برپا کرنے والا ہے (ما لهم بذلك من علم) ان کو اس کی بابت قطعی علم نہیں ہے۔ یعنی زمانہ کو مہلک کہنے کا علم عقل ونقل کی بنیاد پر نہیں ہے۔ (ان هم الا يظنون) یعنی یہ جاہل اور کم علم لوگ ہیں، محض گمان وتقلید کی بنیاد پر کہتے رہتے ہیں۔ دہریوں کی بابت ہم نے اور کئی مقامات پر بھی بحث کی ہے، حاصل کلام یہ کہ جو لوگ حوادثات کو اللہ کے سوا زمانہ وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں ان کے پاس اس کی کوئی عقلی اور نقلی بنیاد نہیں، محض ان کی جہالت ہی جہالت ہے۔ اس کا قائل جاہل ہی ہوگا، خواہ کسی دور میں پایا جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایسے جہلاء سے ہمارا یہ دور بھی پوری طرح بھرا ہوا ہے۔ (واللہ المستعان)

سینتیسواں مسئلہ

اللہ کی نعمتوں کو دوسروں کی طرف منسوب کرنا

اہل جاہلیت، اللہ کی نعمتوں کو دوسروں کی طرف منسوب کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُوْنَ۔ (النحل۔ ۸۳)

اللہ کی نعمتوں کو پہچانتے ہیں پھر ان کا انکار کر دیتے ہیں اور ان میں سے اکثر ہی کافر ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں اپنے بندوں کو عطا کی ہیں، ان آیتوں میں انکا ذکر فرمایا ہے

وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ۝ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُوْنَ ۝ (النحل ــ ۸۰ ــ ۸۳)

اور تمہارے لئے پہاڑ میں پناہ کی جگہیں بنائیں اور تمہارے لئے ایسے کرتے بنائے جو گرمی سے تمہاری حفاظت کریں اور ایسے کرتے بنائے جو تمہاری لڑائی سے حفاظت کریں۔ اللہ تعالیٰ تم پر اسی طرح اپنی نعمتیں پوری کرتا ہے تاکہ تم فرمانبردار رہو، پھر اگر یہ لوگ اعراض کریں تو آپ کے ذمہ تو صاف صاف پہونچا دینا ہے، وہ لوگ خدا کی نعمت کو تو پہچانتے ہیں پھر اس کے منکر ہوتے ہیں اور زیادہ تر ان میں ناشکرے ہی ہیں

فرمایا "یعرفون نعمۃ اللہ" یعنی یہ کافر جو اسلام اور نعمت الٰہی سے اعراض وانکار کرتے ہیں تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ یہ ان سے واقف نہیں ہیں۔ یہ خوب جانتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ یہ سب نعمتیں اللہ کی ہیں لیکن یہ عملاً ان کا اس طرح انکار کرتے ہیں کہ منعم حقیقی اللہ رب العلمین کے بجائے دوسروں کی بندگی کر کے ان نعمتوں کا یہ عملی انکار کرتے ہیں۔

ابن جریر وغیرہ نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ اہل جاہلیت کا انکار یہ تھا کہ وہ ان نعمتوں کو اللہ کی طرف سے اقرار کرنے کے بجائے کہتے تھے کہ ہم نے باپ دادا سے وراثت میں پایا ہے۔ اور عون ابن عبداللہ کی روایت ہے کہ وہ کہتے تھے کہ اگر فلاں نہ ہوتا تو مجھے ایسا اور ایسا ہو جاتا، اگر فلاں نہ ہوتا تو میں یہ چیز حاصل ہی نہیں کر پاتا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ یہ ان نعمتوں کا اس طرح انکار کرتے تھے کہ انھیں اللہ کے بجائے اسباب کی طرف منسوب کرتے تھے۔ کچھ اور بزرگوں کا خیال ہے کہ ان کا انکار یہ تھا کہ یہ نعمتیں ان کے معبودوں کی سفارش سے ملی ہیں اور کچھ کے نزدیک نعمت سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی نبوت پر معجزات کے ذریعہ انھیں یقین تھا لیکن عناد اور تکبر کے سبب وہ انکار کرتے تھے۔ (واکثرھم الکافرون) یعنی ان نعمتوں کا اعتراف نہ کر کے وہ دل سے انکار کرتے تھے۔ اکثر اس لئے کہا کہ انکار کے مختلف اسباب تھے، عقل کی کمی، عدم ہدایت، دلائل پر غور و فکر کا فقدان، غیر مکلف ہونا اور اس لئے بھی کہ بعض کی نسبت کل کی طرف کر دی گئی ہے۔

اسی مضمون کو اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ بیان فرمایا ہے:

اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ	تو کیا تم اس کلام کو سرسری بات سمجھتے ہو اور
وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ	تکذیب کو اپنی غذا بنائے ہو
تُكَذِّبُوْنَ ۝	(الواقعۃ ـ ۸۱ ـ ۸۲)

اہل جاہلیت کو خطاب ہے کہ تم کہتے ہو کہ ہمیں فلاں فلاں تارے کی وجہ سے بارش نصیب ہوتی۔ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے زمانہ میں بارش ہوئی تو آپؐ نے فرمایا کچھ لوگ شکر گذار ہوئے اور کچھ ناشکر ہوئے کچھ نے کہا "یہ رحمت اللہ نے اتاری ہے" اور کچھ نے کہا "فلاں ستارہ نے سچ کر دکھایا" اسی موقع پر یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ مطلب یہ کہ نعمتوں کو غیر منعم حقیقی کی طرف منسوب کرنا ان کا انکار کرنا ہے۔ اور ستاروں کی بابت اہل عرب کا مذہب ہم نے اور جگہوں پر بھی بہت مفصل بیان کر دیا ہے، جہاں ان کے شعراء کے اشعار بھی نقل کر دیتے ہیں جو ان کے اس مذہب کی وضاحت کرتے ہیں۔

اڑتیسواں مسئلہ

آیاتِ الٰہی کا انکار

قرآن میں اس مضمون کی آیات بہت ہیں، چنانچہ سورۂ کہف میں ارشاد ہے:

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ۝ ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ۝ (الکہف۔ ۱۰۵-۱۰۶)

یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کی آیتوں اور اس کی ملاقات یعنی قیامت کا انکار کیا۔ تو ان کے سارے اعمال غارت ہوگئے اور قیامت کے دن ہم ان کے نیک اعمال کا ذرا بھی وزن قائم نہ کریں گے۔ ان کی سزا جہنم ہوگی کیونکہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور میرے پیغمبروں کا مذاق اڑایا۔

اس کے پہلے والی آیت میں فرمایا:

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ

آپ ان سے کہئے کیا ہم آپ کو ایسے لوگ بتائیں جو اعمال کے اعتبار سے بالکل خسارے میں ہوں گے، یہ وہ لوگ ہیں جن کی دنیا کی کوشش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝ | سب بیکار ہوگئی اور نادانی میں وہ یہی سمجھ رہے ہیں کہ وہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ (الکہف ۱۰۳-۱۰۴)

آیت میں "اُولٰٓئِكَ" یہ لوگ ' سے ان لوگوں کا مکمل ذکر مقصود ہے، جن کے اعمال برباد ہوئے اور جن کی کوششیں رائیگاں ہوئیں اور یہ کون لوگ تھے (الذین کفروا بآیات ربھم) جنھوں نے اللہ کی ان آیات کا انکار کیا جو توحید کی سمعی اور عقلی دلیلوں کو بیان کرتی ہیں (ولقائہ) اور حشر و نشر و امور آخرت پر بھی ایمان نہیں لائے۔ (فحبطت اعمالھم فلا نقیم لھم یوم القیمۃ وزنًا) تو ہم ایسے لوگوں کو نہایت حقارت کے ساتھ گیا گزرا بنا دیں گے اور ان کے اعمال کی کوئی حیثیت قیامت کے دن نہ ہوگی۔ اس مضمون کی کچھ آیات میں یہ ذکر ہے کہ اہل جاہلیت میں کچھ لوگ ایسے تھے جو تمام آیات کے بجائے بعض آیات الٰہی کے منکر تھے اور کچھ محض اعراض و روگردانی کے مرتکب تھے، جب کہ ثبات بھی کسی سے پوشیدہ نہیں، بلکہ موجودہ دور میں بھی ایسے خاصے لوگ موجود ہیں جو اہل جاہلیت سے زیادہ آیات الٰہی کے منکر و مخالف ہیں۔

انتالیسواں مسئلہ

آیاتِ الٰہی کو چھوڑ کر باطل کتابوں کو اختیار کرنا

اہل جاہلیت آیات الٰہی کے مقابلے میں باطل کتابوں کو پسند کرتے تھے، جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ۝ | اور ہم نے آپ کی طرف واضح آیات نازل کی ہیں اور ان کا انکار فاسق ہی کرتے ہیں اور جب کبھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ
فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ
لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَمَّا جَآءَهُمْ
رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ
لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ
اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا
الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ
الی قولہ
وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا
يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ
اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ
مِنْ خَلَاقٍ ؕ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا
بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝

(البقرۃ - ۹۹ - ۱۰۳)

بھی ان لوگوں نے عہد کیا ہوگا تو ان میں سے ایک گروہ نے اس کو نظرانداز کیا ہوگا، بلکہ ان میں اکثر لوگ تو ان پر ایمان ہی نہیں رکھتے۔ اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک پیغمبر آئے جو ان کے پاس والی کتاب کی تصدیق کرتے تھے تو ان اہل کتاب کے ایک فریق نے خود کتاب الٰہی ہی کو پس پشت ڈال دیا، جیسے گویا انکو اسکا مطلق علم ہی نہیں اور انھوں نے ایسی چیز کا اتباع کیا جس کا چرچا شیاطین حضرت سلیمان کے عہد سلطنت میں کیا کرتے تھے، وغیرہ۔ اور ایسی چیزیں سیکھ لیتے ہیں جو خود ان کو ضرر رساں ہے اور انکے نافع نہیں ہے اور ضرور یہ یہودی بھی جانتے ہیں کہ جو شخص اس کو اختیار کریگا اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور بری ہے وہ چیز جسمیں وہ اپنی جان دے رہے ہیں، کاش ان کو اتنا علم ہوتا۔

تفسیر:۔ "ولقد علموا لمن اشتراہ" یعنی وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ کتاب الٰہی کے بدلے جنھوں نے شیطانی منتر خریدا (ماله فی الاخرۃ من خلاق) آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں (وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ) اور ان کی یہ خرید وفروخت ان کے حق میں انتہائی بدترین ثابت ہوئی۔ (ولو أنهم آمنوا) یعنی اگر وہ اللہ کے رسول اور آیات الٰہی یا توراۃ پر ایمان لائے ہوتے (واتقوا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مذکورہ برائیوں سے بچے ہوتے (لمثوبۃ من عند اللہ خیر لو کانوا یعلمون) تو اللہ کی طرف سے ان کے لئے بہترین جزا ملتی۔

اسی مضمون کی سورہ بقرہ کی یہ آیات بھی ہیں:

وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتٰبَ إِلَّآ أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ○ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتٰبَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُونَ ○ (البقرہ۔ ۷۸-۷۹)

اور ان یہودیوں میں سے بہت سے ناخواندہ بھی ہیں جو کتابی علم نہیں رکھتے بلکہ آرزوؤں اور خیالات میں مگن ہیں، بڑی تباہی ہے ان لوگوں کیلئے جو اپنے ہاتھ سے کتاب لکھ لیتے ہیں اور پھر کہہ دیتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس طرح وہ تھوڑی بہت پونجی حاصل کر لیں۔ تو ان کی اس لکھی ہوئی تحریر اور حاصل کی ہوئی کمائی کے بدلے ان کو بڑی تباہی ہوگی۔

یہ آیت ان یہودی علماء کے بارے میں نازل ہوئی جنھوں نے اس خوف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اپنی کتابوں میں بدل دیئے تھے کہ اگر وہ باقی رہ گئے تو ان کی سرداری جاتی رہے گی۔

چالیسواں مسئلہ

حکمتِ الٰہی میں عیب جوئی کرنا

اہل جاہلیت کی ایک عادت یہ بھی تھی کہ اللہ کی حکمت میں عیب جوئی اور طعنہ زنی کرتے تھے، مثلاً کہتے تھے کہ اللہ ایسی چیزوں کو بھی پیدا کرتا ہے جس میں کوئی مصلحت نہیں اور ایسے کاموں کا حکم دیتا اور منع کرتا ہے جس کی کوئی حکمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ اللہ نے سورہ ص میں اسی کی بابت فرمایا:

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ۝ (ص ــ ۲۷)

اور ہم نے آسمان اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو بیکار نہیں پیدا کیا، ایسا خیال کافروں ہی کا ہے، ایسے کافروں کے لئے جہنم کی تباہی ہے۔

نیز فرمایا:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ (المومنون ــ ۱۱۵-۱۱۶)

کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم نے تم کو بیکار پیدا کیا ہے اور تم ہمارے پاس لائے نہیں جاؤ گے۔ بلند ہے اللہ جو بادشاہ حق ہے۔

نیز فرمایا:

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ (الانبیاء ــ ۱۶-۱۷)

اور ہم نے آسمان اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو ایسی نہیں بنایا کہ ہم کوئی بیکار کام کر رہے ہیں، اگر ہم کو مشغلہ ہی بنانا ہوتا تو ہم خاص اپنے پاس کی چیز کو مشغلہ بناتے۔

نیز فرمایا:

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ۝ (الحجر ــ ۸۵)

اور ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور ان کے درمیان کی چیزوں کو بغیر مصلحت نہیں پیدا کیا۔ اور قیامت ضرور آنے والی ہے لہٰذا آپ خوبی کے ساتھ درگذر کیجئے۔

ان کے علاوہ دوسری بہت سی آیات دلالت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیز کو بھی حکمت و علت کے بغیر پیدا نہیں کیا ہے، اس کے برعکس جاہلی باطل پرست اور ان کی دیکھی دیکھا اس امت کے کچھ لوگ بھی اس کے قائل ہیں کہ (معاذ اللہ) اللہ کے افعال حکمت و مصلحت سے خالی ہیں۔ یہ بڑا پیچیدہ اور طویل مسئلہ ہے جس میں مسلمانوں کے مختلف فرقے باہم متصادم ہیں، لیکن حق وہی ہے جس پر سلف صالح قائم تھے کہ اللہ کے تمام افعال حکمت و علت کے مطابق ہیں۔

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "شفاء العلیل فی مسائل القضاء والقدر والحکمۃ والتعلیل" میں اس مسئلہ کو بہت تفصیل سے بیان کیا ہے اور ایک مفصل باب ہی اس عنوان پر قائم کیا ہے، جس میں خلق اور امر میں اللہ تعالیٰ کی حکمت کے اثبات کے تمام طرق کو بیان کرنے کیساتھ ساتھ ان مقاصد، غایات اور مطالب حمیدہ کو بھی ثابت کیا ہے جن کے لئے اشیاء پیدا کی گئیں اور احکامات جاری کئے گئے۔

اور اس باب کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان لوگوں کی تردید فرمائی ہے جن کا خیال ہے کہ اللہ نے مخلوق کسی حکمت و مقصد کے بغیر پیدا کر دی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ (المومنون ۱۱۵)	کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ ہم نے تم کو بیکار پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے

نیز فرمایا:

أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدًى (القیمۃ ۳۶)	کیا انسان سمجھتا ہے کہ وہ بیکار چھوڑ دیا جائیگا

نیز فرمایا:

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا	اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ○ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ (الدخان - ۳۸)

درمیان ہے اس طور پر نہیں پیدا کیا ہے کہ ہم فعل عبث کرنیوالے ہیں، بلکہ ہم نے ان دونوں کو کسی حکمت ہی سے بنایا ہے۔

اور "حق" سے مُراد وہ حکمتیں اور مقاصد محمودہ ہیں جن کے لیے ان سب کی پیدائش کی گئی۔ اور ان مصالح و حِکَم کی بہت سی اقسام ہیں۔

مثلاً یہ کہ اللہ کے اسماء وصفات وآیات وافعال سے اس کی معرفت حاصل کی جاتی ہے۔

دوم، یہ کہ اللہ سے محبت کیجاتی ہے، اس کا شکر ادا کیا جاتا ہے، اس کو یاد کیا جاتا ہے اس کی اطاعت کی جاتی ہے۔

اور انھیں کے لیے اللہ حکم فرماتا ہے، منع کرتا ہے اور شرائع وقوانین مقرر کرتا ہے، کاموں کی تدبیر کرتا ہے، فیصلے کرتا ہے، اور اپنی سلطنت میں ہر طرح کا تصرف کرتا ہے۔

جزا وسزا دیتا ہے، نیکوکار کو نیکی کی جزا اور خطاکار کو گناہ کی سزا، اس کے انصاف اور کرم کے نتیجہ کو پایا جاتا اور مشاہدہ کیا جاتا ہے جس پر اس کی تعریف کیجاتی اور شکر ادا کیا جاتا ہے۔

یہ حکمت بھی ہے کہ مخلوق جان لے کہ اللہ کے سوا نہ اس کا کوئی معبود ہے نہ رب۔ یہ کہ سچا اس کی تصدیق کرے تو عزت پائے اور جھوٹا جھٹلائے تو ذلت اُٹھائے۔ تنوع اور کثرت کے باوجود اس کے اسماء وصفات کے آثار ذہنی اور خارجی وجود میں ظہور پذیر ہوں، تاکہ بندگان خدا کو اس کا حقیقی علم حاصل ہو سکے۔

اور یہ کہ اس کی تمام مخلوقات اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ تعالیٰ ہی صرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکیلا ان کا رب، خالق اور مالک ہے اور وہی تنہا اُس کا الٰہ اور معبود ہے۔

اور یہ کہ اُس کے مقدس کمال کا اثر ظاہر ہو کیوں کہ اللہ کی خلق اور کاریگری اس کے کمال کا نتیجہ ہے، اور وہ ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہر چیز پر قادر ہے اور جس کی صفت ایسی بلند ہو وہ فاعلِ مختار ہی ہوگا۔

اور یہ کہ اس کی حکمت کا اثر اس کی مخلوقات میں ظاہر ہو، کیوں کہ اس نے اپنی تمام مخلوقات کو ان کی مناسب جگہ پر رکھا ہے، اور ان کو اس انداز میں پیش کیا ہے کہ عقل و فطرت ان کے حسن و خوبی کی شہادت دیتی ہیں، اور ہر ایک سے اس کی حکمت باہرہ ظاہر ہوتی ہے۔

اور یہ کہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ اپنے بندوں کو سخاوت، انعام عفو و مغفرت و درگذر سے نوازے، جس کے لئے ضروری ہے کہ اللہ مخلوقات کو پیدا کرے اور ان کے لئے شریعت بنائے۔

اور یہ کہ اللہ کو یہ بات پسند ہے کہ اس کی مدح و ثنا کی جائے، اس کی بزرگی، تسبیح و تعظیم کی جائے۔

اور یہ کہ اس کی وحدانیت، ربوبیت اور الوہیت کے شواہد کی کثرت کو واضح کیا جائے۔

مندرجہ بالا حکمتوں کے علاوہ بھی بہت سی حکمتیں ہیں جو اس کی صفت خلق کو شامل ہیں۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات کو "حق" یعنی حکمت و مصلحت ہی کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ اُسی حق کی خاطر پیدا کیا ہے اور اس کی خلق اس حق کے ساتھ وابستہ ہے خود اللہ فی نفسہ حق ہے، لہٰذا اس سے صادر ہونے والی سب چیزیں حق ہیں، اس کی غایت حق ہے، اور وہ حق کو شامل ہے۔ اور اللہ نے اپنے مومن بندوں کی اس بات پر تعریف کی ہے کہ انہوں نے بے مقصد اور بے غرض کسی چیز کے پیدا کرنے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کو منزہ اور پاک سمجھ کر اقرار کیا ہے، چنانچہ فرمایا:

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ	بیشک آسمان اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور
اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ	دن کے آنے جانے میں عقل والوں کے لئے،
لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ	بڑی نشانیاں ہیں، جو اللہ کو کھڑے بیٹھے اور اپنے
اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ	پہلو کے بل یاد کرتے رہتے ہیں اور آسمان و
وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ	زمین کی پیدائش میں فکر کرتے رہتے ہیں اور کہتے
وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا	ہیں، اے ہمارے رب تو نے یہ سب بیکار نہیں
بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ ۔ (آل عمران ۔ ۱۹۱)	پیدا کیا ہے، تو لغو کام سے پاک ہے ۔

اشیاء کی بے مقصد پیدائش کا عقیدہ اللہ کے دوستوں کا نہیں بلکہ اس کے دشمنوں کا ہے جن کی بابت اللہ نے فرمایا:

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا	ہم نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں
بَیْنَهُمَا بَاطِلًا ۭ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِیْنَ	کو بے مصلحت نہیں پیدا کیا (ان کے بے مقصد
كَفَرُوْا ۔ (ص ۔ ۲۷)	پیدائش کا) خیال کافروں کا ہے ۔

اور جو شخص اس کا قائل ہے وہ یہ بات کیسے سوچ لیتا ہے کہ اللہ نے اپنی مخلوق کسی مطلوب حکمت کے لئے نہیں پیدا کی ہے اور نہ ہی اس کا امر و نہی کسی حکمت کے تحت ہے، بلکہ خلق و امر کا صدور صرف اللہ کی مشیت اور قدرت سے ہو جاتا ہے کسی حکمت اور مقصد کیلئے نہیں ہوتا۔

جو لوگ اس لغو خیال کے قائل ہیں وہ دراصل حمد کی حقیقت کا انکار کرتے ہیں کیوں کہ خلق و امر کا قیام حکمت و مقاصد کے لئے ہے اور وہ اللہ کی حکمت و حمد کے دو مظاہر ہیں، لہٰذا حکمت کا انکار خلق و امر کا انکار ہے ۔ یہ منکرین جو بات ثابت کرنا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہتے ہیں، اس سے اللہ رب العالمین منزہ و پاک ہے۔ اور وہ اس سے بلند ہے کہ اس کی طرف اشیاء کو بے مقصد پیدا کرنے کی نسبت کیجاتی ہے۔ اور یہ لوگ ایسے خلق و امر کو ثابت کرنا چاہتے ہیں جو رحمت، مصلحت اور حکمت سے خالی ہو، ان کے نزدیک یہ بات جائز ہے کہ اللہ اپنے بندوں کو ایسی بات کا حکم دے جس میں ان کی کوئی مصلحت نہ ہو اور انہیں ایسی باتوں سے منع کرے جو بندے کیلئے مفید ہوں۔ اور یہ سب باتیں اللہ کے لئے یکساں ہیں۔ یہ بات بھی ان کے نزدیک جائز ہو سکتی ہے کہ اللہ ان سب باتوں کے کرنے کا حکم دیتا ہے جن سے اس نے روکا ہے، اور ان باتوں سے منع کرتا ہے جن کے کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور صرف امر و نہی کے لفظ کے سوا کسی بات میں فرق نہ ہو، اسی سے یہ بات بھی جائز قرار پاسکتی ہے کہ اللہ ان کو عذاب دے گا جنھوں نے کبھی لمحہ بھر کیلئے گناہ نہیں کیا ہے۔ اور ان کو ثواب دے گا جن کی پوری زندگی اللہ کے ساتھ کفر و شرک اور ظلم و فجور میں گذری ہے۔

ان باتوں کے خلافِ حقیقت ہونے کا علم احادیث رسول کے بغیر ممکن نہیں ورنہ اللہ کے بارے میں ان باتوں کا جواز دراصل اللہ سبحانہ تعالیٰ کیساتھ بدترین بدظنی ہے۔ اور اللہ کو ان باتوں سے پاک و مبرا سمجھنا دراصل اس کو ظلم و جور سے پاک و صاف سمجھنا ہے، بلکہ ایسی باتوں کا اللہ کے بارے میں ذکر کرنا ہی ظلم و جور ہے جس سے اللہ کی ذات برتر و بالا ہے۔

اور یہ کتنے تعجب کی بات ہے کہ ایسے بدعقیدہ لوگ اللہ تعالیٰ کو ان صفاتِ کمال اور اوصافِ جلال سے منزہ سمجھتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے خود کو متصف فرمایا ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان صفات کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ثابت کرنے میں اس کی تجسیم و تشبیہ ثابت ہو گی، لیکن یہ ظالم خلق و امر کو بے حکمت و بے مصلحت مان کر اس ظلم و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جور سے اللہ کو منزہ نہیں سمجھتے بلکہ اُلٹے اُس کو عین عدل و حق سمجھتے ہیں۔ اور اس کے بغیر وہ توحید کو مکمل ہی نہیں سمجھتے۔ اسی طرح وہ اللہ کے استواء علی العرش، اور آسمان کے اوپر اس کے علو، اُس کے تکلم وصفاتِ کمال سب کے انکار کے بغیر توحید کو مکمل ہی نہیں مانتے۔ حالانکہ یہ تمام صفات اللہ کے ساتھ ثابت ہیں۔ سچ ہے اللہ ہی جس کو چاہے ہدایت کی توفیق دے۔ انتہیٰ، بحث کی تفصیل مصنف کی کتاب "شفاء العلیل" میں دیکھی جا سکتی ہے۔

اکتالیسواں مسئلہ

فرشتوں اور رسولوں کا انکار اور ان کے درمیان تفریق پیدا کرنا

اہل جاہلیت کی ایک عادت یہ بھی تھی کہ وہ ملائکہ اور انبیاء کا انکار کرتے تھے، اور انبیاء میں سے بعض کو مان کر بعض کا انکار کر کے ان کے درمیان تفریق کرتے تھے جیسا کہ ان کی بابت اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ	اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور ان کے بعد پے
قَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا	در پے رسول بھیجے، اور عیسیٰ بن مریم کو ہم نے
عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ	معجزات دیئے اور ہم نے ان کی روح القدس
اَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا	سے تائید کر دی، کیا جب بھی کوئی رسول تمہاری
جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى	خواہشات نفس کے خلاف کوئی چیز لے کر تمہارے
اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا	پاس آیا تو تم نے اس کے مقابلے میں سرکشی ہی
كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ۝	کی، کسی کو جھٹلایا، کسی کو قتل کر دیا، وہ کہتے ہیں
وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ	ہمارے دل محفوظ ہیں، نہیں اصل بات یہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَّا
يُؤْمِنُونَ ۝ وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ
مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا
مَعَهُمْ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ
عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَآءَهُمْ
مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهٖ فَلَعْنَةُ
اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِينَ ۝ بِئْسَمَا
اشْتَرَوْا بِهٖ أَنْفُسَهُمْ أَنْ يَكْفُرُوا
بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا أَنْ يُنَزِّلَ
اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَشَآءُ
مِنْ عِبَادِهٖ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى
غَضَبٍ وَلِلْكٰفِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝
وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ اٰمِنُوا بِمَآ أَنْزَلَ
اللّٰهُ قَالُوا نُؤْمِنُ بِمَآ أُنْزِلَ
عَلَيْنَا وَيَكْفُرُونَ بِمَا وَرَآءَهٗ وَهُوَ
الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ قُلْ
فَلِمَ تَقْتُلُونَ أَنْبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ
قَبْلُ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ۝
- الی ان قال — قُلْ مَنْ كَانَ
عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهٗ نَزَّلَهٗ

کہ ان کے کفر کی وجہ سے ان پر اللہ کی پھٹکار پڑی
ہے اس لئے وہ کم ہی ایمان لاتے ہیں اور اب
جو ایک کتاب اللہ کی طرف سے ان کے پاس
آئی ہے اس کے ساتھ ان کا کیا برتاؤ ہے ۔
باوجودیکہ وہ اس بات کی تصدیق کرتی ہے جو
ان کے پاس پہلے سے موجود تھی جب کہ اس کی
سے پہلے وہ خود کفار کے مقابلے میں فتح و
نصرت کی دعائیں مانگا کرتے تھے، مگر جب وہ
چیز آ گئی جسے وہ پہچان بھی گئے تو اسے انھوں
نے ماننے سے انکار کر دیا، خدا کی لعنت ان منکرین
پر کیسا برا ذریعہ ہے جس سے یہ اپنے نفس کی
تسلی حاصل کرتے ہیں کہ جو ہدایت اللہ نے نازل
کی ہے اس کو قبول کرنے سے صرف اس ضد
کی بنا پر انکار کر رہے ہیں کہ اللہ نے اپنے فضل
(وحی و رسالت) سے اپنے جس بندے کو خود چاہا نواز
دیا، لہٰذا اب یہ غضب بالائے غضب کے مستحق ہو
گئے ہیں اور ایسے کافروں کیلئے سخت ذلت آمیز
سزا مقرر ہے ۔ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ
اللہ نے نازل کیا ہے اس پر ایمان لاؤ تو وہ کہتے
ہیں ہم تو صرف اس چیز پر ایمان لاتے ہیں جو ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ○ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ○ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ○ (البقرۃ ۔ ۸۷ ۔ ۹۹)	ہاں (یعنی نسل اسرائیل میں) اتری ہے، اس سے باہر جو کچھ آیا ہے اسے ماننے سے وہ انکار کرتے ہیں حالانکہ وہ حق ہے اور اس تعلیم کی تائید و تصدیق کر رہا ہے جو ان کے ہاں پہلے سے موجود تھی ان سے کہو کہ اگر تم اس تعلیم ہی پر ایمان رکھنے والے ہو جو تمہارے ہاں آئی تھی تو اس سے پہلے اللہ کے پیغمبروں کو قتل کیوں کرتے ہو، کہو جو جبریل کا دشمن ہے تو جبریل نے اللہ ہی کے اذن سے یہ قرآن آپ کے قلب پر اتارا ہے جو پچھلی کتابوں کی تائید کرتا ہے اور ایمان والوں کیلئے بشارت و ہدایت ہے، جو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبریل و میکائیل کا دشمن ہے تو کہدو اللہ کافروں کا دشمن ہے ہم نے آپ کی طرف حق واضح کرنیوالی آیات نازل کی ہیں اور ان کا انکار فاسق ہی کرتے ہیں ۔

ان آیات سے یہ معلوم ہوا کہ عہد جاہلیت کے کچھ اہل کتاب یہودی ملائکہ اور انبیاء کا انکار کرتے تھے اور بعض انبیا کا انکار کر کے اور بعض پر ایمان لا کر ان کے درمیان تفریق کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے ہم اُمت محمدؐ کو حکم فرمایا ہے کہ ہم سب پر ایمان لائیں اور کسی کے درمیان تفریق نہ کریں، جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے :

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ	اللہ کا رسول اس کتاب پر ایمان لایا جو اس کے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے اور رسول پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝

(البقرۃ ـ ۲۸۵)

ایمان لانے والے بھی، یہ سب اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں، ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دو[illegible] الگ نہیں کر سکتے، ہم نے سُنا اور اطاعت کی اے ہمارے رب بخشدے ہم کو اور تیری ہی طرف ہم کو پلٹنا ہے۔

بیالیسواں مسئلہ

انبیاء ورسل کے بارے میں غلو کرنا

اہل جاہلیت انبیاء اور رسل کے بارے میں انتہائی غلو کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں فرمایا:

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۡ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ڟ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ۭ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ

(النساء ـ ۱۷۱)

اے اہل کتاب اپنے دین میں غلو مت کرو اور اللہ کے بارے میں صرف حق بات کہو، مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول اور اس کا فرمان تھے جو اللہ نے مریم کی طرف بھیجا تھا اور ایک روح تھی اللہ کی طرف سے پس تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور نہ کہو کہ "تین" ہیں، باز آجاؤ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اللہ تو بس ایک ہی خدا ہے وہ بالاتر ہے اس سے کہ کوئی اس کا بیٹا ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بُت پرستی اور اولیاء پرستی کا سب سے بڑا سبب مخلوق کے بارے میں غلو ہی رہا ہے، جس کی مثال حضرت نوح کی قوم میں نسر، سواع اور یغوث وغیرہ کی پرستش اور نصاریٰ کا حضرت عیسیٰ کو پوجنا اور اللہ کے بارے میں غلط و ناحق باتوں کا انتساب وغیرہ ہے۔

تینتالیسواں مسئلہ

علم کے بغیر بحث کرنا

اکثر جہلا کی عادت ہے کہ جب اُنہیں بدعات و گمراہیوں سے رد کیا جاتا ہے تو بے علمی کے باوجود علماء سے اُلجھ پڑتے ہیں، یہ عہد جاہلیت کی ایک خاص عادت ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، ارشاد ہے:

يَاأَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَاجُّوْنَ فِيْٓ إِبْرَاهِيْمَ وَمَآ أُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْإِنْجِيْلُ إِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ هٰٓأَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ (آل عمران ۶۵-۶۶)

اے اہل کتاب تم ابراہیم کے بارے میں کیوں بحث کرتے ہو، تورات و انجیل تو ابراہیم کے بعد ہی نازل ہوئی ہیں کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے؟ تم کو جن باتوں کا علم تھا ان میں تو بحث کر چکے اب ان باتوں میں کیوں بحث کرتے ہو جن کا تم کو علم نہیں ہے اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

مفسر ابن اسحاق اور ابن جریر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہ نجران کے عیسائی اور یہودی علماء نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس آپس میں بحث کی، علماء یہود کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم یہودی تھے اور عیسائی کہتے تھے کہ وہ عیسائی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ان کے جہل و عناد کا پردہ فاش کیا ہے

چوالیسواں مسئلہ

علم کے بغیر دین کے بارے میں کلام کرنا

دورِ جاہلیت کے عرب اور اہلِ کتاب نے دین میں ایسی باتیں شامل کر لی تھیں جن کا اللہ نے حکم نہیں دیا تھا۔ دورِ جاہلیت کے عربوں کی اکثریت تو حضرت ابراہیم و اسماعیل کے دین پہ قائم تھی، یہاں تک کہ عمرو بن لحی کا ظہور ہوا جس نے دینِ ابراہیمی میں ترمیم و تبدیل کر ڈالا اور طرح طرح کی بدعتیں ایجاد کر ڈالیں۔ اہلِ عرب کو بُت پرستی کیلئے بہکایا، بتوں کے نام کی سانڈنیوں کا رواج ڈالا، کھوپڑیوں پر عقیدہ و توہم اور پانسوں کے ذریعہ قسمت کا حال معلوم کرنے کا رواج دیا، وغیرہ جس کی تفصیل دوسری جگہ آچکی ہے۔ عربوں کی جہالت اور بدعات کا تفصیلی حال سورۂ انعام میں معلوم کیا جا سکتا ہے، رہے یہود و نصاریٰ کے جہلاء، تو انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ اور مسیح ابن مریم کو اللہ کے مقابلے میں رب بنا لیا تھا۔ ان کے علماء و مشائخ نے دین میں جو بدعتیں رائج کیں اور اپنی من مانی جن چیزوں کو چاہا حلال و حرام کیا، تو ان جہلاء نے بلا چون و چرا سب کو تسلیم کر لیا، حالانکہ دین کا قیام تو اللہ تعالیٰ کے مقرر کرنے اور انبیاء و رسل کی طرف وحی کے ذریعہ ہوتا ہے، لوگوں کے آرا و خواہشات سے دین نہیں بنتا، لہٰذا جس چیز کی دلیل کتاب و سنت سے نہ ہو وہ لپیٹنے گھڑنے والے کے منہ پر ماردی جائے گی اور اللہ تعالیٰ نے ایسی ہی باتوں پر یہودیوں کی مذمت کی ہے، چنانچہ فرمایا:

وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُمْ　　　اور ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو اپنی زبان کو کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ (آل عمران ــ ۷۸)

پڑھتے وقت اسطرح الٹ پھیر کرتے ہیں کہ تم سمجھو گے کہ وہ کتاب ہی کا حصّہ ہے حالانکہ وہ کتاب کا حصّہ نہیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ کیطرف سے نہیں ہے اور وہ جان بوجھ کر جھوٹ بات اللہ کیطرف منسوب کرتے ہیں

اس آیت کی روشنی میں اس کے مصداق وہ لوگ بھی ہیں جو کتاب و سنت کے نصوص کو اپنی خواہش اور مرضی کے مطابق غلط تاویل کر کے ڈھال لیتے ہیں۔ اور آج فقہی کتابیں ان من مانی تاویلات سے بھری پڑی ہیں جو کتاب و سنت سے میل نہیں کھاتیں، حق کے مقابلے میں باطل کے اس غلبے کی شکایت بس اللہ ہی سے کی جانی چاہیے۔

بینتالیسواں مسئلہ

یوم آخرت کا انکار

اہل جاہلیت قیامت کا انکار کرتے تھے، اللہ کی ملاقات، روحوں کا دوبارہ اٹھایا جانا، نیز جنت و جہنم کی صفات کو جھٹلاتے تھے، جس کی بابت اللہ نے فرمایا:

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۝ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ۔ (الکہف ــ ۱۰۳-۱۰۴)

آپ ان سے کہئے کیا ہم آپ کو ایسے لوگ بتائیں جو اعمال کے اعتبار سے بالکل خسارے میں ہوں گے، یہ وہ لوگ ہیں جن کی دنیا کی کوشش سب بیکار ہو گئی اور نادانی میں وہ یہی سمجھ رہے ہیں کہ وہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کی ملاقات اور آیات کا انکار کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان آیات کی تفسیر بھی مسئلہ ۳۵ کے تحت ہو چکی ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل میں فرمایا:

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ۝ (النحل - ۳۸ - ۳۹)

اور یہ لوگ بڑی پختہ قسمیں کھاتے ہیں کہ جو مر جائیگا اللہ اس کو دوبارہ زندہ نہیں کریگا، کیوں نہیں زندہ کرے گا اللہ پر یہ وعدہ حق ہے لیکن اکثر لوگ یقین نہیں رکھتے تاکہ جس چیز میں یہ اختلاف کرتے تھے اس کو ان پہ واضح کر دے اور تاکہ کافر بالیقین کرلیں کہ فی الحقیقت وہی جھوٹے تھے۔

انکار قیامت کا یہ جاہلی عقیدہ آج بھی لوگوں میں موجود ہے، سچ ہے ومن یضلل اللہ فلا ھادی لہ۔

چھیالیسواں مسئلہ

"مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ" کی آیت کا انکار

اہل جاہلیت آیت "مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ" کا انکار کرتے تھے، جس دن اللہ تعالیٰ بندوں کے اچھے اعمال کی جزا اور بُرے اعمال کی سزا دے گا۔ چوں کہ اہل جاہلیت حشر و نشر کے اور حساب و کتاب وجنت و دوزخ سب کے منکر تھے، اس لئے اس آیت کا بھی انکار کرتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سینتالیسواں مسئلہ

آیت ”لَا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ“ کا انکار

ارشادِ الٰہی:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (البقرۃ ـ ۲۵۴)

اے ایمان والو جو کچھ مال و متاع ہم نے تم کو بخشا ہے اس میں سے خرچ کرو، قبل اسکے کہ وہ دن آئے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی نہ دوستی کام آئے گی اور نہ سفارش چلے گی، اور کفر کرنے والے ہی ظالم ہیں۔

اس آیت کا معنی یہ ہوا کہ قیامت کے دن شفاعت اور دوستی کے رشتے ختم ہو جائیں گے اور اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی بھی کسی کے بارے میں سفارش نہ کر سکے گا۔ امداد و تعاون کے تمام دنیاوی ذرائع، مثلاً خرید و فروخت، دوستانہ تعاون اور سفارش سب سلسلے منقطع ہوں گے، اور سب امور صرف اللہ کی اجازت اور مرضی کے تابع ہوں گے۔ اہل جاہلیت اس حقیقت کا انکار کرتے ہوئے بتوں کی شفاعت کے معتقد تھے، جس کی تردید اس آیت میں کی گئی۔

اڑتالیسواں مسئلہ

شفاعت کا معنی سمجھنے میں غلطی

اہل جاہلیت شفاعت کے معنی سمجھنے میں غلطی کرتے تھے ان کا عقیدہ تھا کہ جن بتوں کی وہ عبادت کرتے ہیں قیامت کے دن ان کی وہ اللہ کے یہاں شفاعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس غلط عقیدہ کی گمراہی اس آیت میں واضح فرمادی کہ یہ بُت شفاعت کا اختیار ہی نہیں رکھتے۔ چنانچہ فرمایا:

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَن شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ (الزخرف ۸۶)

اور اللہ کے سوا جن معبودوں کو یہ پکارتے ہیں وہ سفارش تک کا اختیار نہ رکھیں گے سوائے ان کے جنھوں نے حق بات کی گواہی دی تھی۔

آیت میں "شَهِدَ بِالْحَقِّ" کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسٰی اور عزیر وغیرہ جنھوں نے دنیا میں توحید کی گواہی دی، یا فرشتے اللہ کی اجازت سے موحدین کے لئے شفاعت کا حق پائیں گے۔

اکہتّرواں مسئلہ

اولیاء اللہ کو قتل کرنا

اہل جاہلیت انبیاء اور مصلحین کو قتل کیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کی بابت فرمایا:

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ (البقرۃ ۔ ۶۱)

اور ان پر ذلت اور پستی مسلط کر دی گئی، اور غضب الٰہی کے مستحق ہو گئے، اس لئے کہ وہ، آیات الٰہی کا انکار کرتے تھے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے اور اس لئے بھی کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے آگے بڑھ جاتے تھے۔

نیز فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِي بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِي قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ (آل عمران ـ ۱۸۳)	آپ فرما دیجئے مجھ سے پہلے بہت سے رسول معجزات لے کر آئے اور خود یہ معجزہ بھی جسے تم کہہ رہے ہو، لیکن تم نے ان کو قتل کر دیا، اگر تم سچے ہو تو بتاؤ کیوں ایسا کیا؟

اس مضمون کی دوسری بہت سی آیات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے ان مصائب اور تکالیف کا ذکر فرمایا ہے جو انبیاء کرام اور ان کے متبعین اور داعیان حق کو ان سرکش دشمنان خدا کے ہاتھوں برداشت کرنی پڑیں۔ (خود کتاب کے مصنف شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کو تجدید دین و دعوت الی التوحید کی راہ میں اپنے مخالفین اور دشمنان حق کے ہاتھوں جن ناقابل بیان اذیتوں کو برداشت کرنا پڑا آج بھی ان کو پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں)

حقیقت یہ ہے کہ اُمت محمدیہ کے ان اکابرین اور علماء اسلام کو دعوت حق کی راہ میں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ان کے بیان کے لئے ایک دفتر چاہیئے۔ لیکن انبیاء کرام اور ان کے متبعین حق کو اگرچہ ابتداء میں تکالیف و صعوبتوں سے دوچار ہونا پڑا، لیکن انجام کار انہیں کے حق میں رہا، جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا فَاصْبِرْ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ○ (هود ـ ۴۹)	یہ غیبی خبریں ہیں جسے ہم آپ تک پہونچا رہے ہیں، اس کی وحی سے پہلے اسے آپ نہ جانتے تھے نہ آپ کی قوم، لہٰذا صبر کیجئے، انجام حق متقیوں کے لئے ہے۔

اور حدیث صحیح میں بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا قاصد شاہ روم کے پاس بھیجا تو اُس نے آپ کے حالات جاننے والوں کو بُلایا، اور مشرکین مکہ اسوقت تک ایمان نہیں لائے تھے اور آپؐ کے دشمن تھے، شاہ روم نے مشرکین مکہ سے پوچھا "تمہارے اور اس پیغمبر کے درمیان جنگ کا نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ مشرکین نے جواب دیا۔" ہمارے اور ان کے درمیان لڑائی میں غلبہ کبھی ہم کو اور کبھی ان کو ہوتا ہے۔ ہرقل نے جواب دیا" انبیاء کا حال ایسا ہی ہوتا ہے وہ آزمائے جاتے ہیں، پھر نتیجہ ان کے حق میں نکلتا ہے۔ چنانچہ بدر کے دن اللہ نے مومنوں کو فتح دی اور احد کے دن ان کی آزمائش کی گئی۔ اس کے بعد پھر اسلام غالب آگیا اور مسلمان کبھی مغلوب نہیں ہوتے۔

ایک شبہ کا ازالہ ـــــــ رہا یہ شبہ کہ انجام ہمیشہ انبیاء کے حق میں کیسے رہا جب کہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی پچھلی آیات میں فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل انبیاء کو ناحق قتل کیا کرتے تھے، تو انبیاؑ کا قتل ان کے حق میں بہتر انجام کیسے ہوا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بدکاروں کو دینداروں پر مسلط کر کے ملک کی باگ ڈور ان کے حوالہ کر دیتا ہے جیسا کہ بنی اسرائیل کو بخت نصر پر مسلط کیا اور کفار و مشرکین اور یہود و نصاریٰ کو اکثر مقامات پر مسلمانوں پر غلبہ عطا کیا۔ تو اس کا جواب تو یہ ہے کہ انبیا کا قتل تو بس ایسا ہی ہے جیسے اہل ایمان جہاد میں شہید ہو جاتے ہیں، جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ٥ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ	اور بہت سے نبی ایسے گذرے کہ ان کے ساتھ اللہ والے لڑے ہیں، تو انھوں نے نہ ہمت ہاری ان مصائب کی وجہ سے جو انھیں راہ الٰہی میں پہونچیں اور نہ وہ کمزور ہوئے اور نہ پست ہمت۔ اور اللہ ایسے ہی ڈٹے رہنے والوں کو پسند کرتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ فَاٰتٰهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○ (آل عمران ۱۴۶ - ۱۴۸)

اور وہ صرف یہی کہتے تھے، اے ہمارے رب ہمارے گناہ بخش دے اور ہم نے اپنے کاموں میں جو زیادتی کی ہے اس کو معاف فرما اور ہمارے قدم جما دے اور کافروں پر ہم کو فتح دے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا کا بدلہ بھی دیا اور آخرت کا بھی بہترین بدلہ دیا اور اللہ ایسے ہی نیکوکاروں کو پسند کرتا ہے۔

اور یہ سب کو معلوم ہے کہ جو مومن اللہ کی راہ میں شہادت کی موت مرتا ہے اس کا مقام اس شخص سے بہت ہی بلند ہے جو اپنی موت سے مرتا ہے، شہداء کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ○

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے ان کو مردہ مت کہو وہ تو زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزی پا رہے ہیں۔

مزید فرمایا:

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ○ (التوبہ - ۵۲)

کہہ دو تم تو ہمارے بارے میں دو بہتریوں میں ایک بہتری ہی کے منتظر رہتے ہو۔

یعنی فتح و نصرت یا شہادت و جنت، اس کے علاوہ جس دین کی خاطر یہ شہداء لڑتے ہیں اسے غلبہ و نصرت حاصل ہوتی ہے۔ اس طرح اس دین کو دنیا و آخرت دونوں کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ جو زندہ رہتے ہیں انھیں نصرت و سعادت نصیب ہوتی ہے، جو قتل ہوتے ہیں اُنہیں شہادت ملتی ہے اور یہ انتہا درجہ کی مدد ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے کہ موت سے تو چھٹکارا نہیں، لیکن جس موت سے دنیا و آخرت کی سعادت ملتی ہو وہ ان لوگوں کی موت سے کتنی اچھی ہے جو مرتے ہیں تو انہیں نہ دنیا ملتی ہے نہ آخرت نیز یہ مومن شہدا، جو اپنی دلی خواہش سے راہ الٰہی میں لڑے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کر کے انھوں نے شہادت کی غرض کو پورا کیا، موت کو خود انھوں نے اپنے لئے پسند کیا، یا تو وہ شہادت کے طالب تھے یا ان اعمال کے طلب گار تھے جن سے وہ شہادت کی منزل تک پہونچے کیوں کہ ان کو اس بات یقین تھا کہ ان اعمال کے بدلے انھیں آخرت میں سعادت ملے گی اور دنیا میں ان کی جماعت کی کامیابی اور نیک نامی کی وجہ سے ان کے لئے دعا و تعریف ہوتی رہے گی۔ اس کے برخلاف کفار کی موت ان کے پسند و اختیار کے بغیر ہوتی ہے اس موت سے نہ انھیں آخرت کی سعادت حاصل ہوتی نہ ان کی جماعت کو دنیا کی بھلائی، بلکہ مرنے کے بعد دنیا میں ان پر لعنت برستی ہے اور قیامت میں انتہائی مکروہ و قبیح زندگی سے دوچار ہوں گے، ایسے ہی لوگوں کے بارے میں ارشاد ہے:

كَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۝ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ۝	اور انھوں نے کتنے باغات اور چشمے اور کھیتیاں اور عمدہ مکانات اور آرام کے سامان جن میں وہ رہا کرتے تھے چھوڑ گئے (ایسا ہی ہوا) اور ہم نے ایک دوسری قوم کو ان کا وارث بنا دیا نہ تو ان پر آسمان و زمین کو رونا آیا اور نہ انھیں مہلت دی گئی۔

(الدخان - ۲۵-۲۹)

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ اکثر انبیاء کے ساتھ مل کر اللہ والوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہزاروں ہزار کی تعداد میں اس طرح جنگ کی کہ نہ پست ہمت ہوئے نہ جھکے بلکہ اگر دشمن کبھی غالب آگیا تو اپنی تقصیر پہ اللہ سے مغفرت مانگتے رہے، اللہ نے انھیں دنیا اور آخرت دونوں جگہ ثواب و جزا سے نوازا۔

غور فرمایئے کہ یہ انعام اور ثواب جب انبیاء کرام کے متبع مومنین کو دیا جا رہا ہے تو انبیاء کرام کی شہادت پر ان کو اور ان کے پیروؤں کو دنیا و آخرت کی کتنی عظیم فلاح و سعادت ملے گی۔

اور کبھی کبھی کفار کا اہل ایمان پر غالب آجانا محض مسلمانوں کی غلطی کا سبب ہوتا ہے، جیسے غزوۂ احد میں ہوا، لیکن جب مسلمان توبہ کر لیتے ہیں تو پھر انہیں دوبارہ غلبہ نصیب ہو جاتا ہے، جیسا کہ اکثر کفار کے ساتھ غزوات میں ایسا ہوا ہے، اور ایسا ہونا نبوت کی نشانی اور دلیل بھی ہے کہ جب بھی انبیاء اور ان کے متبعین نے عہدِ الٰہی کا پاس کیا تو اللہ تعالیٰ نے انھیں مخالفین پر غلبہ عطا فرمایا۔ اور جب وعدہ کا ایفا نہیں ہوا تو شکست سے دوچار ہوئے۔ لہٰذا فتح و نصرت کا دار و مدار انبیاء کی پیروی میں مضمر ہے۔ شرط پوری ہے تو نتیجہ لازمی ہے، شرط پوری نہیں تو نتیجہ بھی برعکس ہی ہوتا ہے۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ جو لوگ اس کے دین کے لئے لڑیں گے اور اس کا کلمہ بلند کریں گے اللہ انھیں مخالفین پر غالب کرے گا اور مخالفین کو ذلیل و ناکام کرے گا، اس لئے کہ اتباع کا انجام سعادت اور مخالفت کا انجام شقاوت ہے، مثال کے طور پر بخت نصر کا واقعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی تصدیق و دلیل کے لئے بخت نصر کو بنی اسرائیل پر اس وقت غلبہ دیا جب بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کے ساتھ کئے ہوئے اپنے وعدوں کی خلاف ورزی کی اور ان کی اتباع چھوڑ دی۔ ۔ ۔ کی سزا میں بخت کے ہاتھوں مغلوب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

و تباہ ہوتے رہے۔ اور حضرت داؤد و سلیمان کے زمانے میں وہ شریعت موسوی کے پیرو تھے تو اللہ نے اُنھیں فتح و کامرانی عطا فرمائی، جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے

وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا ۝ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا ۝ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا ۝ إِنْ أَحْسَنتُمْ أَحْسَنتُمْ لِأَنفُسِكُمْ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ لِيَسُوءُوا وُجُوهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا تَتْبِيرًا ۝ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يَرْحَمَكُمْ وَإِنْ عُدتُّمْ عُدْنَا۔ (بنی اسرائیل ۔ ۴ ۔ ۸)

اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب میں یہ بتا دیا تھا کہ تم سرزمین شام میں دو بار فساد کرو گے اور بڑی سرکشی کرو گے پھر جب ان دو بار میں سے پہلی بار کی میعاد آئے گی تو ہم تم پر ایسے بندوں کو مسلط کریں گے جو بڑے جنگ جو ہوں گے پھر وہ گھروں میں گھس پڑیں گے اور یہ ایک وعدہ ہے جو ضرور ہو کے رہے گا، پھر ہم دوبارہ ان پر تمہارا غلبہ کریں گے اور مال اور بیٹیوں سے تمہاری امداد کریں گے اور ہم تمہاری جماعت بڑھا دیں گے اگر تم اچھے کام کرو گے تو اپنے ہی لئے کرو گے اور اگر بُرا کرو گے تو بھی اپنے لئے پھر جب پچھلی بار کی میعاد آئے گی تو پھر دوسروں کو مسلط کریں گے تاکہ وہ تمہارے منہ بگاڑ دیں اور جس طرح وہ لوگ مسجد میں گھسے تھے یہ لوگ بھی اس میں گھس پڑیں گے اور جس پر ان کا زور چلے سب کو برباد کر ڈالیں گے، عجب نہیں کہ تمہارا رب تم پر رحم فرمائے۔ اگر تم پھر وہی شرارت کرو گے تو پھر ہم بھی وہی کریں گے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل کا اپنے دشمنوں پر کبھی غالب آنا اور کبھی ان کے دشمنوں کا ان پر غالب ہونا موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی دلیل ہے، اسی طرح امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے دشمنوں پر کبھی غالب آنا اور کبھی ان کے دشمنوں کا ان پر غالب آ جانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی دلیل ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور ان کی قوم کو حضرت موسیٰ کی زندگی میں اور ان کی وفات کے بعد یوشع بن نون کو دشمنوں پر غلبہ دے کر ان کی امت کی جو مدد فرمائی یہ بھی نبوت موسوی کی صداقت کی دلیل ہے۔ اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اللہ نے آپؐ کو اور آپؐ کے متبعین کو اور آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کے خلفائے راشدین کو جو فتح و کامرانی عطا فرمائی یہ نبوت محمدی کی صداقت کی دلیل ہے۔ لیکن کفار و مشرکین کا معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے، کیونکہ جب انھیں کبھی اہل ایمان و اہل کتاب پر فتح ہوتی ہے تو وہ کسی نبی کے اتباع و انتساب کی وجہ سے نہیں بلکہ محض اہل ایمان کی کسی بھول چوک و لغزش یا غلطی کی وجہ سے ہوتی ہے بلکہ ان کو اس کا خود اعتراف ہے کہ اہل ایمان اگر اپنے دین پر سچائی سے قائم رہیں تو ہم ان پر غالب آ ہی نہیں سکتے، اس کے علاوہ ان کفار کا انجام کار بھی بہتر نہیں بلکہ اللہ ایک ظالم سے دوسرے ظالم کو تباہ کرتا ہے اور پھر تمام ظالموں کو تباہ کر دیتا ہے، اور ان کا مقتول اپنے قتل سے موت کی سعادت بھی نہیں چاہتا اور ان کے لڑنے کا مقصد بھی یہ نہیں ہوتا کہ اس قتل کے ذریعہ انھیں موت کی سعادت نصیب ہوگی۔

ان مثالوں سے واضح ہو گیا کہ انبیاء اور ان کے متبعین کو کفار پر جو غلبہ حاصل ہوتا ہے اس میں اور کبھی کبھی کفار کو اہل ایمان پر جو فتح ملتی ہے اس میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی امت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو یہود و نصاریٰ پر جو غلبہ حاصل ہوا اس کی حیثیت بھی بت پرست مشرکین پر غلبہ کی سی ہے۔ اور وہ نبوت محمدی کی صداقت کی دلیل ہے اسے بخت نصر کے بنی اسرائیل پر فتح پانے اور کفار کے مسلمانوں پر غالب آنے پر قیاس نہیں کرنا چاہیئے۔ آیت مذکورہ میں حضرت موسیٰ کی بابت خبر دی گئی ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ نبوت کی تکذیب کرنیوالے جھوٹے لوگوں کا کام پورا نہیں ہوتا بلکہ سچوں ہی کو غلبہ اور کامیابی عطا ہوتی ہے، یہ اس لئے کہ اہل کتاب یہ کہا کرتے تھے کہ ہم سچے دین کے مالک ہیں اور حضرت محمد اور ان کی جماعت والے ہم پر صرف ہماری غلطیوں کیوجہ سے غالب آ گئے۔ اور بخت نصر وغیرہ بھی محض ہمارے گناہوں کے سبب ہم پر مسلط کئے گئے تھے، ایسا قیاس فاسد اور غلط ہے کیوں کہ بخت نصر نہ نبی تھا، نہ کسی دین کی خاطر اس نے جنگ کی، نہ بنی اسرائیل کو اس نے اس کی دعوت دی کہ دین موسیٰ کو چھوڑ کر اس کا دین قبول کرو، لہٰذا اس کے غلبہ سے دین . . . بوت کے مقاصد پورے نہیں ہوئے اس کی حیثیت تو قافلوں پر حملہ کرنے والے ڈاکوؤں کی طرح تھی، اس کے برخلاف نبوت اور دین کی طرف دعوت دینے والا شخص لوگوں سے وعدہ کرتا ہے کہ تم نے اگر میری نبوت کی تصدیق کی اور اس کے لئے جنگ کی تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کریگا۔ اپنے دین کو غالب کریگا تمہیں دین و دنیا کی سعادت بخشے گا اور مخالفین کو ذلیل و ناکام کریگا۔ اور نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا کرتا ہے۔ اہل ایمان کو فتح و عزت اور مخالفین کو ناکامی و شقاوت ملتی ہے۔ اور یہ سارے نتائج نبوت کی دلیل اور نبی کے دعویٰ کی تصدیق ہوتے ہیں، اور کفار کے نتائج محض خرق عادت کے طور پر خلاف معمول نتائج کا ظہور ہیں جو نہ تو نبوت کی دلیل ہیں نہ اس کی تصدیق۔

بہت سے لوگ سمندروں میں غرق ہوتے رہتے ہیں تو ان کا غرق ہونا کسی نبی کی نبوت کی دلیل نہیں ہوا کرتا، لیکن فرعون اور اس کی قوم کا غرق ہونا حضرت موسیٰ کی نبوت کی واضح دلیل ہے جس کی بابت حضرت موسیٰ نے فرمایا تھا کہ کذاب کا مقصد کبھی پورا نہیں ہوتا، کیوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کے خلاف ہے کہ کسی جھوٹے کے جھوٹ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر کئے بغیر اس کی تائید فرمائے، اسی لیے دجال کذاب کے فتنے کو سب سے بڑا فتنہ سمجھا گیا ہے کیوں کہ وہ اپنے دعویٰ الوہیت کیساتھ بعض ایسی خرق عادات چیزیں بھی پیش کریگا جو کئی طرح سے اس کے کاذب ہونے پر دلالت کریں گی، مثلاً اس کا یہ دعویٰ کہ معاذ اللہ وہ خدا ہے، اور یہ کہ وہ کانا ہوگا اور اللہ ایسا نہیں۔ اس کی پیشانی پر "کافر" لکھا ہوگا جس کو ہر پڑھا اور بے پڑھا آدمی پڑھ لے گا، اور اللہ تعالیٰ کی ذات کو مرنے سے قبل کوئی نہیں دیکھ سکیگا، جب کہ دجال عوام کے سامنے موجود ہوگا۔

دجال کی بابت یہ تینوں علامات صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔ رہی یہ بات کہ کذاب کی ہمیشہ تائید و نصرت ہوتی ہو اور اس کی دعوت ہمیشہ غالب رہی ہو تو یہ حقیقت اور واقعہ کے خلاف ہے، جو لوگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عادت و سنت کا مشاہدہ کر کے ایسی بات کہتے ہیں تو ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ دراصل یہ بھی اللہ کی حکمت ہی کے مطابق ہوتا ہے کیوں کہ اس کی حکمت نہیں چاہتی کہ ایسا کہا جائے اور نہ کوئی حکیم ایسے فعل کو پسند کرتا جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝ سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلُ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۝

(الفتح ـ ۲۲ ـ ۲۳)

اور کافر تم سے لڑتے تو بالآخر پیٹھ پھیر کر بھاگتے پھر نہ ان کو کوئی یار ملتا اور نہ مددگار، کفار کیلئے اللہ کا یہی طریقہ رہا ہے جو پہلے سے چلا آرہا ہے اور آپ اللہ کے دستور میں رد و بدل نہیں پائیں گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ اس کی دائمی سنت یہی ہے کہ کافروں پر مومنوں کو فتح عطا کرے اور اس وعدے پر ایمان رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی جائے، اگر ایمان معاصی کے سبب کمزور پڑ گیا تو انجام ویسا ہی ہوگا جیسا غزوۂ احد میں ہوا، اسی طرح اللہ نے مزید فرمایا:

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۨ اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۝ (فاطر-۴۲-۴۳)

اور انھوں نے بڑی پختہ قسم کھائی تھی کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آئے تو وہ ہر ہر امت سے زیادہ ہدایت قبول کرنے والے ہوں، پھر جب ان کے پاس ایک پیغمبر آئے تو بس ان کی نفرت ہی کو ترقی ہوئی، دنیا میں اپنے کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے اور ان کی بری تدبیروں کو ترقی ہوئی اور بری تدبیروں کا وبال ان کے کرنیوالوں پر ہی پڑتا ہے، تو کیا یہ اسی دستور کے منتظر ہیں جو اگلے لوگوں کیساتھ ہوتا رہا ہے، تو آپ اللہ کے دستور کو کبھی بدلا ہوا نہ پائیں گے اور آپ اللہ کے دستور کو کبھی منتقل ہوتا ہوا نہ پائیں گے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ کفار اپنے پیشروؤں ہی کے دستور کا انتظار کرتے ہیں اور یہ کہ اللہ کا دستور کبھی بدلتا نہیں، نہ اسمیں کوئی ہیرا پھیری، تو پھر اس دستور کیمطابق اہل ایمان پر کفار کو کیسے فتح مل سکتی ہے، اور کفار ہی کی طرح منافقین کے بارے میں بھی یا جن میں کچھ نفاق پایا جائے ان کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے:

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ

یہ منافقین اور وہ لوگ جن کے دل میں خرابی ہے اور وہ لوگ جو مدینہ میں جھوٹی جھوٹی افواہیں اڑایا کرتے ہیں اگر باز نہ آئے تو ضرور ہم آپ کو ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا ۝ مَلْعُونِينَ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا ۝ سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۝ (الاحزاب ـ ۶۰-۶۲)

پر مسلط کریں گے پھر یہ لوگ آپ کے پاس مدینہ میں بہت ہی کم رہنے پائیں گے، وہ بھی پھٹکارے ہوئے جہاں ملیں گے پکڑا دھکڑا اور مار دھاڑ کی جائے گی۔ اللہ کا یہ دستور رہا ہے ان سے پہلے والوں کے بارے میں بھی اور دستور الٰہی کو بدلتا ہوا نہیں پائیں گے۔

سنت "عادت" کو کہتے ہیں، یعنی یہی اللہ تعالیٰ کی معروف عادت رہی ہے، اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور ان کے متبعین کی ان کے مخالفین کے مقابلے میں جو مسلسل اور مستقل مدد فرمائی تو دراصل یہ اس بات کی دلیل تھی کہ یہ انبیاء اپنے دعویٰ نبوت میں سچے تھے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی یہ عادت و سنت رہی ہے کہ وہ انبیاء صادقین کے ذریعہ کفار و منافقین کے مقابلے میں اپنے مومن بندوں کی ہمیشہ مدد فرماتا رہا ہے اور دلائل و معجزات کے ذریعہ انبیاء کی تائید بھی اس کی سنت ہے اور یہ فتح و نصرت بھی تائید الٰہی کا ایک حصہ ہے۔ رہے وہ لوگ جنھوں نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تو وہ پکے کافر اور بدترین ظالم ہیں۔ ان کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے:

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ (الانعام ـ ۹۴)

اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ تہمت لگائے، یا یوں کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے حالانکہ اسکے پاس کسی بات کی وحی نہیں آئی اور جو شخص یوں کہے کہ جیسا کلام اللہ نے نازل کیا ہے اسی طرح کا میں بھی لاتا ہوں۔

نیز فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ (الزمر ـ ۳۲)	اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پہ جھوٹ باندھے اور سچی بات (قرآن) کو جب کہ اس کے پاس پہونچے جھٹلائے ۔

نیز فرمایا:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ (العنکبوت ـ ۶۸)	اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پہ جھوٹ باندھے اور جب سچی بات پہونچے تو اس کو جھٹلا دے

نیز فرمایا:

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (الانعام ـ ۱۴۴)	اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر بلا دلیل جھوٹ تہمت لگائے تاکہ لوگوں کو گمراہ کرے، اللہ ان ظالموں کو ہدایت نہیں دے گا ۔

اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں سے سخت ناراض ہوتا ہے اُنہیں زیادہ دیر تک نہیں چھوڑتا بلکہ جیسا کہ حدیث صحیح میں حضرت ابوہریرہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے:

ان اللہ یملی للظالم، فاذا أخذہ لم یفلتہ،	اللہ ظالم کو ڈھیل دیتا ہے لیکن جب پکڑتا ہے تو چھوڑتا نہیں ۔

آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗ	اور تمہارے رب کی پکڑ ایسی ہی سخت ہے کہ جب وہ ظالموں کی بستیوں کو پکڑتا ہے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۔ (ھود — ۱۰۲)	تو اس کی پکڑ بڑی سخت دردناک ہوتی ہے۔

اور ابو موسیٰ اشعری کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مثل المومن كمثل الخامة من الزرع تفيؤها الرياح تعيمها تارة وتميلها أخرى ومثل المنافق كمثل شجرة الأرز لا تزال ثابتة على أصلها حتى يكون انجعافها مرة واحدة۔	مومن کی مثال تازہ کھیتی کی طرح ہے جس کو ہوائیں الٹتی پلٹتی رہتی ہیں کبھی سیدھا کرتی ہیں کبھی جھکا دیتی ہیں اور منافق کی مثال دھان کے درخت کی طرح ہے جو کچھ دن اپنی جڑ پہ قائم رہتا ہے پھر ایک بار جڑ سے اکھاڑ لیا جاتا ہے۔

یہی حال بدکار جھوٹے شخص کا ہے جس کی حکومت اگرچہ عظیم ہوتی ہے لیکن اس کا بالکلیہ زوال ضروری ہوتا ہے جس کے بعد اس کی بدنامی اور لعنت وملامت باقی رہ جاتی ہے۔ وہ جتنی جلد اٹھتا ہے اتنی ہی تیزی سے گرتا بھی ہے، جیسے اسود عنسی مسیلمہ کذاب، حارث دمشقی اور بابک خرمی وغیرہ کی حکومت کا حال ہوا۔ لیکن انبیاء کرام کا حال دوسرا ہے، ان کو کثرت سے محض اس لئے آزمایا جاتا ہے تاکہ آزمائشات کی بھٹی میں تپ کر وہ خالص وممتاز ہو جائیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو، آزمائش میں ڈال کر اچھی طرح اقتدار پر جما دیتا ہے اور کھیتی کی طرح رفتہ رفتہ ان کو قوت دیتا ہے، جیسا کہ اس کا ارشاد ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا	محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلے میں تیز ہیں۔ اور آپس میں مہربان ہیں۔ آپ ان کو دیکھیں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ (الفتح ـ ۲۹)

کہ کبھی رکوع کر رہے ہیں کبھی سجدہ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں لگے ہیں ان کے آثار سجدہ ان کے چہروں پر نمایاں ہیں ان کے اوصاف توریت میں ہیں اور انجیل میں ان کا یہ وصف ہے کہ جیسے کھیتی نے اپنی سوئی نکالی پھر اس نے اس کو قوی کیا پھر وہ اور موٹی ہوئی پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوئی کہ کسانوں کو بھلی معلوم ہونے لگی تاکہ ان سے کافروں کو جلادے اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ انبیاء کے اولین پیرو کار کمزور و پستہ حال لوگ ہوتے ہیں کیونکہ انبیاء، صادقین و اولیاء و صالحین کے بارے میں اللہ کا یہی طریقہ رہا ہے اور دشمنان خدا اور جھوٹے مدعیان نبوت کے بارے میں اللہ کا طریقہ دوسرے قسم کا رہا ہے تاکہ نبی صادق اور نبی کاذب کے درمیان حق و باطل کا فرق واضح ہو جائے۔

اور اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور مومنین کی آزمائش اور ان کے بہترین انجام کا ذکر کئی جگہ کیا ہے:

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰى اَتٰهُمْ نَصْرُنَا وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ وَلَقَدْ جَآءَكَ

آپ سے پہلے جو پیغمبر گذرے ہیں ان کو بھی جھٹلایا گیا ہے تو انھوں نے اس پر صبر کیا اور ان کو ایذائیں پہونچائی گئیں یہانتک کہ ہماری مدد ان کو پہونچی اور اللہ کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں اور آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِیْنَ ○ (الانعام ــــ ۳۴)

کے پاس بعض پیغمبروں کی بعض خبریں پہونچی ہیں ۔

نیز فرمایا :

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاۗءُ وَالضَّرَّاۗءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ○ (البقرۃ ــ ۲۱۴)

کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ یونہی جنت میں داخل ہوجاؤ گے اور ابھی تمہارے پاس ان لوگوں جیسی مثال نہیں آئی جو تم سے پہلے ہو گذرے ہیں انپر ایسی سختی اور تنگی پہونچی اور وہ اس طرح جنجھوڑے گئے کہ اسوقت کے رسول اور ان پر ایمان لانے والے بول پڑے اللہ کی مدد کب آئے گی، سنو اللہ کی مدد بہت قریب ہے ۔

نیز فرمایا :

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۭ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ حَتّٰٓى اِذَا اسْتَايْـــَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَاۗءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ

اور ہم نے آپ سے پہلے مختلف بستی والوں میں سے جتنے رسول بھیجے سب آدمی ہی تھے جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے، تو کیا یہ زمین پر چلے پھرے نہیں کہ اپنے سے پہلے والوں کا انجام دیکھ لیتے ۔ اور آخرت کا مقام متقیوں کیلئے بہتر ہے کیا تم سمجھتے نہیں ہو، یہانتک کہ جب رسول مایوس ہوگئے اور سمجھ گئے کہ ہم جھٹلا دیئے گئے ہیں تو ان کو ہماری مدد پہونچی، پھر اس عذاب سے جس کو ہم نے چاہا وہ بچا ۔ اور ہمارا عذاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَشَآءُ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۗ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

مجرم لوگوں سے یہ نہیں ہٹتا۔ ان انبیاء کے قصوں میں سمجھ دار لوگوں کے لئے بڑی عبرت ہے یہ کوئی گڑھی ہوئی بات نہیں ہے بلکہ اپنے پہلے والی کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے۔ اور ہر بات کی تفصیل ہے اور ایمان والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

(یوسف - ۱۰۹ - ۱۱۱)

حاصل بحث یہ ہے کہ حق پرستوں اور ان کے مددگاروں کو ایذا پہونچانا اہل جاہلیت کی عادت تھی جس پر دور حاضر میں بڑی تعداد میں لوگ عمل پیرا ہیں۔

پچاسواں مسئلہ

بُت اور شیطان پر ایمان

اہل جاہلیت کی ایک عادت یہ بھی تھی کہ بُت اور شیطان پر ایمان رکھتے تھے اور مشرکین کو اہل ایمان پر ترجیح دیتے تھے، اُن کی بابت اللہ کا ارشاد ہے:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۝

ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا ایک حصہ ملا ہے، وہ بت اور شیطان کو مانتے ہیں اور کفار کی نسبت کہتے ہیں کہ یہ لوگ بہ نسبت مسلمانوں کے زیادہ راہ راست پر ہیں۔

(النساء — ۵۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ آیت یہود کے دو بڑوں حیی بن اخطب اور کعب بن اشرف اور ان کی جماعت کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ یہ لوگ غزوۂ احد کے بعد اس غرض سے مکہ آئے کہ قریش کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اپنا حلیف بنائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا جو معاہدہ ہے اس کو توڑ ڈالیں۔ چنانچہ کعب بن اشرف ابوسفیان کے گھر اترا جس نے اس کی خوب خاطر مدارت کی اور دوسرے یہودی قریش کے گھروں میں اترے اس موقع پر مکہ والوں نے ان یہودیوں سے کہا کہ تم اور محمدؐ دونوں ہی اہل کتاب ہو، ہمیں ڈر ہے کہ کہیں ہمارے خلاف تم لوگوں نے کوئی سازش نہ کی ہو، لہٰذا اگر تم چاہتے ہو کہ ہم تمہارا ساتھ دیں تو ہمارے ان بتوں کو سجدہ کرو اور ان پر ایمان لاؤ، چنانچہ کعب نے ان کے کہنے کے مطابق کیا۔ پھر کعب نے یہ تجویز رکھی کہ ہمارے اور تمہارے تیس تیس آدمی چلیں اور بیت اللہ سے لپٹ کر رب کعبہ کے سامنے عہد کریں کہ ہم محمدؐ کے خلاف مل کر لڑیں گے۔ چنانچہ سب نے اس تجویز پر عمل کیا، جب اس سے فارغ ہوئے تو ابوسفیان نے کعب سے کہا تم تو کتاب پڑھتے ہو اور علم رکھتے ہو ہم تو محض اُمّی ہیں علم سے واسطہ نہیں، لہٰذا تم ہی بتاؤ کہ حق کے قریب اور راہ راست پر کون ہے ہم لوگ یا محمدؐ؟

کعب نے کہا، ذرا مجھے اپنا دین سمجھاؤ۔ ابوسفیان نے کہا، ہم حاجیوں کے لئے اونٹنیاں ذبح کرتے ہیں، ان کو دودھ پلاتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، قیدی آزاد کراتے ہیں، صلہ رحمی کرتے ہیں، بیت اللہ کو آباد رکھتے ہیں اور طواف کرتے ہیں اور ہمیں اہل حرم ہونے کا شرف حاصل ہے اور محمدؐ اپنے آبائی دین کو چھوڑ چکے ہیں اور اپنے رشتے ناطے توڑ چکے ہیں، پھر ہمارا دین پرانا اور ان کا نیا ہے۔ یہ سُن کر کعب نے کہا تب تو بخدا، محمدؐ سے زیادہ سیدھی راہ تمہاری ہے۔ اسی سلسلے میں یہ آیت نازل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئیں ۔"جبت" دراصل بُت کا نام ہے لیکن اسکا استعمال اب ہر غیر اللہ پر ہونے لگا ہے ۔ اور "طاغوت" ہر باطل چیز کو کہتے ہیں خواہ معبود ہو یا غیر معبود، ان پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ ان کو سچا مانا جائے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ عبادت میں ان کو بھی شریک کیا جائے ۔ یا ان کے باطل ہونے کے باوجود ان کی موافقت اور اطاعت کی جائے ۔ اُن پر ایمان اور اُن کی اطاعت دونوں کا حاصل یہ ہوا کہ یہود ان کی تعظیم کرتے ہیں اور ان کے باطل ہونے کے باوجود عبادت میں ان شیاطین کو بھی شریک کرتے اور ان کو سجدہ کرتے ہیں

اکیاونواں مسئلہ

حق کو باطِل سے ملانا

اہل جاہلیت حق کو باطل کے ساتھ ملاکر حق کو چھپا دیتے تھے، جیساکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

يَآهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ (آل عمران — ۱۷)

اے اہل کتاب کیوں جان بوجھ کر حق کو باطل سے ملاتے اور حق کو چھپاتے ہو ۔

حق کو باطل سے ملانے اور چھپانے کے کئی مطلب ہو سکتے ہیں، اول یہ کہ یہود و نصاریٰ توریت وانجیل میں تحریف کرتے تھے، دوسرے یہ کہ بظاہر اسلام کا اقرار کرتے تھے اور باطن میں نفاق رکھتے تھے ۔ تیسرے یہ کہ حضرت موسیٰ وعیسیٰ پر تو ایمان رکھتے تھے لیکن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے تھے ۔ چوتھے یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر انھیں دل سے یقین تھا لیکن زبان سے جھٹلاتے تھے ۔ یہ ہے مطلب حق کو باطل سے ملانے اور چھپانے کا ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باونواں مسئلہ

حق کو مٹانے کیلئے اس کا اقرار کرنا

اہل جاہلیت کی ایک عادت یہ بھی تھی کہ اپنی مذہبی عصبیت میں اندھے ہو کر وہ حق کو مٹانے کے لئے حق کا اقرار کر لیتے تھے، جیسا کہ اللہ نے ان کی بابت فرمایا:

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ	اور اہل کتاب کے ایک گروہ نے کہا کہ جو قرآن
اٰمِنُوا بِالَّذِيٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ	مسلمانوں پر اترا ہے، اس پر دن کے اول حصے
اٰمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا	میں ایمان لاؤ اور آخر وقت میں انکار تاکہ لوگ
اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ وَلَا	اس سے پھر جائیں، اور ایمان کا اقرار صرف ان
تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ؕ	کے سامنے کرنا جو تمہارے دین کا پیروکار ہے
قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ اَنْ	کہدیجئے کہ ہدایت تو اللہ کی ہدایت ہے، تم ایسی
يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ	باتیں محض اس لئے کرتے ہو کہ جو کتاب تم کو ملی
اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ	ویسی ہی کسی اور کو مل گئی، یا اور لوگ تم پر تمہارے
قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ	رب کے پاس تم پر غالب آجائیں، کہدو فضل تو
مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۚ	اللہ کے ہاتھ میں ہے اللہ جس کو چاہتا ہے دیتا
يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ	ہے۔ اللہ بڑی وسعت والا خوب جاننے والا
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝	ہے جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص
(آل عمران۔ ۷۲، ۷۴)	کر دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

حسن اور سدی کا بیان ہے کہ خیبر اور عرین کے بارہ یہودی علماء نے مل کر یہ طے کیا کہ صبح ہم لوگ محض زبانی (دل کے اقرار کے بغیر) اسلام لائیں اور شام کو یہ کہہ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافر ہوجائیں کہ ہم نے اپنی کتابوں کو غور سے پڑھا اور اپنے علماء سے مشورہ کیا تو ہمیں معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق پر نہیں ہیں اور ان کے دین کا کذب و بطلان ہم پر واضح ہوگیا، ایسا کرنے سے اصحاب محمدؐ شک میں پڑ جائیں گے اور سوچیں گے کہ یہودی اہل کتاب ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ ہم سے زیادہ جانتے ہیں، جب وہ مسلمان ہو کر پھر گئے تو ضرور کوئی بات ہے۔ اس طرح وہ بھی مُرتد ہو کر یہودی ہو جائیں گے۔

ترپنواں مسئلہ

انبیاء کو رب بنانا

انبیاء کو رب بنانا اہل جاہلیت کی خاص عادت تھی بلکہ اسلام کی پیروی کو بھی وہ شرک کہتے تھے۔ اُن کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے:

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

(آل عمران ۔۷۹۔۸۰)

کسی بشر سے یہ بات نہیں ہوسکتی کہ اللہ تعالیٰ اُسے کو کتاب اور علم اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ اللہ کے سوا میرے بندے ہو جاؤ بلکہ وہ یہی کہے گا کہ تم لوگ اللہ والے بن جاؤ، اس لیئے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس لئے کہ تم پڑھتے ہو اور نہ یہ بات بتا دیگا کہ تم فرشتوں اور نبیوں کو رب بنا لو کیا تمہارے مسلمان ہو جانے کے بعد وہ تم کو کفر کی بات بتلائے گا۔

ابن اسحٰق کی روایت ہے کہ نجران کے یہودی اور عیسائی علماء جب رسول اللہ صلی اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم کے پاس جمع ہوئے تو آپؐ نے ان کو اسلام لانے کی دعوت دی جس پہ وہ کہنے لگے کہ "محمد! کیا آپ چاہتے ہیں کہ جس طرح عیسائی حضرت مسیح کی عبادت کرتے ہیں ویسے ہی ہم آپ کی عبادت کرنے لگیں"۔ ایک نجرانی عیسائی جس کا نام رئیس تھا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا "کیا آپ ہم سے یہی چاہتے ہیں؟" آپؐ نے فرمایا (معاذ اللہ) کہ ہم غیر اللہ کی عبادت کریں یا دوسروں کو اس کا حکم دیں، اللہ نے نہ اس کام کیلئے مجھے بھیجا، نہ حکم دیا۔ اس موقعہ پر یہ آیات نازل ہوئیں۔

چونواں مسئلہ

کلماتِ الٰہی کا اُن کی جگہوں سے بدل دینا

اہل جاہلیت کتب الٰہیہ میں اس طرح تبدیلی کرتے تھے کہ کبھی تو آیات کو ان کی جگہوں سے ہٹا دیتے تھے اور کبھی پڑھتے وقت زبان اس طرح موڑ لیتے تھے کہ آیت ہی بدل جاتی تھی، جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ	اور ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو اپنی زبانوں کو کتاب
بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ	پڑھتے وقت پھیرتے ہیں تاکہ اس غلط تلفظ کو بھی
وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ	تم کتاب ہی میں سے سمجھ لو، حالانکہ وہ کتاب کا حصہ
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ	نہیں اور کہتے ہیں کہ ان کا یہ خود ساختہ لفظ اللہ
اللّٰهِ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ	کی طرف سے ہے، حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے
وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ (آل عمران — ۷۸)	نہیں ہے اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ

یہ آیت یہود و نصاریٰ دونوں ہی کے بارے میں اتری ہے، کیونکہ انھوں نے توراۃ و انجیل کو بدل کر اسمیں وہ باتیں شامل کر دی تھیں جو اس میں پہلے سے نہ تھیں، البتہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بارے میں لوگوں کی رائے مختلف ہے کہ تحریف شدہ باتیں توراۃ میں لکھی گئی تھیں یا نہیں؟ ایک جماعت کہتی ہے کہ توراۃ میں صرف اللہ ہی کا کلام ہے، تحریف صرف قرأۃ کی تبدیلی کے ذریعہ ہوتی تھی یا آیات کی غلط تاویل کے ذریعہ لیکن اصل کتاب میں اپنی منشا کے مطابق لکھ کر اضافہ و تحریف نہیں کی گئی ہے، اس عقیدے کی قائل جماعت نے اس روایت سے استدلال کیا ہے کہ توراۃ و انجیل اپنی اصلی حالت میں ہیں ان میں لفظی تحریف نہیں کی گئی ہے، البتہ یہودی معنوی تحریف اور باطل تاویل کے ذریعہ لوگوں کو گمراہ کرتے تھے، اور کتابیں خود اپنے قلم سے لکھ لیتے تھے اور مشہور کر دیتے تھے کہ یہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب ہے، حالانکہ وہ کتاب الٰہی نہیں ہوتی تھی۔ لیکن اللہ کی کتابیں سب محفوظ ہیں، ان میں تحریف نہیں ہوئی ہے۔

اور یہ دلیل بھی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کو الزاماً کہا کرتے تھے کہ اگر تم سچے ہو تو توراۃ سامنے لاکر پڑھو، لیکن وہ کبھی نہیں لاتے تھے، اسی سے سمجھ لیجے کہ اگر توراۃ ان کے من مانی عقیدہ کے مطابق ہوتی تو آپ کے اس چیلنج پر وہ فوراً اپنی تائید میں پیش کر دیتے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو یہ چیلنج محض اسی لئے کرتے تھے کہ اگر اصلی توراۃ وہ پیش کر دیں تو اس کے ذریعہ ان کے باطل ہونے اور نبوت محمدی کی حقانیت کی تائید ہو جائے۔

دوسری جماعت کا خیال یہ ہے کہ انھوں نے اپنی اصل کتاب میں تحریف و تغیر کر دیا تھا، اس کے ثبوت میں وہ بہت سی ظاہری چیزیں پیش کرتے ہیں۔ مثلاً توراۃ میں خود موسیٰ کے سفر کا بیان موجود ہے جس میں حضرت موسیٰ کی وفات کی خبر بھی ہے۔ تو جو چیز حضرت موسیٰ کے بعد ہوئی وہ ان پر وحی کے ذریعہ کیسے نازل ہو سکتی تھی۔ نیز اگر توراۃ کے متعدد نسخے رہے ہوں تو اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کیونکہ ممکن ہے سب ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسم کے رہے ہوں یا بعض میں تحریف کی گئی اور بعض میں نہ کی گئی ہو۔ رہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان سے تورات پیش کرنے کا مطالبہ کرنا تو وہ ممکن ہے اس بنیاد پر ہوا ہو کہ اسکے کچھ نسخے اصلی حالت میں محفوظ ہوں گے جو آپ کے دعویٰ کے دلیل بنیں گے۔ اس آیت پر پوری بحث شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی کتاب الجواب الصحیح میں دیکھی جا سکتی ہے۔

اور آج بھی اُمت محمدیہ کے بہت سے لوگ تحریف و تاویل اور من مانی رد و بدل کرنے میں اہل کتاب کے نقش قدم پر چل رہے ہیں، اس مضمون کو اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ بھی بیان فرمایا ہے:

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

(النساء ـــ ۴۶)

یہ لوگ جو یہودیوں میں سے ہیں کلام کو اس کے مواقع سے دوسری طرف پھیر دیتے ہیں اور کہتے ہیں "سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا" اور "اَسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ" اور "رَاعِنَا" اس طور پر کہ اپنی زبانوں کو پھیر کر اور دین میں طعنہ زنی کی نیت سے اور یہ لوگ کہتے "سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا" اور "اسْمَعْ وَ انْظُرْنَا" تو یہ بات ان کے لیے بہتر ہوتی اور موقع کی بات تھی لیکن اللہ نے انکو انکے کفر کے سبب اپنی رحمت سے پھٹکار دیا اب ایمان نہ لاویں گے، ہاں مگر تھوڑے سے آدمی۔

اس آیت پر بھی بحث تفاسیر میں مفصل موجود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پچپنواں مسئلہ

اہل ہدایت کو نئے القاب دینا

اہل جاہلیت مسلمانوں کو صابی اور حشوی کہتے تھے اور جو لوگ بھی ان کے دین سے نکل جاتے ان کو انہیں القاب سے پکارتے اور لوگوں کو بھڑکانے اور اسلام سے باز رکھنے کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی صابی کہتے تھے۔ آج یہی حال امت محمدیہ کا بھی ہے جو لوگ بدعات وخرافات کی مخالفت کرتے ہیں انھیں بدعقیدہ لوگ ناپسندیدہ ناموں سے پکارتے ہیں۔ اور "صابئہ" قدیم امت ہے جس کے بارے میں لوگوں نے بہت کچھ لکھا ہے مزید اضافے کی ضرورت نہیں "حشویہ" اس کے قائل ہیں کہ کتاب وسنت میں کچھ ایسی چیزیں موجود ہیں جن کا کوئی معنی نہیں جیسے قرآن کی سورتوں کے شروع والے حروف، "مقطعات"، یہ لوگ حسن بصری کی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے۔ ان کی ایسی ہی باتوں کو سن کر آپ نے فرمایا:

ردّوا ھؤلاء الی حشا الحلقہ — ان لوگوں کو مجلس کے کنارے ہٹا دو۔

اسی طرح مسلک سلف کی اتباع کرنے والے موحدین کو بھی ان کے مخالفین "حشویہ" کہتے ہیں تاکہ اس لقب کی وجہ سے عوام سلفیوں سے نفرت کریں اور مسلک سلف سے دور رہیں، چنانچہ آیت متشابہ کے سلسلے میں سلفیوں کو مکروہ گالی دیتے ہیں، حالانکہ سلفی لوگ کتاب وسنت میں بے معنی الفاظ کے موجود ہونے کے قائل نہیں ہیں، بلکہ مثال کے طور پر "استوا" کے بارے میں ان کا کہنا ہے کہ استوا غیر مجہول ہے، اور کیفیت غیر معقول ہے اور اس کا اقرار ایمان کا جزء ہے اور اس کا انکار کفر ہے

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ نے اپنی اکثر کتابوں میں اس مسئلہ پر بڑی مفصل بحث کی ہے اور "جواب اہل الایمان فی التفاضل بین آیات القرآن" میں اس بحث کا خلاصہ پیش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیا ہے اور مذہب سلف اور حشویہ دونوں ایک کیسے ہو سکتے ہیں جب کہ اکابرین سلف میں سے حسن بصریؒ حشویہ کے عقیدہ و قول کی لغویت کے قائل تھے اور اتنا بھی نہیں چاہتے تھے کہ جو لوگ ایسے عقائد کے ماننے والے ہوں وہ ان کے مجلس میں بیٹھ سکیں۔ حاصل کلام یہ ہے کہ باطل پرست بدعتی ہمیشہ اہل سنت و حدیث کو ایسے مذموم الفاظ سے پکارتے رہے۔

ابو محمد عبداللہ بن قتیبہ نے اپنی کتاب "تاویل مختلف الحدیث" میں لکھا ہے کہ: اہل بدعت نے اہل حدیث کو حشویہ، نابتہ، مجبرہ اور جبریہ اور غثار وغیرہ جیسے ناموں سے موسوم کیا جب کہ ان ناموں میں سے کسی نام کا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ملتا۔ جیسا کہ "قدریہ" کے بارے میں آپؐ نے فرمایا:

انهم مجوس هذه الامة، فان مرضوا فلا تعودوهم، وان ماتوا فلا تشهدوا جنائزهم۔

قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں، بیمار پڑیں تو ان کی عیادت مت کرو، مر جائیں تو ان کے جنازے میں مت شریک ہو۔

اور رافضہ کے بارے میں فرمایا:

یکون قوم فی اخر الزمان یسمون الرافضة، یرفضون الاسلام ویلفظونه فاقتلوهم فانهم مشرکون۔

کچھ لوگ آخر زمانے میں ظاہر ہوں گے جو خود کو رافضی کہیں گے، یہ اسلام کو چھوڑ چکے ہوں گے ان کو قتل کر ڈالنا کیوں کہ یہ مشرک ہیں

اور مرجئہ کے بارے میں فرمایا:

صنفان من امتی لاتنالهم شفاعتی لعنوا علی لسان سبعین نبیا، المرجئة والقدریة

میری امت کے دو قسم کے لوگ میری شفاعت نہیں پائیں گے ان پر ستر انبیا کی زبان سے لعنت کی گئی ہے، مرجئہ اور قدریہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوارج کے بارے میں فرمایا:

یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ۔ وکلاب اھل النار۔

دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ اور جہنموں کے کتے۔

مندرجہ بالا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں لیکن حشویہ وغیرہ جیسے نام من گھڑت ہیں۔ غنیۃ الطالبین میں شیخ عبدالقادر جیلانی نے لکھا ہے۔

"باطنیہ اہل حدیث کو "حشویہ" کے لقب سے یاد کرتے ہیں کیوں کہ اہل حدیث، احادیث و آثار ہی پر عمل کے قائل ہیں۔"

شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے "حجۃ اللہ البالغۃ" میں لکھا ہے۔

"ان نکتہ چینیوں نے جماعت اہلحدیث پر بڑی زبان درازی کی ہے اور انہیں "مجسمہ اور مشبہہ" کے لقب سے یاد کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اہلحدیث بلکیفہ کے قائل ہیں۔ حالانکہ یہ بات میرے نزدیک اچھی طرح واضح ہو چکی ہے کہ ان زبان درازیوں کی کوئی حقیقت نہیں اور یہ نکتہ چین اپنی روایت اور درایت دونوں میں غلطی پر ہیں اور پیشوایان ہدایت پر طعنہ کر کے انھوں نے بڑی خطا کی ہے۔"

علامہ ابن القیم نے اپنی کتاب "الکافیۃ الشافیہ" میں ایک فصل قائم کی ہے "اہل سنت کو حشویہ کا لقب دینا"، اور لکھا ہے کہ اس مذموم لقب کا مستحق ان دونوں گروہوں میں سے کون ہے؟ پھر آپ نے بدعتی کا ذکر کیا ہے جس نے سب پہلے اہل سنت کو اس لقب سے موسوم کیا

ومن العجائب قولھم لمن اقتدی بالوحی من اثر ومن قرآن

کتنی عجیب بات ہے کہ یہ لوگ قرآن وحدیث کی اقتدا کرنے والوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حشویة یعنون حشوا فی الوجو   د وفضلة فی أمة الأنسان

حشویہ کہتے ہیں یعنی جو اپنے معبود   اور فضل انسانی کے اعتبار سے بیکار ہیں

ویظن جاهلهم بانهم حشوا   رب العباد بداخل الأکوان

یہ جاہل سمجھتے ہیں کہ انھوں نے اللہ تعالی کو   کائنات کے اندر بند کر رکھا ہے

اذ قولهم فوق العباد وفی السما   ء الرب ذو الملکوت والسلطان

اس لئے کہ یہ کہتے ہیں اللہ صاحب   ملک وسلطنت بندوں کے اوپر آسمان میں ہے

ظن الحمیر بأن "فی" للظرف والر   حمن محوی بظرف مکان

ان گدھوں نے سمجھا ہے کہ لفظ فی ظرف مکان کیلئے ہے   اور رحمن ظرف مکان میں قابض وموجود ہے،

واللہ لم یسمع بذا من فرقة   قالته فی زمن من الازمان

بخدا ایسی بات کسی بھی گروہ سے   کسی بھی زمانے میں نہیں سنی گئی۔

لاتبهتوا اهل الحدیث به فما   ذا قولهم تبا لذی البهتان

اہل حدیث پر ایسا بہتان مت لگاؤ   انھوں نے ایسا ہرگز نہیں کہا بہتان تراش برباد ہو

بل قولهم أن السموٰت العلی   فی کف خالق هذه الأکوان

بلکہ ان کا عقیدہ تو یہ ہے کہ بلند ترین آسمان   خالق کائنات کی ہتھیلی میں ہے

حقا کخردلة تری فی کف ممسکها   تعالی اللہ ذو السلطان

کائنات کو روکنے والے اللہ صاحب   قوت وسلطنت کے ہاتھ میں یہ کائنات تنکے کی طرح ہے

اترونه المحصور بعد ام السماء   یا قومنا ارتدعوا عن العدوان

کیا تم اسکو اب بھی آسمان میں محصور سمجھتے ہو   لوگو اس ظلم سے کانپ اٹھو،

کم ذا مشبهة وذا حشویة   صرف بلا جحد ولا کتمان

کتنے مشبہ اور حشویہ والے   بلا انکار اور کتمان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تدرون من سمت شيوخكم | بهذا الاسم في الماضي في الازمان

تمہیں معلوم ہے کہ پچھلے دور میں تمہارے | کس گروہ نے کس کو یہ لقب دیا تھا

سمى به عمرو لعبد الله ذا | ك ابن الخليفة طارد الشيطان

یہ نام عمرو بن عبداللہ معتزلہ کے سردار نے | حضرت عبداللہ خلیفہ ثانی کے صاحبزادے کو دیا تھا

تدرون من أولى بهذا الاسم وهو | مناسب احواله بوزان

تم کو خوب معلوم ہے کہ اس نام کا مستحق کون ہے | اور کس کے حالات اس کے مطابق ہیں

من قد حشى الادراق والاذهان من | بدع تخالف مقتضى القرآن

وہی شخص اس نام کا مستحق ہے جس نے کتابوں | ذہنوں کو مخالف قرآن بدعات سے بھر ڈالا ہے

هذا هو الحشوى لا أهل الحديث | أئمة الاسلام والايمان

ایسا ہی شخص حشوی ہے نہ کہ اہل حدیث | جو اسلام وایمان کے پیشوا ہیں

وردوا عذاب مناهل السنن التي | ليست زبالة هذه الأذهان

اہلحدیث نے سنت کے شیریں گھاٹ پانی پیا ہے | جو اس قسم کے گندے ذہنوں کا کوڑا نہیں ہے

ووردتم القلوط مجرى كل ذي الـ | أوساخ والأقذار والأنتان

اور تم نے ہر گندے بدبودار ، | غلیظ گڑھے کا پانی پیا ہے ؛

وكسلتم أن تصعدوا للورد من | أثر الشرائع خيبة الكسلان

اور تم نے آثار شریعت سے سیرابی حاصل کرنے میں | پوری طرح ناکامی اور سستی دکھائی

ان اشعار کا خلاصہ یہ ہے کہ دشمنان حق و مخالفین کتاب و سنت سلفیوں کو "حشویہ" کا لقب دیتے ہیں۔ ان کے خواص تو یہ سمجھتے ہیں، سلفی حضرات کا وجود بیکار اور عوام میں اُن کی کوئی حیثیت نہیں کیوں کہ وہ اُن کے فاسد عقائد اور ناقص خیالات کے پیروکار نہیں ہیں، اور ان کے عوام حشویہ اس لئے کہتے ہیں کہ ان کے خیال میں معاذاللہ سلفی حضرات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے قائل ہیں کہ اللہ آسمان میں اوپر ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اس بات سے بلند و برتر ہے کہ اسکو کائنات میں محصور سمجھا جائے۔ اور اہل حدیثوں کے بارے میں ایسا سمجھنا ان پر بہت بڑا بہتان ہے کبھی کسی اہل حدیث کا ایسا عقیدہ نہیں رہا، بلکہ ہمارے دور کے جہلاء ہی اس جاہلی عقیدے کے قائل ہیں، یہی وجہ ہے کہ جو شخص کتاب و سنت کی پیروی کرتا ہے اس کو یہ جاہل مذموم القاب سے مشہور کرتے ہیں۔

چھپنواں مسئلہ

حق کو جھٹلانا

اللہ پر جھوٹ باندھنا، حق کو جھٹلانا اہل جاہلیت کی خاص عادت تھی۔ قرآن و حدیث میں اس کی مثالیں بہت ہیں، یہود و نصاریٰ کا یہ خاص شیوہ تھا کہ وہ نہایت ہٹ دھرمی کے ساتھ کہتے تھے کہ ہم جس طور طریقے پر ہیں وہ حق ہے اور اللہ نے اس پر قائم رہنے کا حکم دیا ہے، اور اسلام سچا دین نہیں، اللہ نے انہیں اسلام کو جھٹلانے کا حکم دیا ہے۔ اور اسی روش پر ان کے آباؤ اجداد بھی قائم تھے انہیں نہ کسی دلیل سے واسطہ نہ بحث و تحقیق کی ضرورت، بالکل یہی حال موجودہ دور کے اہل بدعت کا ہے کہ وہ کھلم کھلا منہ زوری کرتے ہیں کہ جن بدعات و خرافات پر وہ ڈٹے ہیں وہ حق ہے اور اہل حق کو الٹے جھوٹا اور ناحق پرست کہتے ہیں، یعنی

ہر شخص کو لیلیٰ کے وصال کا دعویٰ ہے اور لیلیٰ کو ان کی محبت کا اعتراف ہی نہیں ہے

ستاونواں مسئلہ

مومنوں پر جھوٹا الزام لگانا

اہل جاہلیت مومنوں کے خلاف یہ پروپیگنڈہ کرتے تھے کہ یہ ملک میں اپنی بڑائی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہتے ہیں، جیسا کہ اللہ نے اس کے بارے میں فرمایا:

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ○ (یونس ـــ ۷۸)

کہنے لگے کہ کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم کو اس طریقہ سے ہٹا دو جس پر ہم نے اپنے بزرگوں کو پایا ہے اور تمہیں ملک میں سرداری مل جائے لیکن ہم تم کو کبھی نہیں مانیں گے۔

اس آیت کا مضمون یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے جب دشمنان حق کو قائل کر کے بالکل چپ کر دیا اور ان کی زبان بند ہو گئی تو انہوں نے آپ کی بات کا جواب دینے کے بجائے اس بھونڈے حربے کو استعمال کرنا شروع کیا جسے ہر شکست خوردہ ناکام آدمی استعمال کرتا ہے یعنی اصل بات کا جواب دینے کے بجائے الزام تراشی اور جھوٹی بکواس کرنے لگنا۔ ان ظالموں نے ملک کی سرداری کا الزام محض اس لئے لگایا کہ ہر دنیا دار کیلئے سب سے بڑا مطلوب یہی ہے، اس لئے اہل حق کے بارے میں بھی انہوں نے ایسا ہی سوچا۔ اور اب یہ فیشن ہو گیا ہے کہ جس نے حق کی طرف دعوت دی اس کے بارے میں جاہلوں نے کہنا شروع کیا کہ ہو نہ ہو اس کا خاص مقصد لیڈری اور جاہ و منصب کا حصول ہے، نہ ان کی نظر دین کی حقانیت پر ہوتی، نہ دلیل پر۔

اٹھانوےواں مسئلہ

مومنوں پر زمین میں فساد پیدا کرنے کا الزام لگانا

اہل جاہلیت نہایت بے حیائی کے ساتھ مسلمانوں پر یہ الزام لگاتے تھے کہ یہ لوگ زمین میں فساد برپا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف آیات میں اس کا ذکر فرمایا ہے اور اپنے مصلح ہونے کا دعویٰ کرنے والے ان مفسدین کو اچھی طرح جواب دیا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ۝ (البقرۃ - ۱۲)

یہی اہل جاہلیت ہی مفسد ہیں، لیکن یہ سمجھتے نہیں۔

اور وہ سب لوگ جن کی تباہی مقرر ہو چکی ہے اور دل بدعات سے بھر چکے ہیں ایسی ہی اُلٹی بکواس کے عادی ہیں۔

ومن یک ذا فم مُرّ مریض یجد مرّا بہ الماء الزلالا

اور جس بیمار کے منہ کا مزہ خراب ہو گا وہ میٹھے پانی کو بھی کڑوا ہی محسوس کرے گا

اللہ سے دُعا ہے کہ ہمارے قلوب کو اپنے دین اور قدم کو صراطِ مستقیم پر قائم رکھے۔ آمین۔

انسٹھواں مسئلہ

اہلِ ایمان پر دین بدلنے کا الزام لگانا

اہلِ جاہلیت کو انبیاء کرام اور ان کے متبعین صادقین جب ان کے باطل عقائد سے تائب ہو کر اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتے تھے، اور اس دعوت پر لبیک کہتے ہوئے جو لوگ اسلام قبول کر لیتے تھے، ان کو یہ جہلاء دین بدلنے کا طعنہ دیتے تھے وہ بزعم خود سمجھتے تھے کہ دین جاہلیت ہی حق ہے اور اس کو ترک کرنا معیوب بات ہے ہر زمانے میں تمام دشمنان حق ایسی ہی الٹی سیدھی باتیں کرتے رہے۔

ساٹھواں مسئلہ

اہلِ حق پر زمین میں فساد پیدا کرنے کی تہمت لگانا

اہلِ جاہلیت جب دلیل سے ہار جاتے تو تلوار اور دربار شاہی میں شکایت کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سہارا لیتے اور شاہ وقت کو بھڑکاتے کہ رعایا کا شاہی دین کو ترک کرنا بادشاہ کے حق میں توہین ہے، بلکہ شاہی دین چھوڑنے کا مطلب بادشاہ کی اطاعت سے نکلکر بغاوت کرنا ہے، جیسا کہ اللہ نے حضرت موسیٰ و فرعون کے قصے میں فرعونیوں کی اس شکایت کا ذکر فرمایا۔

اَتَذَرُ مُوسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ۔ (الاعراف ـ ۱۲۷)	اے فرعون کیا تم موسیٰ اور اسکی قوم کو یونہی چھوڑ دو گے کہ وہ زمین میں فساد کرتے رہیں۔

دیکھو فرعونیوں نے کس طرح فرعون کو حضرت موسیٰ اور ان کی قوم کے خلاف بھڑکایا ہے۔

اکسٹھواں مسئلہ

حق چھوڑنے کے سبب اپنے مذہب میں تضاد بیانی کرنا

حق چھوڑ دینے کی وجہ سے اہل جاہلیت اپنے مذہب کے بارے میں متضاد باتیں کہا کرتے تھے، جس کی بابت اللہ کا ارشاد ہے:

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ٥ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ٥ (ق ـ ۴ ـ ۵)	ہم جانتے ہیں کہ مٹی ان کے اجزاء میں سے کیا کم کرتی ہے اور ہمارے پاس کتاب محفوظ ہے بلکہ سچی بات کو جب کہ وہ ان کو پہونچی ہے جھٹلاتے ہیں غرضکہ یہ ایک متزلزل حالت میں ہیں۔

اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بے سوچے سمجھے اُنھوں نے سنتے ہی فوراً حق کو جھٹلا دیا حالانکہ دین حق نبوت اور معجزات سے پوری طرح ثابت شدہ حقیقت ہے اہل جاہلیت دین حق کو تسلیم کرنے میں اس لئے مذبذب تھے کہ اولاً تو وہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قائل ہی نہیں تھے کہ کوئی بشر نبی ہو، دوسرے وہ یہ بھی سمجھتے تھے کہ نبوت کا منصب کسی مالدار اور عالی مرتبت شخص کو ملنا چاہیئے، جیسا کہ اللہ نے ان کی بابت فرمایا:

لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ۔	یہ قرآن دونوں بستیوں کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں اتارا گیا۔

نیز کبھی وہ کہتے کہ نبوت جادوگری ہے کبھی کہتے کہانت ہے، اسی لئے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی جادوگر کہتے کبھی کاہن کہتے۔ نیز ان کا تذبذب اس لئے بھی تھا کبھی تو وہ قیامت کے قائم ہونے کو ایک عجیب بات اور محال شئے کہتے اور کبھی صریحی طور پر اس کو جھٹلا دیتے تھے، یہ تضاد اس طرح بھی تھا کہ وہ قرآن کو کبھی شعر کہتے اور کبھی جادو اور اللہ تعالیٰ نے ان کی اس تضاد بیانی کی بابت فرمایا:

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۝ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۝ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۝ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝ (الذاریات۔ ۷-۱۱)	قسم ہے راستوں والے آسمان کی تم (قیامت کے بارے میں) مختلف باتیں کہتے ہو اس سے وہی پھرتا ہے جس کو پھرنا ہے، غارت ہو جائیں بے سند باتیں کرنے والے جو کہ جہالت میں بھولے ہوئے ہیں

'آیات کی تفاسیر — حبک حبیکۃ کی جمع ہے جیسے طرق طریقۃ کی جمع ہے، یعنی وہ محسوس راستے جو ستاروں کی گذرگاہ ہیں، یا وہ معقول طریقے جو بصیرت سے دریافت کئے جاتے ہیں جو اپنے صانع کی وحدت اور اس کی قدرت اور علم وحکمت پر دلالت کرتی ہیں (اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ) یعنی تم اللہ عزوجل کے بارے میں مختلف اور متضاد باتیں کہا کرتے ہو، کبھی تو کہتے ہو کہ اللہ عزوجل نے آسمان وزمین کو پیدا کیا، پھر یہ بھی کہتے ہو کہ اللہ کے ساتھ بتوں کی عبادت بھی صحیح ہے، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی کبھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم مجنوں کہتے ہو اور کبھی اُن کو جادوگر کہتے ہو، حالانکہ جادوگر کبھی پاگل نہیں ہو سکتا عاقل ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح قیامت کے بارے میں بھی تمہارا عقیدہ تضاد پر مبنی ہے، کبھی کہتے ہو کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا اور حشر کا برپا ہونا محال ہے ساتھ ہی اس کے بھی قائل ہو کہ تمہارے یہ بت قیامت کے دن اللہ کے پاس تمہاری شفاعت کریں گے، تو جب قیامت ہی نہیں تو شفاعت کیسی؟ اس طرح کی متضاد باتوں کے تم قائل ہو (یوفك عنه من افك) یعنی ایسی ہی باتوں کی وجہ سے تم ایمان سے پھر گئے ہو۔ (قتل الخراصون) متضاد باتیں بکنے والے یہ کذاب غارت ہو جائیں۔ (الذین هم فی غمرة ساهون) یعنی یہ سخت جہالت میں مبتلا ہیں جس نے ان کو اپنی تاریکی میں غرق کر ڈالا ہے۔

اسی طرح اللہ نے سورۃ الانعام کے آخر میں فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ○ (الانعام ۱۵۹)	جن لوگوں نے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ در گروہ ہو گئے۔ آپ کا ان سے کچھ واسطہ نہیں ان کا معاملہ اللہ کے پاس ہے اللہ ان کو ان کے کئے کی خبر دے گا۔

مشرکین کے حالات بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہود ونصاریٰ کی بابت ارشاد فرمایا کہ انھوں نے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور ہر شخص نے ایک ایک فرقہ کو اپنا لیا۔ (وکانوا شیعا) یعنی وہ فرقہ فرقہ میں بٹ گئے اور ہر فرقہ نے ایک کو اپنا امام بنا کر اس کی اتباع شروع کر دی اور اس کی مدد و تقویت میں لگ گئے۔

ابوداؤد و ترمذی نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

افترقت الیهود علی احدی و	یہودی اکہتر فرقوں میں بٹ گئے، ایک کے سوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبعین فرقۃ کلھم فی الھاویۃ الا واحدۃ۔ وافترقت النصاری علیٰ ستین وسبعین فرقۃ کلھم فی الھاویۃ الا واحدۃ، وستفترق اُمتی علی ثلاث وسبعین فرقۃ کلھم فی الھاویۃ الا واحدۃ۔

سب جہنم میں ہوں گے، اور عیسائی بہتر فرقوں میں بٹ گئے ایک کے سوا سب جہنم میں ہونگے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی ایک کے سوا سب جہنم میں ہوں گے۔

یہود ونصاریٰ کے گمراہ فرقوں میں سے ایک فرقہ الگ کرنے سے مُراد وہ فرقہ ہے جو توراۃ وانجیل کے منسوخ ہونے سے قبل ان غیر محرف آسمانی کتابوں پر عامل تھا، لیکن اب ان کے تمام فرقے اپنے مختلف اسباب معاصی کی بنا پر داخل جہنم ہوں گے۔ (لست منھم فی شیءٍ) یعنی آپ کو ان کی بابت سوال کرنے یا اُن کی تفرقہ بازی یا سزا وعذاب سے کوئی تعلق نہیں، یا یہ کہ آپ ان سے بالکل بری ہیں (انما امرھم الی اللہ) آپ کا ان سے اس لئے کچھ تعلق نہیں ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اگلے پچھلے اعمال کی جزا وسزا کیلئے خود ہی کافی ہے، وہ اپنی حکمت کے مطابق ان سے نمٹ لے گا۔

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ تفرقہ بازی کرنے والوں سے مُراد اس امت کے بدعتی ہیں جن کا حال اللہ نے مشرکین کے حالات بیان کرنے کے بعد ان بدعتیوں کا ذکر بھی اس لئے فرمایا کہ یہ بھی مشرکین سے کچھ کم نہیں ہیں۔

الغرض اہل جاہلیت خواہ وہ کتابی رہے ہوں یا اُمّی، سبھوں نے اپنے دین کے ٹکڑے کئے، اعتقادات میں تبدیلی کی، اور اُن بت پرستوں کی ہر قوم کا علاحدہ بُت تھا جس پر ان کا عقیدہ تھا، ان کی شریعتوں کے طریقۂ عبادت الگ الگ تھے، کوئی ستاروں کو پوجتا تھا کوئی سورج کو، کوئی کسی کو، کوئی کسی کو، یہی حال اہل کتاب کا بھی تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ اختلاف کا اصل سبب دینی جہالت ہے ورنہ شریعت حقہ تو ہر زمانے میں ایک ہی رہی ہے جس میں نہ تعدد ہے نہ اختلاف، اسی لئے قرآن ہمیشہ حق کو ایک اور باطل کو متعدد کہہ کر بیان کرتا ہے، جیسا کہ ارشاد ہے:

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ	اللہ اہل ایمان کا دوست ہے انھیں تاریکیوں سے
مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ	نور کی طرف نکالتا ہے، اور کافروں کے ولی
كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓــُٔــهُمُ الطَّاغُوْتُ	طاغوت ہیں، وہ ان کو نور سے تاریکیوں کی
يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ	طرف لے جاتے ہیں۔

(البقرۃ — ۲۵۷)

دیکھو، نور کا مفرد بیان کیا کہ نور حق ایک ہی ہے اور ظلمات کو جمع بیان کیا کیوں کہ باطل کا کچھ شمار نہیں۔ الغرض عقائد اور آراء کا اختلاف جاہلیت کی عادت ہے اور عقیدہ حقہ پر اتفاق انبیاء و رسل کے سچے متبعین کی سنت رہی ہے۔

باسٹھواں مسئلہ

صرف اس حق پر عمل کا دعویٰ جو ان کے پاس ہی

اہل جاہلیت کا دعویٰ تھا کہ ہم صرف اس حق پر عمل کریں گے جو ہمارے پاس باپ دادا کے وقت سے موجود ہے۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ	اور جب ان سے کہا جاتا ہے اس کتاب پر ایمان
اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ	لاؤ جو اللہ نے نازل کی ہے تو کہتے ہیں ہم ایمان
عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ وَ	لائیں گے صرف اس کتاب پر جو ہم پر نازل کی گئی
هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ	ہے اور اس کے علاوہ کا وہ انکار کرتے ہیں حالانکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ (البقرۃ ــ ۹۱)

وہ کتاب حق ہے اس کتاب کی تصدیق کرتی ہے جو انکے پاس ہے، کہدو پھر کیوں تم قتل کیا کرتے اللہ کے نبیوں کو اس سے پہلے اگر تم اپنی کتاب پر ایمان رکھتے تھے۔

لفظ "علینا"، ہم پر، سے مُراد یا تو بنی اسرائیل کے انبیاء ہیں، اس سے اُن کا مقصد یہ ہے کہ چوں کہ قرآن بنی اسرائیل کے کسی نبی پر نہیں اُترا، اس لئے ہم اس پر ایمان نہیں لائیں گے۔ ظاہر ہے کہ یہ ان کے حسد وظلم کی دلیل ہے۔ یا پھر "ہم پر" سے مُراد خود ان کی ذات ہے یعنی خود اُنہیں جن احکام کا پابند کیا جائے اسی پر وہ عمل کریں گے، لیکن قرآن کے اس جواب کے سامنے اُنہیں چپ ہونا پڑا کہ جو احکام خود تمہارے بنی اسرائیلی انبیاء پر اُترے ان کو بھی تم نہیں مانے بلکہ اُلٹے خود اُن انبیاء کو قتل کر ڈالا، اس پر ندامت کے سوا ان کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

ترسٹھواں مسئلہ

عبادت میں اضافہ کرنا

یعنی جو احکامات ان کو دیئے گئے اسمیں اپنی طرف سے اضافہ کرکے من مانی عمل کرنا، جیسے عاشوراء کے دن کے ان کے اعمال۔

چوسٹھواں مسئلہ

عبادت میں گھٹانا

احکاماتِ الٰہی میں کمی کرنا بھی اہلِ جاہلیت کی عادت رہی ہے، جیسے حج کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موقع پر عرفات میں وقوف نہ کرنا۔ اللہ کا ارشاد ہے:

ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ۔ (البقرۃ ـ ۱۹۹)
وہاں سے لوٹو جہاں سے سب لوگ لوٹے۔

یعنی عرفات سے لوٹو، مزدلفہ سے نہیں۔ یہ خطاب سب کے لئے عام ہے، اور اہل جاہلیت کے اس عمل کو اس آیت سے باطل کیا گیا کہ عرفات کے بجائے مزدلفہ سے لوٹا جائے جیسا کہ قریش کے اشراف کرتے تھے۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ قریش اور ان کے طریقے پر چلنے والے لوگ مزدلفہ ہی میں وقوف کرتے تھے اور کہتے تھے ہم لوگ حمس ہیں، ان کے علاوہ بقیہ عرب سب عرفات میں وقوف کرتے تھے۔ اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ عرفات میں آکر وہیں وقوف فرمائیں، جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے (ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ) وہاں سے لوٹو جہاں سے سب لوگ لوٹے، یعنی عام حجاج کرام خواہ وہ کہیں کے ہوں اور کوئی ہوں سب کو حکم ہے کہ مزدلفہ سے نہیں عرفات میں وقوف کرکے لوٹو۔

پینسٹھواں مسئلہ

پاکیزہ روزی ترک کرکے عبادت کرنا

اہل جاہلیت کی بندگی کا ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ حلال و مباح پاکیزہ چیزوں کا استعمال نہیں کرتے تھے اور زینت الٰہی کو ترک کرنا بندگی سمجھتے تھے، جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا
اے آدم کی اولاد تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنا اچھا لباس پہن لیا کرو، اور کھاؤ اور پیو اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝	اسراف مت کرو، اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند
قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ	نہیں کرتا، کہدو، کس نے حرام کر دیا اس زینت
اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ	کو جسے اللہ نے پیدا کیا تھا اپنے بندوں کیلئے،
الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اور پاکیزہ روزی، کہدو یہ سب ایمان والوں کے
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ	لئے ہے دنیا کی زندگی میں خالص کرتے ہوئے
الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ	قیامت کے دن کے لیئے، اس طرح ہم آیات
لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ (الاعراف ۳۱-۳۲)	تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں علم والوں کیلئے

اس آیت کا سبب نزول یہ ہے کہ عرب کے کچھ لوگ بیت اللہ کا طواف بالکل ننگے ہو کر کرتے تھے، عورت ننگی ہی ہو کر طواف کرتی تھی، صرف نچلے حصّے پر ایک پٹی لٹکا لیتی تھی جیسے گدھوں کے منہ پر مکھی سے بچنے کے لئے لگائی جاتی ہے، ساتھ ہی یہ شعر پڑھتی ؛

الیوم یبدو ابعضہ او کلہ	وما بدا منہ فلا احلہ
آج جسم کا کچھ یا پورا حصّہ کھلے گا	اور جو کھلے گا اُس کو حلال نہیں کروں گی

اس کی بابت اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا، کلبی کا بیان ہے کہ اہلِ جاہلیت بقدر کفاف ہی کھاتے تھے اور ایام حج میں چربی بھی استعمال نہیں کرتے تھے ایسا کر کے وہ حج کی عظمت کو ظاہر کرتے تھے، یہ دیکھ کر مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ایسا تو ہمیں کرنا چاہیئے ؟ تو اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم فرمایا کہ "کُلُوْا وَاشْرَبُوْا" کھاؤ اور پیو لیکن "وَلَا تُسْرِفُوْا" زیادتی مت کرو، یعنی حلال کو حرام مت کرو، اور نہ حلال چھوڑ کر حرام استعمال کرو، نیز عمدہ کپڑوں کے استعمال اور کھانے پینے اور دیگر مباح لذت کی چیزوں سے کس نے منع کیا ہے، یہ تو سب دنیا میں اصلاً اہل ایمان کے لئے ہیں اور قیامت کے دن تو ان چیزوں میں ان کا کوئی شریک ہی نہ ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھاچھٹواں مسئلہ

سیٹی اور تالی بجاکر عبادت کرنا

سیٹی اور تالی بجاکر عبادت کرنے کی رسم اہل جاہلیت میں عام تھی، جیساکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بابت فرمایا:

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً ۚ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝	اور بیت اللہ کے پاس ان کی نماز صرف سیٹی بجانا اور تالیاں پیٹنا تھیں، سو تم اپنے کفر کا عذاب چکھو۔

آیت میں "عِنْدَ الْبَيْتِ" سے مراد صرف بیت اللہ نہیں پوری مسجد الحرام ہے، جس کی تعظیم سب کے لیئے ضروری ہے، لیکن اہل جاہلیت نے اس کو بھی مذاق بنا رکھا تھا ان کی نماز کیا تھی بس ہُو، ہا اور بے معنی شور وشغب اسی کو قرآن نے سیٹی بجانے اور تالی پیٹنے سے تعبیر کیا ہے، ایک مطلب یہ بھی لیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھنا چاہتے تو یہ اشرار آکر تالی پیٹتے اور سیٹی بجاکر خلل ڈالتے اور کہتے کہ ہم تو اپنی نماز پڑھ رہے ہیں" ایک روایت یہ بھی ہے کہ اہل جاہلیت عورت مرد سب مل کر ننگے طواف کرتے اور مٹھیاں باندھ کر سیٹی بجاتے اور تالی پیٹتے۔

مطلب یہ کہ یہ سب اعمال عبادت نہیں بلکہ جاہلیت کا شعار ہیں، آج بھی کچھ جاہل مساجد میں اسی طرح سیٹی بجاتے اور تالی پیٹتے ہیں اور اسی کو عبادت سمجھتے ہیں، حالانکہ یہ سب جاہلیت کی یادگار ہیں، کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

اقال اللہ صفق لی وغن	وقل کفرا وسم الکفر ذکرا
کیا اللہ نے تالی پیٹنے اور گانے کا حکم دیا ہے	اور کہا ہے کہ کفر بکو اور اس کو ذکر کہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ اللہ نے موسیقی کی آواز کو شیطان کی آواز کہا ہے، فرمایا:

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ (الاسراء - ۶۴)

اور ان میں سے جس جس پر تیرا قابو چلے اپنی چیخ پکار سے اس کا قدم اکھاڑ دینا، اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لانا، اور ان کے مال و اولاد میں اپنا ساجھا کر لینا، اور ان سے وعدہ کرنا اور شیطان ان لوگوں سے بالکل جھوٹے وعدے کرتا ہے

سرسٹھواں مسئلہ

عقیدہ میں نفاق رکھنا

اہل جاہلیت کی ایک عادت یہ بھی تھی کہ مومنوں کے پاس جاتے تو خود کو مومن کہتے ان کے پاس سے نکل آتے تو پھر پہلے جیسے کافر ہو جاتے۔

اڑسٹھواں مسئلہ

بغیر علم کے لوگوں کو ضلالت کی طرف بلانا

اہل جاہلیت کی ایک عادت یہ بھی تھی کہ علم کے بغیر لوگوں کو ضلالت کی طرف بلاتے تھے۔

انہترواں مسئلہ

جان بوجھ کر کفر کی دعوت دینا

اہل جاہلیت جان بوجھ کر لوگوں کو کفر کی دعوت دیا کرتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سترواں مسئلہ

بڑی سازش کرنا

• مسلمانوں کے خلاف بڑی سازش کرنا بھی اہل جاہلیت کی ایک عادت تھی جیسے حضرت نوح کی قوم کی بابت اللہ نے فرمایا:

وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۝ وَقَالُوْا	انھوں نے بڑی بڑی سازشیں کیں، اور کہتے
لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ	تھے اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا، اور نہ
وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ	ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کو چھوڑنا اور
وَنَسْرًا ۝ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ	انھوں نے بہتوں کو گمراہ کیا۔

(نوح — ۲۲ - ۲۴)

ان کی یہ ساری تدابیریں اور چالیں صرف اس لئے تھیں کہ دین میں حیلہ بازی کریں اور بندگانِ خدا کو راہ حق سے روکیں اور حضرت نوح علیہ السلام کی اذیت رسانی کے لئے لوگوں کو اکسائیں، جیساکہ آج بھی نفس پرست، حق کے دشمن، داعیان حق کے ساتھ قوم نوح جیسا سلوک کر رہے ہیں، ان سب کے دل ایک جیسے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی مدد کرنے والے حق پرستوں کو ان سرکش ظالم بدکاروں کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

وقد جربتهم فرأيت منهم　　خبائث بالمهيمن نستجير

میں نے ان کو آزمایا تو ان کو بھی ویسا ہی خبیث پایا، ان سے اللہ کی پناہ۔

اٹھترواں مسئلہ

جاہلی علماء کا حال

جاہلی علماء کا حال یہ تھا کہ کچھ تو ان میں بدکار علماء تھے اور کچھ جاہل عابد۔ اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان کی بابت فرمایا:

أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُمْ بِهِ عِنْدَ رَبِّكُمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝ وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ۝ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۝ فَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا يَكْسِبُونَ ۝

(البقرة ۔ ۷۵ ۔ ۷۹)

کیا اب بھی تم یہ امید رکھتے ہو کہ یہ یہودی تمہارے کہنے سے ایمان لائیں گے، حالانکہ ان کے کچھ لوگ اللہ کا کلام سنتے تھے پھر اس کو بدل دیتے تھے اور ایسا جان بوجھ کر کرتے تھے، اور جب ایمان والوں سے ملتے تو کہتے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور آپس میں تنہائی میں ملتے تو کہتے کیا تم مسلمانوں کو وہ باتیں بتا دیتے ہو جسے اللہ نے تم پر منکشف کی ہیں تو وہ اس کے ذریعہ تمہارے رب کے پاس تم پر غالب آجائیں گے، تم اتنی بات نہیں سمجھتے کیا ان کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ وہ سب کچھ جانتا ہے جسے وہ چھپاتے ہیں اور جسے وہ ظاہر کرتے ہیں اور ان میں کچھ امی ہیں جو کتابی علم نہیں رکھتے بلکہ صرف کچھ آرزوئیں ہیں اور وہ محض وہم وگمان میں مبتلا ہیں، تو بڑی خرابی ہوگی کہ وہ کتاب اپنے ہاتھوں سے لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے ذریعہ وہ کچھ تھوڑی پونجی حاصل کرلیں، تو تباہی ہے ان کے سبب جو ان کے ہاتھوں نے لکھا اور تباہی ہے اس کے سبب، جو وہ کمائی کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہودی علماء کا ایک گروہ توراۃ سن کر اس میں اپنی من مانی تاویلات کر دیا کرتے تھے، بلکہ توراۃ میں اپنا کلام شامل کر کے اس کو بدل دیا کرتے تھے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کے بارے میں انھوں نے کیا کہ توراۃ میں آپ کا حلیہ "گورا میانہ قد" لکھا تھا اس کو بدل کر "گندمی لمبا قد" کر ڈالا۔ اور جیسا کہ بخاری میں ہے کہ رجم کی آیت کو تسوید الوجہ سے بدل ڈالا۔ ایک گروہ ان کا ایسا بھی تھا جو صرف جھوٹے دعوے اور من گھڑت آرزو دونوں ہی کا پروپگنڈہ کیا کرتا تھا۔

حاصل کلام یہ کہ کلام الٰہی میں تحریف اور نفس کی اتباع اور اپنی گھڑی ہوئی باتوں کو اللہ کی طرف منسوب کر کے مطلب نکالنا یہ اہل جاہلیت کی خاص عادت تھی۔ اور بالکل یہی حال آج کل کے علماء سوء اور اہل بدعت اور نفس پرستوں کا بھی ہے جو کتاب الٰہی میں من مانی تاویلات کر کے اپنا پیٹ پالتے ہیں۔

بہترواں مسئلہ

اولیاء اللہ ہونے کا دعویٰ

یہودیوں کا یہ دعویٰ تھا کہ وہ اللہ کے بڑے دوست ہیں کسی اور کو یہ فضیلت نہیں اللہ تعالیٰ نے مختلف آیات میں ان کے اس دعویٰ کی حقیقت کا پول کھولا ہے فرمایا:

قُلْ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ (الجمعہ - ۶-۸)	کہہ دو اے یہودیو اگر تم سمجھتے ہو کہ تم اللہ کے دوست ہو دوسرے لوگ نہیں ہیں تو تم موت کی تمنا کرو، اگر واقعی اپنے دعویٰ میں سچے ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہودیوں کے اس جھوٹے دعویٰ ولایت کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ ان سے بار بار کہو کہ اگر واقعی تم اللہ کے ولی ہو تو اس گندی اور غم وفکر سے بھری دنیا میں رہنا کیوں پسند کرتے ہو، کیوں نہیں موت کی تمنا، کرتے کہ اللہ تمہیں یہاں سے چھٹکارا دے کر اپنے پاس بلا لے۔ بقول تمہارے (نحن ابناء الله واحباؤه) ہم اللہ کے بیٹے اور چہیتے ہیں، اور یہ کہ آخرت کا سارا انعام بس تمہارے ہی لئے مخصوص ہے کیوں کہ تمہارا دعویٰ ہے (لن يدخل الجنة الا من كان هودا) جنت میں صرف وہی داخل ہوگا جو یہودی ہوگا۔ اور جیسا کہ اہل کتاب کے دونوں گروہ یہود ونصاریٰ کی بابت فرمایا:

وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ○ بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○	اور اہل کتاب کہتے ہیں کہ جنت میں صرف وہی داخل ہوگا جو یہودی یا عیسائی ہوگا، کہو اگر سچے ہو تو اس کی دلیل لاؤ، ہاں جس نے بھی اپنے چہرے کو اللہ کے لئے نیکوکار بن کر جھکا دیا تو اس کا اجر اس کے رب کے پاس ثابت ہوگیا، اور نہ اُن پر کوئی خوف ہوگا، نہ وہ غم کریں گے۔

(البقرۃ۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ظہور ہوا تو مدینہ کے یہودیوں نے خیبر کے یہودیوں کو لکھا کہ اگر تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی کرو گے تو ہم بھی کریں گے، تم لوگ انکار کرو گے تو ہم بھی انکار کریں گے۔ اس کا جواب خیبر کے یہودیوں نے دیا کہ ہم تو اللہ کے بیٹے اور چہیتے ہیں۔ اللہ کے بیٹے عزیز اور دوسرے انبیاء بنی اسرائیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یں سے تھے۔ نبوت عربوں میں آخر رہی کب ؟ اس لیے نبوت کے حقدار ہم ہیں نہ کہ محمد اپنے ان کی پیروی کرنے کا سوال ہی نہیں، اسی موقع پر سورۂ جمعہ والی مذکورہ آیت نازل ہوئی۔ آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (ولا یتمنونہ أبدا) یہ یہودی کبھی بھی موت کی تمنا نہیں کریں گے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا" بخدا تم میں سے جس نے بھی موت کی تمنا کی وہ فوراً موت کے گھاٹ اتر جائیگا" یہ سن کر کسی نے بھی موت کی تمنا نہیں کی کیونکہ ان کو آپ کی صداقت پر پکا یقین تھا، وہ خوب جانتے تھے کہ آپ کے اس کہنے کے بعد ہم نے موت کی تمنا کی تو ضرور اس وعید کے مطابق مر جائیں گے، غور فرمائیے یہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ تھا (بما قدمت ایدیھم) یعنی ان یہودیوں کو اپنے ماضی کے سیاہ اعمال کا اتنا خوف تھا کہ موت کے نام سے گھبراتے تھے۔ اللہ نے یہاں اعمال کے لئے "ید" یعنی ہاتھ کا لفظ استعمال فرمایا کیوں کہ ہاتھ انسان کے اعمال اور طاقت دونوں کا ہی مظہر ہے (واللہ علیم بالظلمین) یعنی اللہ تعالیٰ ان کی جھوٹی بکواس اور ہر قسم کے مظالم ومعاصی کو جو یہ کر چکے اور جو آئندہ کرنے والے ہیں سب کو خوب جانتا ہے لہٰذا ان کی سزا بھی ان کو ضرور دے گا (قل ان الموت الذی تفرون منه) کہو جس موت کے تصور اور تمنا سے تم بھاگ رہے ہو کہ کہیں اس کے ذریعہ اپنے اعمال بد کی سزا نہ پاؤ (فانه ملاقیکم) وہ موت تم کو ضرور پکڑ لے گی کوئی نہ اس کو ٹال سکتا نہ تم اس سے بھاگ سکتے، (ثم تردون الی عالم الغیب والشھادۃ) پھر تم مارے جانے کے بعد اس ہستی کے پاس لیجائے جاؤ گے جو غیب اور حاضر سب چیز کا جاننے والا ہے اس کے سامنے کوئی چیز چھپی نہیں (فینبئکم بما کنتم تعملون) یعنی تمہارے کفر ومعاصی کی بھرپور سزا تم کو دیگا، اور ملحدین اور خر دماغ لوگوں کا یہی حال ہے، جیسا کہ اللہ نے یہود کی بابت فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ

یہودی کہتے ہیں ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں، کہو پھر کیوں تمہارے گناہوں پہ تم کو عذاب ملیگا، بلکہ تم ایک بشر ہو خلق خدا میں سے

ڈینگ مارنے کی یہ خصلت ملت اسلامیہ کے اکثر فرقوں میں پائی جاتی ہے بلکہ سب ہی یہودیوں کی طرح "نحن ابناء اللہ واحباؤہ" کے دعویدار ہیں، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرما دیا ہے کہ نجات پانے والا فرقہ صرف وہ ہے جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پہ چلے گا۔

تہتروان مسئلہ

شریعت کی پابندی کے بغیر محبت الٰہی کا دعوی کرنا

اہل کتاب ایک طرف تو شریعت الٰہی کو پامال کرتے تھے اور ساتھ ہی اللہ کی محبت کا دعوی بھی کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان سے مطالبہ کیا:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ (آل عمران - ۳۱)

کہدیجئے اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دیگا۔

حسن اور ابن جریج کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کچھ لوگوں نے دعوی کیا کہ ہم اللہ سے محبت کرتے ہیں۔ اس موقع پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی؛

اور حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام میں قریش کے پاس تشریف لے گئے دیکھا کہ انھوں نے اپنے بت کھڑے کر رکھے ہیں اور ان پر شتر مرغ کے انڈے لٹکا رکھے ہیں، اور کانوں میں لمبی لمبی بالیاں اور ان کو سجدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر رہے ہیں، آپؐ نے فرمایا "اے اہل قریش تم اپنے باپ حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل کی ملت کے خلاف کام کر رہے ہو وہ تو اسلام پر قائم تھے، انہوں نے جواب دیا، محمد! ہم ان کو محض اللہ کی محبت میں پوج رہے ہیں تاکہ یہ ہمیں اللہ سے قریب کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر یہ آیت نازل فرمائی۔ دوسری روایات میں یہی مضمون نصاریٰ کے بارے میں بھی ہے کہ جب انہوں نے کہا کہ ہم حضرت مسیح کی تعظیم محض اللہ کی محبت کی خاطر کر رہے ہیں تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی، الغرض جو شخص معاصی میں مبتلا ہو اس کو زیب نہیں دیتا کہ اللہ کی محبت کا دعویٰ کرے، کسی نے کتنی اچھی بات کہی:

تعصی الالٰہ وأنت تظہر حبہ ہذا العمری فی القیاس بدیع

اللہ کی نافرمانی کرتے ہو اور ساتھ ہی اس کی محبت کا دعویٰ بھی کرتے ہو بخدا یہ عجیب وغریب قیاس ہے

لوکان حبک صادقاً لأطعتہ أن المحب لمن یحب مطیع

اگر تمہاری محبت سچی ہوتی تو تم اس کی اطاعت کرتے، محبت کرنیوالا اپنے محبوب کی اطاعت کرتا ہے

چوھترواں مسئلہ

اللہ سے جھوٹی اُمیدیں باندھنا

اہل جاہلیت اپنی بداعمالیوں اور بداعتقادوں کے باوجود اس حسن ظن میں مبتلا تھے کہ وہ اللہ کے نزدیک بڑے محبوب ہیں اور جہنم سے محفوظ ہیں، اگر داخل بھی کئے گئے تو بس برائے نام چند دنوں کے لئے، اُن کی اس خوش فہمی کی تردید اللہ نے ان آیتوں میں فرمائی ہے:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ	آپ نے ان کو نہیں دیکھا جنھیں کتاب کا ایک حصہ دیا گیا تھا اُنہیں بلایا جاتا ہے کہ کتاب الٰہی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۞ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ وَّغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۞

(آل عمران ۔ ۲۳-۲۴)

مطابق ان کا فیصلہ کیا جائے تو ان میں سے ایک فریق منہ پھیر کر بھاگ جاتا ہے، کیوں کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ جہنم کی آگ ہم کو صرف چند دن ہی چھوئے گی اور ان کی من گھڑت آرزوؤں نے ان کو دین کے بارے میں فریب خوردہ بنا رکھا ہے۔

عبداللہ بن عباس کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کی ایک جماعت کے ساتھ ان کے بیت المدراس میں تشریف لے گئے اور انہیں دین الہٰی قبول کرنے کی دعوت دی اس پر نعمان بن عمرو اور حارث بن زید نے آپؐ سے پوچھا، محمد! آپ کا دین کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا "میں ابراہیم اور ان کی ملت پر ہوں، ان دونوں نے کہا لیکن ابراہیم تو یہودی تھے۔ آپؐ نے فرمایا، ایسا ہے تو توراۃ لاؤ اسی سے فیصلہ ہو جائے گا کہ ہم میں سے کون ملت ابراہیمی پر ہے۔ اسی موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔

دوسری روایت "البحر" میں ہے کہ ایک یہودی نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا، اس وقت تک اسلام میں رجم کا قانون نازل نہیں ہوا تھا۔ یہودیوں نے اس مسئلے کو فیصلہ کے لئے آپؐ کے پاس پیش کیا تاکہ مذکورہ مرد و عورت کی شرافت کا خیال کر کے آپؐ فیصلہ میں رعایت کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا، میں تمہاری کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا، انہوں نے توراۃ میں رجم کے حکم کی موجودگی سے انکار کیا تو توراۃ لائی گئی، لیکن جب ہم بن صوریا نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ کر اسے چھپا لیا۔ عبداللہ بن سلام نے فرمایا "یا رسولؐ اللہ" آپ ہاتھ آگے بڑھوائیں، چنانچہ آیت نظر آگئی اور دونوں اس کے مطابق رجم کر دیئے گئے جس پر یہودی بہت ناراض ہوئے، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور آیت (ذلك بانهم قالوا لن تمسنا النار الا أياما معدودت)

ہمیں نارِ جہنم صرف چند دن ہی چھو سکے گی۔ بس اسی خوش فہمی میں مبتلا ہو کر وہ کتاب الٰہی سے اعراض کرتے اور کھلم کھلا معاصی کا ارتکاب کرتے تھے (ایاما معدودت) چند دنوں سے مراد اُن کے وہ دن تھے جن میں اُنہوں نے بچھڑے کی پرستش کی تھی (وغرھم فی دینھم ما کانوا یفترون) ان کی افترا پردازیوں نے ان کو دین کے بارے میں فریب میں ڈال رکھا ہے۔ ان کی من گھڑت باتوں میں ایک تو ان کا جھوٹ تھا دوسرے یہ خیال کہ "ہم کو نارِ جہنم نہیں چھوئے گی" تیسرے یہ کہ "ہم اللہ کے بیٹے اور چہیتے ہیں" چوتھے یہ کہ "ہمارے آباء و اجداد انبیاء تھے وہ ہماری سفارش کر دیں گے" پانچویں یہ کہ "اللہ نے حضرت یعقوبؑ سے وعدہ کیا ہے کہ ان کی اولاد کو بس قسم پوری کرنے کے لئے برائے نام ہی عذاب دیگا۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی ان سب باتوں کا جواب یہ فرما کر دے دیا:

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○	لیکن کیا حال ہوگا جب ہم اُن کو اس دن جمع کریں گے جس کا آنا یقینی ہے اور اُس دن ہر نفس کو اس کے کئے کا پورا بدلہ ملیگا اور اُن پر ظلم نہ ہوگا

(آل عمران ـ ۲۵)

مروی ہے کہ اہل حشر کیلئے کفار کے جھنڈوں میں سے پہلا جھنڈا یہود کا اُٹھایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ سب کے سامنے یہودیوں کو رسوا کرے گا، اور اُنہیں داخلِ جہنم کریگا۔

موجودہ دور میں بہت سے لوگ انہیں خیالوں اور جھوٹی آرزوؤں میں مبتلا ہو کر معاصی اور منکرات کا ارتکاب کرتے ہیں کہ قیامت کے دن ان کی شفاعت کر دی جائے گی۔ یا وہ حسب و نسب میں بہت بڑھ کر ہیں اس لئے عذاب سے بچ جائیں گے۔ وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ ۔ سورۂ بقرہ میں اللہ نے ایسے ہی لوگوں کی بابت فرمایا ہے :

وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَةً ۚ قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ ۖ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ بَلَىٰ مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

(البقرۃ ـــ ۸۰ ـ ۸۱)

اور یہ کہتے ہیں کہ جہنم کی آگ ہمیں صرف چند دن چھوئیگی۔ ان سے پوچھو کیا تم نے اللہ سے، کوئی عہد لیا ہے، جس کی خلاف ورزی وہ نہیں کرسکتا، یا یہ کہ تم اللہ کے ذمہ ڈال کر ایسی بات کہہ دیتے ہو جسکا تمہیں علم نہیں، جو بھی برائی کرے گا اور اس کی خطا اُس کو گھیرے ہوگی تو ایسے لوگ ضرور جہنم میں جائیں گے، جہاں ہمیشہ ہمیش رہیں گے ۔

پچھتروان مسئلہ

صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہ بنانا

اہل جاہلیت اپنے انبیاء اور صلحاء کی قبروں پر سجدہ کرتے تھے اور ان کو مسجد کی طرح سجدہ گاہ سمجھتے تھے، ایام جاہلیت میں اہل کتاب یہود و نصاریٰ کا خاص معمول تھا اس کے بارے میں حدیث صحیح میں ہے :

لعن الله اليهود والنصرى اتخذوا قبور انبيائهم مساجد ۔

اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے، اُنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا ۔

اور صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قاتل الله اليهود والنصارى

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ یہود و نصاریٰ کو ہلاک کرے انھوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أتخذوا قبور انبيائهم مساجد — اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

اور مسلم میں اس طرح ہے:

لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبيائهم مساجد۔ — اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔

صحیحین میں حضرت عائشہؓ اور عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر غشی طاری ہوتی تو اپنے چہرے پر سے چادر پھینکنے لگے، جب ہوش آیا تو چہرہ کھول کر اپنے اسی حالت میں فرمایا:

لعن الله اليهود والنصرى اتخذوا قبور انبيائهم مساجد — اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

آپ ان کے اس فعل لعنت سے بچنے کی تاکید فرما رہے تھے۔

صحیحین میں حضرت عائشہ سے یہ مروی ہے کہ حضرت ام سلمہؓ اور ام حبیبہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کنیسہ کا ذکر کیا جسے انھوں نے حبشہ میں دیکھا تھا جسے "ماریا کا کنیسہ" کہا جاتا تھا، انھوں نے اس کنیسہ کی خوبصورتی اور اسمیں رکھی ہوئی تصاویر کی تعریف کی تو آپ نے فرمایا:

اولئك قوم اذا مات فيهم العبد الصالح او الرجل الصالح بنوا على قبره مسجدا وصوروا فيه تلك الصور، اولئك شرار الخلق عند الله۔ — یہ ایسے لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی مر جاتا تھا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے تھے اور اسمیں یہ تصویریں بھی لگاتے تھے، یہ اللہ کے نزدیک سب سے بدترین لوگ ہیں۔

اور عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور والمتخذین علیہا المساجد والسرج (سنن اربعہ)	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں اور قبروں پر مسجد اور چراغ بنانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

یہ ساری تنبیہ و ممانعت بزرگوں کی قبروں پر اہل کتاب کی مشابہت کرتے ہوئے مسجدوں کا بنانا، یہودیوں کی مشابہت اختیار کرنے سے ممانعت کی صریح دلیل ہے۔ نیز یہودیوں کے تمام اعمال سے بھی بچنے کی اس میں دلیل ہے کیوں کہ ان کے تمام اعمال اسی قسم کے ہیں۔

اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ آج یہودیوں کی دیکھی دیکھا کتنے مسلمان بزرگوں کی قبروں کو ان پر عمارت بناکر سجدہ گاہ بنانے ہوئے اور کتنے بغیر عمارت بنائے ہی سجدہ کر رہے ہیں۔ اور یہ دونوں ہی فعل حرام اور ان کا کرنے والا ملعون ہے، جیسا کہ ان احادیث میں صراحت سے مذکور ہوا۔ اور اس مضمون کی تمام احادیث و آثار کو جمع کرنے کا یہ موقع نہیں، مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر ہی اسلاف کرام اس سے منع کرنے میں مبالغہ اور تاکید سے کام لیتے تھے۔

چھہترواں مسئلہ

انبیاء کی یادگاروں کو سجدہ گاہ بنانا

اہل جاہلیت انبیاء کرام کی یادگاروں پر مسجدیں بنالیا کرتے تھے، ان کی بدعات میں سے ایک بدعت یہ بھی تھی جس کی نقل اس اُمت کے جاہلیت پرستوں نے کی۔ چنانچہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذرا پردہ بھی کیا ہے یا جہاں آپ نے پائے مبارک رکھا، یا وہاں عبادت کی، وہاں وہاں انھوں نے عمارت بناڈالی۔ شریعت محمدیہ میں یہ بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتہائی مذموم ہے کیونکہ اس سے شخصیت پرستی کا غلو پیدا ہوتا ہے، عراق میں کتنی جگہوں پر لوگوں نے عمارتیں بنا رکھی ہیں، مثلاً جہاں معلوم ہوا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی نے عبادت کی ہے، یا وہ پتھر جس پر ہتھیلی کا نشان ہے اس کو شیعوں نے سمجھ لیا کہ یہ حضرت علی کے ہاتھ کا نشان ہے، وہاں اُنھوں نے مسجد بنا ڈالی، کتنی عمارتیں اس خیال سے بنائی گئیں کہ یہاں حضرت خضر نظر آتے تھے، حالانکہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

مسلمانوں کا فرض ہے کہ طعن و ملامت کا خوف کیے بغیر ایسی جگہوں کی زیارت سے بچیں اور دوسروں کو بھی منع کریں۔ اس مسئلے میں بڑی تفصیلات ہیں جن کے ذکر کی ضرورت نہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے فرمایا کہ انبیاء و صالحین کے یہ مقامات جہاں انھوں نے قیام کیا یا عبادت کی، لیکن ان کو مسجد نہیں بنایا تھا، اس بارے میں مشہور علماء کے دو اقوال کا مجھے علم ہے، پہلا قول یہ ہے کہ ان سے منع کیا جائے اور ان کو مکروہ سمجھا جائے اور عبادت کیلئے کسی خاص جگہ جانے کا ارادہ کرنا مستحب نہیں ہاں اگر وہاں جانا شرعاً ثابت ہو تو حرج نہیں، مثلاً یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ بطور خاص عبادت کی ہے، جیسے مقام ابراہیم پر نماز پڑھنا، یا جیسے آپ قصد کر کے استوانہ کے پاس نماز پڑھتے تھے، یا وہ مساجد جہاں نماز کے ارادے سے جانا جائز ہے، یا پہلی صف میں شامل ہونے کی کوشش کرنا وغیرہ۔

دوسرا قول یہ ہے کہ غیر اہم اور معمولی حالات میں اس پر عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں حضرت عبداللہ بن عمران جگہوں کو تلاش کرتے تھے جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاقصد و ارادہ گذرے تھے (لیکن حضرت عمرؓ کا عمل اس کے بالکل برعکس تھا اور وہ سختی سے منع کرتے تھے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام احمد بن حنبلؒ سے پوچھا گیا کہ آثار و مشاہد پر کسی کا جانا کیسا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ ابن ام مکتوم کی اس حدیث کی روشنی میں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپؐ ان کے گھر میں کہیں نماز پڑھ دیں تاکہ وہ اس جگہ کو مُصلی بنالیں، یا جیساکہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ان مقامات کو تلاش کیا کرتے تھے جن پر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گذرے تھے۔ تو ان احادیث کی روشنی میں اگر کوئی ان آثار و مشاہد پر جاتا ہو تو کچھ حرج نہیں لیکن لوگوں نے اس رخصت کی آڑ لے کر بڑا مبالغہ اور شدت اختیار کرلیا ہے

اسی طرح امام احمد بن حنبل سے احمد بن قاسم نے بھی روایت کی ہے کہ آپ سے یہی سوال کیا گیا تو فرمایا کہ ان دونوں مذکورہ حدیثوں کے پیش نظر جیسے یہ بھی ہے کہ ابن عمر کو ایک جگہ پانی بہاتے ہوئے دیکھا گیا، پوچھنے پر آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں پانی بہاتے دیکھا تھا بس یہی سوچ کر میں بھی پانی بہا رہا ہوں، تو اگر کوئی شخص ایسا کرے تو حرج نہیں ہے۔

لیکن اس بارے میں لوگوں نے بڑی بداحتیاطی سے کام لیا ہے اور اس کو بڑھا چڑھا دیا ہے، اس سلسلے میں آپ نے لوگوں کے حضرت حسینؓ کی قبر کیساتھ سلوک کا ذکر کیا، الخلال نے کتاب الادب میں اس کی روایت کی ہے، کہ ابوعبداللہ امام احمد نے مشاہد کے بارے میں تفصیل سے ذکر کیا ہے، مشاہد سے مُراد وہ مقامات ہیں جہاں انبیاء اور صالحین کے آثار پائے جاتے ہیں خواہ وہاں ان کی مساجد نہ رہی ہوں جیسے مدینہ کے وہ چند مقامات جہاں میلہ اور اجتماع وغیرہ نہیں ہوتا، یا اکثر وہ مقامات جن کو لوگوں نے اجتماع گاہ بنا رکھا ہے۔ اس تفصیلی بیان میں آثار اور اقوال صحابہ سب اکٹھا ہیں، جیساکہ بخاری نے اپنی صحیح میں موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا، میں نے سالم بن عبداللہ کو دیکھا جو ان راستوں کو ڈھونڈتے اور ان میں نماز پڑھتے تھے اور کہتے کہ ان کے والد عبداللہ بن عمرؓ بھی یہاں نماز پڑھتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ان جگہوں پہ نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ یہ تو ہوا امام احمد کے نزدیک اس مسئلے میں رخصت کا ذکر اور رہی کراہیت تو اس بارے میں سعید بن منصور نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے کہ ہم سے ابو معاویہ نے اور ان سے اعمش نے معرور بن سوید کی یہ روایت حضرت عمر کے واسطے سے بیان کی کہ ہم لوگ حضرت عمرؓ کے ساتھ ایک حج کیلئے نکلے۔ چنانچہ فجر کی نماز میں حضرت عمرؓ نے ایک رکعت میں " الم تر کیف فعل ربک باصحٰب الفیل"، اور دوسری میں " لأیلٰف قریش" تلاوت کی اور جب ہم حج سے واپس ہوئے تو حضرت عمر نے دیکھا کہ ایک جگہ لوگ مسجد میں بھاگے جا رہے ہیں، پوچھا یہ کیا؟ لوگوں نے کہا اس مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی، اس پر آپ نے فرمایا" تم سے پہلے اہل کتاب اسی طرح تباہ ہوئے ہیں کہ انھوں نے انبیاء کے آثار کو کنیسہ بنالیا، جس کے لئے نماز پڑھنا ضروری ہو وہ تو یہاں پڑھ لے، جسے ضروری نہ ہو وہ ہرگز نہ پڑھے، سفر جاری رکھے۔

حضرت عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہ کو تہوار یا زیارت گاہ بنانا پسند نہیں کیا اور فرمایا کہ اہل کتاب اسی لئے ہلاک ہوئے کہ وہ اپنے انبیاء کے آثار کے پیچھے پڑ گئے اور انھیں کنیسہ اور گرجا بنا ڈالا۔

محمد بن وضاح وغیرہ نے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے اس درخت کو کٹوا دیا جس کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت لی گئی تھی، کیوں کہ لوگ اس درخت کے نیچے کثرت سے جانے لگے تھے۔ حضرت عمرؓ کو خوف ہوا کہ کہیں لوگ فتنے میں نہ پڑ جائیں حضرت عمرؓ نے جو کچھ کہا وہی لائق قبول ہے اور وہی جمہور صحابہ کا مذہب بھی ہے۔ سوائے ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ کے جو اس پر عمل کرنا پسند کرتے تھے اور اس پر اعتماد کرتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ستھترواں مسئلہ

قبروں پر چراغ جلانا

قبروں پر چراغ جلانا بھی جاہلیت کی رسم ہی ہے جس کی حرمت ان تمام احادیث سے ثابت ہوئی، جس کا ذکر ابھی اوپر والے مسئلہ میں ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے اور آج ائمہ اہلبیت کے مزارات پر جتنی شمعیں جلائی جاتی ہیں اور خصوصاً رمضان اور دوسری بابرکت راتوں میں جو ہوتا ہے اس کا آپ مشاہدہ کریں تو حقیقت واضح ہو جائے۔ افسوس ہے کہ کرنے والے اس کو کار ثواب سمجھ کر کرتے ہیں۔

اٹھہترواں مسئلہ

قبروں کو تہوار بنانا

اہل جاہلیت قبروں پر تہوار اور میلہ لگاتے تھے۔ عید ہر اس اجتماع عام کو کہتے ہیں جو حسب عادت معمول کے مطابق ہفتہ، مہینہ یا سال میں لوٹ لوٹ کر آیا کرے۔ لفظ عید بہت سے امور کو جمع کرتا ہے۔ جیسے جمعہ اور عید الفطر کا ایک مقررہ دن، اور اجتماع کو بھی کہا جاتا ہے۔ ان رسوم عبادات کو بھی عید کہا جاتا ہے جو اس اجتماع میں کی جاتی ہیں۔ عید کسی مخصوص جگہ سے بھی متعلق ہوتی ہے اور غیر مخصوص جگہ سے بھی، جیسے عراق میں ہر ولی کی قبر کے لئے ایک دن مخصوص ہے جس میں لوگ زیارت کیلئے جمع ہوتے ہیں، جیسے زیارت غدیر اور راس حسین کی جگہ۔ اور بعض اولیاء کی قبروں کیلئے ہفتے کے بعض دن مخصوص ہوتے ہیں، جیسے جمعہ فلاں ولی کی قبر کے لئے اور منگل فلاں کیلئے اور فلاں دن فلاں کیلئے۔ اسی طرح ان قبروں کی زیارت کے لئے بابرکت دنوں اور راتوں کو بھی خاص کر لیا گیا ہے، جیسے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیلۃ القدر، عید، شعبان کی پندرہویں شب وغیرہ۔ حالانکہ ان کے جواز کیلئے کوئی دلیل بھی قرآن و حدیث سے ثابت نہیں۔

اناسیواں مسئلہ

قبروں کے پاس جانور ذبح کرنا

قبروں کے پاس جانور ذبح کرنا بھی اہل جاہلیت کی قدیم رسم رہی ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَ	کہہ دیجئے میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی
مَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ لَا شَرِيكَ	اور میری موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے
لَهُ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ	اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا
الْمُسْلِمِينَ ۝ (الانعام ۱۶۲، ۱۶۳)	گیا ہے اور میں لوگوں میں پہلا مسلمان ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حکم فرمایا ہے کہ آپ ان مشرکین کو جو غیر اللہ کی عبادت کرتے اور ان کے لئے جانور ذبح کرتے ہیں یہ بتادیں کہ نماز اور ذبیحہ کو اللہ نے صرف اپنے لئے خاص کر دیا ہے۔ مشرکین بتوں کی عبادت کرتے اور ان کے لئے جانور ذبح کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی مخالفت کا حکم فرمایا اور اخلاص وللّٰہیت کی تاکید فرمائی، جو لوگ اس نیت سے غیر اللہ کا تقرب حاصل کرنا چاہتے ہیں کہ وہ نقصان دور کر دیں گے یا نفع پہونچائیں گے تو یہ اسی کفر اور اعتقادی شرک کی تعظیم ہوگی جس پر اہل جاہلیت عامل تھے اور ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنے کی مشروعیت کا سبب صرف یہی ہے کہ ذبیحہ جیسے بڑے امور صرف اللہ معبود برحق کے ساتھ خاص ہیں، لہٰذا غیر اللہ کی نیت سے ذبح کرنا تو اور زیادہ شدت سے ممنوع ہونا چاہیئے۔

ابوداؤد میں ہے کہ ایک شخص نے مقام بوانہ میں اللہ کیلئے اونٹ ذبح کرنے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نذر مانی تھی اس کو پوری کرنے کی آپؐ سے اجازت مانگی تو آپؐ نے پوچھا، کیا "بوانہ" میں کوئی بُت ہے؟ اُس نے کہا نہیں، آپؐ نے پوچھا، وہاں مشرکین کا کوئی تہوار ہوتا ہے؟ اس نے کہا نہیں، تب آپؐ نے فرمایا، اپنی نذر پوری کر ... ل موحد تھا، صرف اللہ رب العزت کے تقرب کا خواہاں تھا، لیکن آپؐ نے اس بات کی تحقیق فرمائی کہ کیا وہاں کبھی کوئی بُت تھا یا مشرکین کا کوئی تہوار وہاں ہوا کرتا تھا، اگر ان میں سے کوئی چیز رہی ہوتی تو آپؐ وہاں اللہ کے نام کا جانور بھی ذبح کرنے کی اجازت نہ دیتے؟ تاکہ عقیدۂ توحید کی حفاظت ہو اور شرک کے تمام ذرائع بند ہو جائیں، لیکن چونکہ ایسی کوئی بات نہیں لیئے آپؐ نے اجازت دیدی۔

اسی طرح حدیث صحیح سے بھی یہ ثابت ہے کہ آپؐ نے فرمایا، کہ ایک شخص ایک مکھی کے سبب جنت میں گیا اور دوسرا ایک مکھی کے سبب جہنم میں داخل ہوا، لوگوں نے پوچھا یہ کیسے ہوا؟ تو آپؐ نے فرمایا، دو شخص ایک قوم کے بُت کے پاس سے گذرے، جہاں ہر گذرنے والے کو کچھ نہ کچھ نذرانہ بُت پر چڑھانا پڑتا تھا، ان دونوں سے بھی مجاوروں نے مطالبہ کیا کہ کچھ نہ کچھ نذر کرو خواہ ایک مکھی سہی، اُن میں سے ایک نے مکھی چڑھا دی تو اُس کو آزاد کر دیا، اور وہ بُت پر ایک مکھی چڑھانے کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوا۔ دوسرے سے بھی یہی مطالبہ ہوا تو اس نے کہا، میں تو غیر اللہ کے لئے ایک مکھی بھی نذر نہیں کر سکتا، تو اس کو لوگوں نے شہید کر دیا، اس طرح وہ جنت میں گیا۔

اس حدیث میں بہت سے فوائد ہیں، بُت پر مکھی چڑھانے والا شخص جہنمی ہوا، حالانکہ اس کا ارادہ بُت پر کچھ نذر کرنے کا نہیں تھا، اُس نے محض اپنے چھٹکارے کی خاطر ایسا کیا تھا اور وہ مسلمان بھی تھا پھر بھی اس کے داخل جہنم ہونے کی وعید کی گئی، ورنہ غیر مسلم ہوتا تو یہ کہنے کی ضرورت نہ تھی کہ وہ جہنم میں گیا، کیوں کہ غیر مسلم تو جہنمی ہوتا ہی ہے، کہنے کی کیا ضرورت۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے قلب کے اعمال اور عقیدۂ توحید کی اہمیت اور عظمت کا اندازہ کیجئے کہ حقیقت میں اسلام کا یہی مقصودِ اعظم اور رکنِ اکبر ہے۔ اور اس مکھی کے قصے پر اچھی طرح غور کیجئے، حق ٹھوس ہوتا ہے اور باطل پوچ۔ اس پر بھی غور کرو کہ مشرکین اپنے بتوں پر محض اس لئے چڑھاوے چڑھاتے تھے کہ یہ بت ان کو اللہ کے قریب کر دیں گے اور اُن کی، شفاعت اس سبب سے ہو گی کہ یہ لوگ اللہ کے رسول، یا فرشتے یا اولیاء اللہ تھے۔ ان باتوں پر غور کرنے سے تمہیں آج کل کے قبر پرست مسلمانوں کی مشرکانہ حالت کا خوب اندازہ لگ جائے گا۔

اسی واں مسئلہ

بزرگوں کے آثار سے برکت حاصل کرنا

بڑوں کے آثار سے برکت حاصل کرنا بھی جاہلیت کی خصلت تھی۔ جیسے دارالندوہ اور جس کی تولیت میں ہو اس کا فخر کرنا، جیسے کہ حکیم بن حزام سے جب کہا گیا کہ تم نے قریش کی عزت بیچ دی تو اس نے جواب دیا کہ تقویٰ کے سوا سارے مکارم ختم ہو گئے۔ بڑوں کے آثار سے برکت لینے کی بدعت آج کل کے جاہلیت پرست مسلمانوں میں اچھی طرح بسی ہے، اور وہ اس میدان میں یہود و نصاریٰ اور دورِ جاہلیت کے عربوں سے کہیں زیادہ آگے ہیں۔ اور حکیم بن حزام قرشی الاسدی سے بہتر جواب نہیں ہو سکتا جیسے اُس نے اس شخص کے اعتراض پر دیا تھا کہ تم نے قریش کی عزت بیچ دی، جیسے اس نے حضرت معاویہ کے ہاتھ ایک لاکھ درہم کے عوض بیچا تھا اس کا جواب تھا کہ تقویٰ کے سوا سارے مکارم ختم ہو گئے، کیوں نہ ہو وہ بڑا عقلمند، متقی، سردار، اپنے مال کے سبب غنی تھا، دورِ جاہلیت میں انھوں نے ایک سو غلام آزاد کئے تھے؛ ایک سو اونٹ سواری کے لئے دیئے تھے اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاکر حج کیا تو ایک سو اونٹ ان کے ساتھ تھے جن کو چادر اُڑھا رکھی تھی، عرفات میں ایکسو نوجوان لڑکے آزاد کیے جن کی گردنوں میں چاندی کی پلیٹ لٹکتی تھی اور اس پر لکھا تھا "حکیم بن حزام کی طرف سے اللہ کی راہ میں آزاد ہیں" ایک ہزار بکریاں ہدیہ میں دیں، جاہلیت میں بھی ساٹھ سال زندہ رہے اور اسلام لاکر بھی ساٹھ سال زندہ رہے اور کعبہ میں پیدا ہوئے تھے۔

اکیاسیواں مسئلہ ــــــ حسب پر فخر کرنا

بیاسیواں مسئلہ ــــــ ستاروں سے پانی طلب کرنا

تراسیواں مسئلہ ــــــ نسب پر طعنہ مارنا

چوراسیواں مسئلہ

نوحہ کرنا

ان چاروں مسائل کے باطل ہونے کی دلیل ایک حدیث ہے جسے بخاری اور مسلم نے ابو مالک الأشعری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا،

أربع فی أمتی من أمر الجاهلية لا يتركونهن: الفخر في الاحساب والطعن في الانساب والاستسقاء بالنجوم، والناحية اوقال النائحة۔ اذا لم تتب قبل موتها تقام يوم القيامة	جاہلیت کی چار باتیں میری اُمت میں باقی رہ جائیں گی جن کو لوگ نہیں چھوڑیں گے، حسب میں فخر کرنا، نسب میں طعنہ مارنا، اور ستاروں کے ذریعہ پانی طلب کرنا، نیز فرمایا نوحہ کرنے والی عورت اگر توبہ کیے بغیر نہیں مری، تو قیامت کے دن اس حالت میں اٹھائی جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعلیھا سربال من قطران ودرع من جرب۔ — گی کہ اس کے بدن پر تارکول کا کرتا اور خارش کی قمیص ہوگی۔

حسب میں فخر تو یہ ہے کہ اپنے باپ ، نام لے کر فخر کرنا، اور نسب میں طعنہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دوسروں کے آباء واجداد کی حقارت کیلئے ان پر طعنہ مارنا اور ان کے مقابلے میں اپنے آباء واجداد کو فوقیت دینا، اور ستاروں سے پانی طلب کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ عقیدہ رکھنا کہ جب فلاں ستارہ فجر کے وقت مغرب میں ہو اور دوسرا مشرق میں طلوع ہو رہا ہو تو بارش ہوگی۔ اسی لئے اہل جاہلیت کہا کرتے تھے کہ ہمیں فلاں ستارہ کی وجہ سے بارش ملی پس یہی جھوٹ بولنا ہی ان کا روزگار ہو گیا تھا، جیسا کہ سورۃ واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وتجعلون رزقکم انکم تکذبون" تم نے جھوٹ بولنے ہی کو اپنی روزی بنا لیا ہے۔

"نوحہ کرنیوالی" کے بارے میں، تارکول کے کرتے کی سزا اس لئے دی جائے گی کہ یہ سیاہ ماتمی لباس پہنا کرتی تھی، اس لئے قیامت میں بھی سیاہ تارکول کا کپڑا پہنے گی، اور خارش کی قمیص اس لئے کہ جس طرح قمیص بدن کو ڈھانکے رہتی ہے اسی طرح اُس کے پورے بدن کو خارش ڈھانپ لے گی، کیونکہ یہ اپنے دل آزار جملوں سے مصیبت زدہ لوگوں کے دلوں کو مجروح کئے رہتی تھی۔

اس حدیث سے اہل جاہلیت کی ان تمام عادتوں کی تردید کی گئی، لیکن موجودہ دور کے وارثین جہالت اپنے پیشرو جہلاء سے بھی آگے بڑھ چکے ہیں، اپنے آباء واجداد کے مکارم کو لہک لہک کر بیان کرتے اور دوسروں پر فخر کرتے ہیں، لیکن خود ان کے پاسنگ کے برابر بھی نہیں۔ دوسروں کے نسب پر بھی اسی طرح طعنہ زنی کرتے ہیں کہ فلاں کے باپ تو ایسے اور ایسے تھے جب کہ ہمارے باپ دادا کی ذات ایسی اور ایسی تھی۔ ستارہ پرستی میں بھی ان کا دہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حال ہے، ان کا عقیدہ ہے کہ بارش آسمان وزمین کے خالق کی قدرت سے نہیں بلکہ ستاروں کی بدولت ہوتی ہے۔ مردوں پر نوحہ کرنے کو بھی آج کتنا کار ثواب سمجھا جاتا ہے خصوصاً ہر سال ماتم حسین کا کیا کہنا، بس اللہ کی پناہ۔

پچاسیواں مسئلہ

کسی کو اس کے ماں باپ کی وجہ سے عار دلانا

کسی کو دوسرے کے فعل پر عار دلانا اور خاص طور پر ماں باپ کی وجہ سے شرم دلانا جاہلیت کی رسم تھی۔ بخاری میں حضرت ابوذر غفاریؓ کی بابت معرور کی روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں مقام ربذہ میں ابوذرؓ سے ملا، دیکھا کہ ان کے اور ان کے غلام کے بدن پر ایک ہی قسم کا کپڑا ہے، میں نے اس یکسانیت ومساوات کا سبب پوچھا تو حضرت ابوذرؓ نے فرمایا، میں نے ایک شخص سے تکرار کی اور اس کو اس کی ماں کے سبب عار دلایا، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

أنك أمرو فيك جاهلية أخوانكم خولكم جعلهم الله تعالى تحت أيديكم فمن كان أخوه تحت يده فليطعمه مما يأكل وليلبسه مما يلبس ولا تكلفوهم ما يغلبهم، فان كلفتموهم فاعينوهم۔

تمہارے اندر جاہلیت کی بو باقی جا رہی ہے۔ تمہارے یہ بھائی تمہارے غلام ہیں جن کو اللہ نے تمہارے ماتحت بنایا ہے لہٰذا جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو اسے اس کو وہی کھلانا چاہیئے جو وہ خود کھائے اور وہی پہنانا چاہیئے جسے وہ خود پہنے، اور ان کو اتنا کام مت دو کہ ان پر بار ہو، اگر کام دو، تو اُن کی مدد کرو۔

یہ واقعہ حضرت ابوذرؓ کے معرفت وایمان میں درجۂ کمال تک پہونچنے سے پہلے کا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دن حضرت بلالؓ حبشی مؤذن رسول سے ان کی تکرار ہوگئی جس پر انہوں نے جذبہ میں آکر ان کو "یا ابن السوداء" کہدیا یعنی اے کالے کی اولاد، جب حضرت بلالؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی، تو آپؐ نے ابوذرؓ سے کہا، تم نے بلال کو بُرا بھلا کہا اور ان کی ماں کے سیاہ رنگ ہونے کا ان کو طعنہ دیا، حضرت ابوذرؓ نے جُرم کا اعتراف کیا، تو آپؐ نے فرمایا "حسبت أنه بقی فیك شئ من كبر الجاهلية" میرا خیال ہے کہ اب بھی تمہارے اندر جاہلیت کی نخوت باقی ہے، یہ سُن کر حضرت ابوذرؓ نے اپنا رخسار زمین پر رکھ دیا اور کہا، میں اس وقت تک سر نہیں اُٹھاؤں گا جب تک کہ بلالؓ اپنے پاؤں میرے رخسار پر نہ رکھ دیں، اللہ اکبر۔ آج لوگوں کا حال دیکھئے، کس طرح عادات جاہلیت ان میں رچی بسی ہیں کہ بسا اوقات ایک آدمی کے کئے پر پورے شہر والوں کو بُرا بھلا کہا جاتا ہے آخر یہ جاہلیت نہیں تو اور کیا ہے؟

چھیاسیواں مسئلہ

بیت اللہ کے متولی ہونے پر فخر کرنا

اہل مکہ بیت اللہ کے متولی ہونے پر فخر کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں کی بابت فرمایا ہے:

قَدْ كَانَتْ آيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ۝ (مومنون ۶۶-۶۷)

تم پر میری آیتیں تلاوت کی جاتی تھیں تو تم اُلٹے پاؤں بھاگتے تھے تکبر کرتے ہوئے، قرآن کی شان میں بیہودہ بکتے ہوئے۔

پوری آیت کا مطلب پچھلی آیت کو ملا کر یوں ہوتا ہے کہ "لَا تَجْئَرُوا الْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ" چلاؤ مت، ہماری طرف سے اب تم کو کوئی بچانے والا نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب کوئی مدد نہیں کرے گا کیونکہ تم نے ہماری آیتوں کو جھٹلا کر بہت بڑا گناہ کیا ہے۔ جب قرآن تمہارے سامنے پڑھا جاتا تھا تو تم اس کو ماننا اور اس پر عمل کرنا تو درکنار سننے کے بھی روادار نہیں تھے (مستکبرین بہ)۔ بیت اللہ کے خادم ہونے کا تم کو بڑا غرور تھا (سامرا) تم ہمیشہ اپنی مجلسوں میں قرآن ہی کا چرچا کیا کرتے تھے، کبھی اس کو شعر کہتے کبھی جادو (تہجرون) قرآن اور صاحب قرآن اور اُن کی جماعت کے خلاف تم ہمیشہ بدگوئی ہی کرتے رہتے تھے (افلم یدبروا القول) اور اگر وہ قرآن پر غور کرتے تو ان کو معلوم ہوتا کہ اسمیں کتنا اعجاز ہے اور یہ ان کے رب کی سچی کتاب ہے تاکہ ان کو اس پر ایمان لانے کی توفیق ہوتی۔ (أم جاءھم مالم یأت اٰباءھم الاولین) یا اس لئے نہیں مانتے کہ ان کے پاس ایسی بات آئی ہے جو ان کے پچھلے آباء و اجداد کے پاس نہیں آئی تھی، تو یہ بھی تو صحیح نہیں کیونکہ سارے انبیاء نے قرآن ہی کے مطابق دعوت دی ہے۔

حاصل کلام یہ کہ اہل جاہلیت اپنے مقدس مناصب کی ریاست و سربراہی کی بناء پر اکڑتے تھے بالکل ویسے ہی جیسے آج اکثر جھوٹی عزت کے دعویدار اکڑتے ہیں، کچھ تو وہ ہیں جو عام مسلمانوں پر اپنی بزرگی اس لئے جتاتے ہیں کہ مکہ اور مدینہ کے سردار ہیں، کچھ وہ ہیں جو مشاہد و مزارات اولیاء اللہ کے خادم ہونے پر فخر کر رہے ہیں، جیسے بغداد میں شیخ عبدالقادر جیلانی کی قبر کے متولی و مجاور ہونے کو باعث شرف سمجھتے ہیں اور ہندوستانی مرد جو نذر و نیاز اور صدقات و خیرات اور شرکیہ چڑھاوے ان کو دیتے ہیں اسی کو وہ عزت و فخر کی چیز سمجھتے ہیں، ایسے لوگ اپنے کو چاہے کچھ سمجھ لیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے نزدیک ان کی کوئی حیثیت نہیں بلکہ یہ اللہ کے نزدیک انتہائی ذلیل ہوں گے اور عذاب الہٰی سے کوئی چیز ان کو نہ بچا سکے گی، یہ اللہ اور اُس کے بندوں کی نظر میں ذرے سے بھی زیادہ حقیر اور رحمت الہٰی سے دُور ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ستاسیواں مسئلہ

انبیاء کی نسل میں سے ہونے پر فخر کرنا

اہل جاہلیت اس پر بھی فخر کرتے تھے کہ وہ انبیاء کی نسل میں سے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس جاہلی غرور کی تردید فرمائی:

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿البقرۃ - ۱۳۴﴾

یہ ایک جماعت تھی، جو گذر چکی، اس کا کیا اس کیلئے اور تمہارا کیا تمہارے لئے، اور تم سے ان کے کئے کی بابت نہیں پوچھا جائے گا۔

یہاں گذری ہوئی اُمّت سے مُراد، حضرت ابراہیم اور ان کی اولاد ہے، جیساکہ اللہ نے فرمایا:

وَمَنْ يَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿البقرۃ - ۱۳۰﴾

اور ملت ابراہیمی سے تو وہی بیزار ہوگا جو اپنی ذات ہی سے بے وقوف ہو، اور ہم نے ان کو دنیا میں منتخب کیا ہے اور آخرت میں وہ صالحین میں سے ہوں گے۔

اُمت کے کئی معنی ہیں، جو اُمّ سے مشتق ہے جس کا معنی ہے قصد کرنا، یہاں اُمّت سے مُراد جماعت ہے، اور اُمّت ہر جماعت کو کہا جاتا ہے جس کو کوئی بھی چیز ایک جگہ جمع کر دے۔ ایک دین، ایک زمانہ، یا ایک مکان، کیوں کہ افراد امت ایک دوسرے سے ملتے اور جمع ہوتے ہیں۔ (لھا ما کسبت ولکم ما کسبتم) یعنی تمہارا خود کو ان کی طرف منسوب کرنا بیکار ہے، کیونکہ ان کے اعمال سے تم کو ذرا بھی فائدہ نہیں پہونچے گا، فائدہ تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب پہونچ سکتا ہے جب تم ان کی راہ پر چلو اور ان کی شریعت کی اتباع کرو، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "نبی کے قریب لوگ وہی ہیں جو متقی ہیں، بس نبی کی راہ پر چلو، اور سن لو کہ لوگ مجھ سے اس حالت میں مل ہی نہیں سکتے کہ ان کی گردنوں پر ان کے اعمال کا بوجھ ہو، اور تم دنیا میں مجھ سے ملو تو میں تم سے اپنا چہرہ چھپا لوں"۔ نیز اللہ نے فرمایا:

يَآاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ۚ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ۚ (الحجرات – ۱۳)

لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو قومیں اور مختلف خاندان بنایا ہے تاکہ ایک دوسرے کو پہچانو، اللہ کے نزدیک سب سے شریف وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے

(ولا تسئلون عما کانوا یعملون) یعنی نہ تم اپنے بزرگوں کے گناہوں پر پکڑے جاؤ گے نہ ان کی نیکیوں کا ثواب پاؤ گے۔ "پدرم سلطان بود" یہ جاہلیت کا پرانا نعرہ ہے جس پر آج مسلمانوں کا بڑا طبقہ چل رہا ہے، آج اُن کی بڑی دولت صرف یہ رہ گئی ہے کہ اپنے باپ دادا کا نام لے کر فخر کریں۔ آج کتنے لوگ ایسے ہیں جو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ شیخ احمد الرفاعی کی اولاد ہونے پر فخر کر رہے ہیں، کتنے خود کو بکری صدیقی، کتنے عمری فاروقی کتنے علوی، حسنی حسینی کہہ کر چھوٹتے رہتے ہیں۔ جب کہ یہ ڈینگ مارنے والے خود کسی فضیلت اور تقویٰ سے بالکل عاری ہیں اور یہ نسبتیں انھیں اس دن بالکل کام نہ دیں گی جس دن قلب سلیم کے سوا اللہ کے نزدیک نہ کسی کی اولاد کام دے گی نہ مال و اسباب۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ سے صاف صاف فرما دیا:

یا فاطمة بنت محمد، لا اغنی عنك من الله شيئا۔

اے فاطمہؓ بنت محمدؐ، میں تم کو اللہ کی طرف سے کچھ بھی فائدہ نہ پہونچا سکوں گا۔

اور باپ دادا کے فضائل و مکارم سے خالی اور بے عمل لوگ، باپ دادا کے نام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی محض روٹی کھانا چاہتے ہیں مثل مشہور ہے "کن عصامیا ولا تکن عظامیا"، ذاتی شرافت کے مالک بنو، مُردہ پرست مت بنو"

أن الفتی من یقول ھا أنا ذا | لیس الفتیٰ من یقول کان ابی

بہادر وہ ہے جو خود کو بہادری میں پیش کرے | بہادر وہ نہیں جو کہے میرے والد بہادر تھے

کسی نے کیا خوب کہا ہے

أقول لمن غدا فی کل یوم | یباھینا بأسلاف عظام

جو شخص اپنے بزرگوں کا نام لے کر فخر کرتا ہے، میں اس سے روز کہتا ہوں،

أتقنع بالعظام وانت تدری | بان الکلب یقنع بالعظام

تم ہڈیوں پر قناعت کرتے ہو، حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ کتے ہڈیوں پر قناعت کرتے ہیں

کسی اور نے کہا ہے

وما الفخر بالعظم الرمیم وانما | فخار الذی یبغی الفخار بنفسه

بوسیدہ ہڈیوں پر فخر کرنا مناسب نہیں | فخر تو وہ ہے کہ آدمی اپنی صلاحیت پر فخر کرے

اٹھاسیواں مسئلہ

پیشہ پر فخر کرنا

اہل جاہلیت اپنے کاموں اور پیشوں پر فخر کرتے تھے، جیسے شام اور یمن میں گرمی اور سردی کے موسم میں تجارتی سفر کرنے والے لوگ، محنت مزدوری کرنے والوں کو حقیر سمجھتے تھے۔ عموماً تجار کھیتی کرنے والوں، چھوٹی موٹی صنعت اور پیشہ سے متعلق لوگوں، جیسے جوتا بنانے والوں، کپڑا بننے والوں وغیرہ کو معیوب سمجھتے ہیں، یہ سراسر جاہلی عادت ہے۔ سارے حلال پیشے اللہ کی بندگی اور اطاعت کا ذریعہ ہیں، اور آخروی نجات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا وسیلہ ہیں، یہ ذلت نہیں فخر کا باعث ہیں۔ کاروبار و تجارت سب دنیاوی اسباب اور آنی جانی چیزیں ہیں، ان پر فخر کرنا اور دوسروں کو ذلیل سمجھنا کسی عاقل کا کام نہیں، کس کو معلوم کب زوال آئے اور اسباب دنیا سے ہاتھ دھونا پڑے۔

نواسیواں مسئلہ

دلوں میں دنیا کی عظمت کا احساس رکھنا

اہل جاہلیت دنیا اور دنیا کے عزو جاہ کو حق کا معیار سمجھتے تھے، اور دنیا اُن کے نزدیک سب سے بڑی چیز تھی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی بابت فرمایا:

وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ۝ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۭ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ۭ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ (زخرف ۔ ۳۰ ۔ ۳۲)

اور جب ان کے پاس یہ قرآن پہونچا تو کہنے لگے، یہ جادو ہے، اور ہم اس کو نہیں مانتے۔ اور کہنے لگے کہ یہ قرآن (اگر کلام الٰہی ہے) تو ان دونوں بستیوں (مکہ اور طائف کے رہنے والوں میں) سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل کیا گیا؟ کیا یہ لوگ آپ کے رب کی رحمت (نبوت) کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں، دنیوی زندگی میں ان کی روزی ہم ہی نے تقسیم کر رکھی ہے، اور ہم نے ایک دوسرے پر مرتبوں میں رفعت دے رکھی ہے تاکہ ایک دوسرے سے کام لیتا رہے اور تمہارے رب کی رحمت اس دولت سے بدرجہا بہتر ہے جس کو یہ سمیٹ رہے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل جاہلیت نے پہلے تو یہ کہہ کر آپ کی نبوت کا انکار کیا کہ آپ بشر ہیں اور بشر نبی نہیں ہو سکتا، لیکن جب دلائل کے سامنے انہیں چپ ہونا پڑا، اور اپنی اس تک بندی کو کامیاب ہوتے نہیں دیکھا تو انکار کیلئے ایک نیا شوشہ چھوڑا کہ اگر یہ قرآن حق ہوتا تو مکہ اور طائف کے کسی بڑے صاحب حیثیت پر اترتا۔ مکہ والوں میں سے ان کی مراد "ولید بن المغیرۃ المخزومی" اور اہل طائف سے مراد حبیب بن عمرو بن عمیر الثقفی کی ذات تھی، یہ دونوں ہی بڑے مالدار صاحب عزوجاہ تھے۔ ولید بن مغیرۃ کو تو "ریحانۃ القریش" (قریش کا گلدستہ) کہا جاتا تھا۔

لیکن اُن کا یہ نظریہ انتہائی جاہلانہ اور کھوکھلا تھا کیوں کہ نبوت جیسے مقدس اور پاکیزہ منصب کیلئے دنیاوی زوائل اور مادی اسباب کے بجائے، انسانی کمالات اور فضائل قدسیہ اور اوصاف عالیہ کی ضرورت تھی، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں فرمایا (اھم یقسمون رحمۃ ربک) یعنی یہ کتنے جاہل اور احمق لوگ ہیں کہ قرآن عظیم جیسی نعمت کو اپنے من مانی تقسیم کرنا چاہتے ہیں (نحن قسمنا بینھم معیشتھم فی الحیاۃ الدنیا) حالانکہ ہم نے اپنی حکمت و مصلحت کے پیش نظر خود جس کو مستحق سمجھا اپنی نعمت سے نوازا، کیوں کہ ہمیں معلوم ہے کہ ایسے لوگ کائنات کی تدبیر سے بالکل جاہل اور عاجز ہیں۔ (ورفعنا بعضھم فوق بعض) یعنی روزی اور معاش کے وسائل میں ہم نے ہی ایک کو دوسرے پر فوقیت دی ہے (درجت) سب کے درجے بھی مختلف رکھے ہیں، کسی کو کمزور کسی کو قوی، کسی کو غنی، کسی کو فقیر، کسی کو خادم، کسی کو مخدوم، کسی کو حاکم، کسی کو محکوم بنایا ہے۔ (لیتخذ بعضھم بعضا سخریا) تاکہ ہر شخص اپنی حاجات اور مصالح کے پیش نظر ایک دوسرے سے مستفید ہوتا رہے اور مل جل کر ایک دوسرے کے ساتھ زندگی گذاریں، نہ صاحب وسعت کا اس سے کمال ثابت ہوتا نہ تنگدست کا نقص، اگر یہ ذمہ داری ان دنیا داروں کو سونپ دی جاتی، تو ہلاک و برباد ہو جاتے، جب وہ اپنے ذاتی معاملات اور دنیاوی مسائل کو حل نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر سکتے، تو امور دین کی تدبیر اور نبوت جیسی مقدس ذمہ داری کو کیسے سنبھال سکتے تھے۔ (نحن قسمنا) سارے امور اللہ کی تقسیم پر منحصر ہیں، طلب دنیا میں اپنی کوششوں پر انحصار نہیں کرنا چاہیئے، بلکہ سب طرف سے کٹ کر صرف اللہ عزوجل کی مدد پر توکل کرنا چاہیئے۔ ناعتبر" نحن قسمنا بینھم" تلغہ حقاً وبالحق نزل"

نحن قسمنا بینھم (ہم نے لوگوں کے درمیان روزی تقسیم کی ہے) سے عبرت حاصل کرو، یہی حق ہے اسی کو درست پاؤ گے (ورحمة ربك خير مما يجمعون) تمہارے رب کی رحمت ان کے مالِ دنیا جمع کرنے سے بہتر ہے۔ رحمت سے مراد، نبوت اور دارین کی سعادت ہے، جو اس دنیاوی عارضی نعمتوں سے کہیں بہتر ہے۔ لہٰذا عظیم وہ ہے جسے رحمت الٰہی سے نوازا جائے، فانی دنیا کی دولت کسی کو عظیم نہیں بناتی، لیکن افسوس آج بھی دنیا میں عزت و عظمت کا معیار وہی قدیم جاہلی عادات کو سمجھا جاتا ہے، اور آج بھی مال کو علم پر اور دولت کو اخلاق پر ترجیح دی جاتی ہے اور فقیر الحال علماء کے مقابلے میں دنیا دار جہلا کو برتر سمجھا جاتا ہے، کسی نے صحیح کہا ہے:

رُبّ علم أضاعه عدم المال   وجهلٍ غطّى عليه النعم

کتنا علم ایسا ہے جسے مفلسی نے ضائع کر دیا   اور کتنی جہالتوں پر نعمتوں نے پردہ ڈال رکھا ہے

۹۰واں مسئلہ

فقراء کو حقیر سمجھنا

اہل جاہلیت فقیر و محتاج لوگوں کو بہت حقیر سمجھتے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کی بابت سورۂ انعام میں تفصیل سے ذکر فرمایا ہے:

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ   اور ایسے لوگوں کو ڈرائیے جو اس بات سے اندیشہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُحْشَرُوٓا إِلَىٰ رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُم مِّن
دُونِهِۦ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝
وَلَا تَطْرُدِ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم
بِٱلْغَدَوٰةِ وَٱلْعَشِىِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُۥ
مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَىْءٍ
وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِم مِّن شَىْءٍ
فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ۝

رکھتے ہیں کہ اپنے رب کے پاس ایسی حالت سے
جمع کیے جائیں گے کہ جتنے غیر اللہ ہیں نہ ان کا
کوئی مددگار ہوگا اور نہ کوئی شفیع ہوگا، اس امید
پر کہ وہ ڈر جائیں اور ان لوگوں کو نہ بھگائیے جو
صبح وشام اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں جس
سے خاص اللہ کی رضا کی اُمید رکھتے ہیں، ان کا
حساب ذرا بھی آپ کے ذمہ نہیں اور آپ کا حساب
ذرا بھی ان کے ذمہ نہیں کہ آپ ان کو نکال دیں، ورنہ
آپ ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔

(الانعام-۵۱-۵۲)

اللہ تعالیٰ نے آیت میں مذکورہ لوگوں کو ڈرانے کا حکم دیا کہ شاید اس سے متاثر ہو کر وہ بھی متقیوں میں شامل ہو جائیں، ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ ان کو ڈرانے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کو بھگا دیں۔

ان آیات کی تفسیر میں امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ قریش کی ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و کے پاس سے گزری۔ اسوقت آپؐ کے پاس حضرت صہیبؓ، عمارؓ، بلالؓ اور خبابؓ اور دوسرے غریب مسلمان بیٹھے ہوئے تھے، قریش کی اس جماعت نے ان لوگوں کی طرف اشارہ کر کے کہا، محمد! اپنی قوم میں سے بس انہیں کو آپؐ چاہتے ہیں؟ کیا ہمارے ہوتے ہوئے اللہ نے انہیں لوگوں پر احسان فرمایا ہے؟ کیا ہم ایسے ہی لوگوں کی پیروی کریں؟ بہتر ہے کہ آپؐ ان کو اپنے پاس سے ہٹا دیں تو ہم آپؐ کی اتباع کریں گے۔ اس موقع پر یہ دونوں آیتیں نازل ہوئیں۔

اور ابن جریر اور بیہقی نے حضرت خبابؓ سے روایت کی ہے کہ اقرع بن حابس التمیمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عیینہ بن حصن الفزاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے وہاں آپ کے پاس حضرت بلال رضؓ اور صہیب رضؓ اور عمار رضؓ وغیرہ غریب مسلمان بیٹھے ہوئے تھے، ان کو دیکھ کر یہ حقارت سے جل گئے اور آپؐ کو تنہائی میں لیجا کر کہا، ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے لئے آپ ایک الگ مجلس بنائیں، جہاں اُن لوگوں سے دُور ہو کر ہم لوگ آپؐ کے پاس بیٹھیں، اس سے عرب ہمارے مرتبہ کو بھی پہچانیں گے، اس لئے کہ عرب کے وفود برابر آپؐ کے پاس آتے ہیں، اسوقت ان غلاموں کے ساتھ بیٹھے ہوئے خود کو دیکھ کر ہمیں شرم آتی ہے۔ لہٰذا جب ہم لوگ آپؐ کے پاس آئیں توان لوگوں کو مجلس سے اُٹھا دیں، جب ہم چلے جائیں تو پھر آپؐ ان کے ساتھ بیٹھ سکتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا "ٹھیک ہے"، اس پر ان لوگوں نے مطالبہ کیا کہ آپؐ اس مضمون کی ایک تحریر ہمیں لکھ دیں، آپؐ نے لکھنے کے لئے حضرت علی رضؓ کو کاغذ کے ساتھ بلایا۔ ہم لوگ ایک کنارے بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت جبریلؑ ان آیات کو لے کر نازل ہوئے۔ اس کے بعد آپؐ نے ہم لوگوں کو بلایا، ہم آئے تو یہ آیت تلاوت فرمائی "سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ" تمہارے رب نے مہربانی فرمانا اپنے ذمہ کر رکھا ہے، اس کے بعد یہ معمول رہا کرتا تھا کہ ہم مجلس میں بیٹھے رہتے، آپؐ اٹھنا چاہتے تو ہم کو چھوڑ کے اُٹھ جاتے، پھر یہ آیت نازل ہوئی:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝	اور آپؐ اپنے رب کو ان لوگوں کے ساتھ مقید رکھئے جو صبح وشام اپنے رب کی عبادت محض اس کی رضا کے لئے کرتے ہیں، اور دنیوی زندگی کی رونق کی خاطر اپنی توجہ ان کی طرف سے ہٹنے نہ دیں اور ایسے شخص کا کہنا نہ مانیں جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الکہف ــ ۲۸) اور وہ اپنی نفسانی خواہش پر چلتا ہے اور وہ حد سے گذر گیا ہے۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول ہو گیا کہ آپ ہمارے ساتھ بیٹھے رہتے، آپ کے اُٹھنے کا وقت آتا تو آپ کو چھوڑ کر ہم خود ہی اُٹھ جاتے، تاکہ آپ بھی اُٹھ جائیں۔

اور ابن المنذر نے عکرمہ سے روایت کی ہے، کہ ربیعہ کے بیٹے عتبہ اور شیبہ اور قرظۃ بن عبد عمرو بن نوفل اور حارث بن عامر بن نوفل اور مطعم بن عدی قبیلہ بنو عبد مناف کے اشراف نے ابوطالب کے پاس جا کر کہا کہ آپ کے برادر زادے اگر ان غلاموں کو ہماری موجودگی کے وقت اپنے پاس سے ہٹا دیتے تو ہم کو بڑی خوشی ہوتی اور ہمیں ان کی تصدیق اور اتباع میں کوئی عذر نہ ہوتا۔ ابوطالب نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی، جس پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رائے دی کہ بہتر ہے کہ آپ اس پر عمل کر کے دیکھیں کہ ان کا کیا ردِ عمل ہوتا ہے اور کہاں تک وہ اپنی اس بات کا پاس رکھتے ہیں، اسی موقع پر یہ آیات "وأنذر به الذين يخافون" سے لے کر "أليس الله بأعلم بالشكرين" تک نازل فرمائی۔

ان غلام اور حلفاء میں حسب ذیل حضرات شامل تھے، بلال، عمار بن یاسر، سالم مولی ابی حذیفہ، صبیح مولی اسید اور حلفاء میں عبداللہ بن مسعود، مقداد بن عمرو اور واقد بن عبداللہ الحنظلی اور عمرو بن عبد عمرو اور مرثد بن ابو مرثد وغیرہ۔

اور قریش کے ائمہ کفر اور موالی اور حلفاء کے بارے میں "وكذلك فتنا بعضهم ببعض" نازل ہوئی، جب یہ آیات اتریں تو حضرت عمر اپنی رائے پر معذرت کرنے لگے، اس وقت یہ آیت (واذا جاءك الذين يؤمنون بايتنا) نازل ہوئی۔ بیچ میں آیت (ما عليك من حسابهم من شيء) جملہ معترضہ کے طور پر بیان کی گئی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس سے واضح ہو جائے کہ ان ضعفار کو اپنے پاس سے ہٹانے کی ضرورت نہیں، نہ ان امرار کی باتوں کے دھوکے میں آنا چاہیئے۔ کیوں کہ کسی کی کوئی ذمہ داری آپ کے سر نہیں ہے بالکل اسی طرح حضرت نوح سے بھی ان کی قوم کے بڑوں نے کہا تھا مَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ یعنی ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ کے متبعین کی اکثریت پست حال، کم عقل لوگوں کی ہے۔

مطلب یہ ہے کہ آپ کو لوگوں کے باطنی اعمال اور قلبی ایمان کے حساب وکتاب سے کچھ تعلق نہیں کہ ان مشرکین کے کہدینے پر آپ اپنے فیصلہ وعمل کی بنیاد پر حکم قائم کردیں۔ بحیثیت نبی کے آپ کا کام صرف اتنا ہے کہ ظاہری حالت کو دیکھ کر اس کے مناسب احکامات جاری کریں اور باطن کے امور کو اللہ کے سپرد کردیں۔ چوں کہ ان ضعفار کے ظاہری حالات یہ ہیں کہ صبح وشام یہ اللہ کے سامنے دعا ومناجات میں لگے ہیں، اس لئے ان ظاہری اعمال پر فیصلہ کیجئے۔

ما عليك من حسابهم من شيء، کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ ان غریب مسلمانوں کو مشرکین کے اشارے پر آپ کیوں ہٹانے لگے، کیا ان کی غربت دور کرنا، اور ان کو روزی خرچ دینا بھی آپ کے ذمہ ہے؟ نیز ان کے غریب ہونے سے آپ کا کیا بگڑتا ہے۔ اگلی تفصیل کا بھی یہی خلاصہ ہے کہ آپ پر کسی کی ذمہ داری نہیں، نہ کوئی کسی کا بوجھ اٹھا سکتا ہے۔

اکیانواں مسئلہ

ملائکہ، وحی، رسالت اور قیامت کا انکار

اہل جاہلیت، فرشتوں، اللہ کی کتابوں، اس کے رسولوں اور قیامت کے دن پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان ہی نہیں رکھتے تھے۔ اسی مضمون پر کتب عقائد و حدیث و تفسیر میں مفصل بحث موجود ہے اور آیات بھی بکثرت موجود ہیں، مثلاً:

زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوٓا أَن لَّن يُبْعَثُوا ۚ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ وَذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ۔ (التغابن — ۷)

کافر سمجھتے ہیں کہ مرنے کے بعد اٹھائے نہیں جائیں گے۔ کہہ دیجئے! ضرور میرے رب کی قسم تم اٹھائے جاؤ گے اور تمہیں تمہارے اعمال کی خبر دی جائے گی اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔

اور یہ جاہلی اشعار بھی ان کے عقیدے کو بتا رہے ہیں۔

یحدثنا الرسول بأن سنحیا ۔ وکیف حیاۃ أصداء وھام

رسول بتاتے ہیں کہ ہم دوبارہ زندہ ہوں گے ۔ لیکن مُردوں اور کھوپڑیوں کو زندگی کیسے ملیگی۔

دوسرے نے کہا:

حیاۃٌ ثم موتٌ ثم نشرٌ ۔ حدیثٌ خرافۃ یا أم عمرو

زندگی پھر موت، پھر زندہ ہوکر اٹھنا ۔ اے اُم عمرو یہ بکواس ہے

اسی طرح سورۃ الصافات ۱۶۔۱۷ اور سورہ الواقعہ ۴۷۔۴۸ وغیرہ میں کفار جاہلیت کا یہ عقیدہ کہ:

أإذا متنا وکنا ترابا وعظاما أإنا لمبعوثون، أو آباؤنا الأولون

کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈی ہوجائیں گے تو کیا ہم اور ہمارے پچھلے باپ دادا دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔

اور فرمایا:

أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۖ ذَٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيدٌ۔ (ق — ۳)

کیا جب ہم مرکر مٹی ہوجائیں گے پھر بھی اٹھائے جائیں گے؟ یہ محال ہے۔

اہل جاہلیت کے عقائد پر اس سے پہلے ہم بہت کچھ لکھ چکے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیانواں مسئلہ

بُت اور شیطان پر ایمان لانا

بت اور شیطان پر ایمان لانا اور مشرکین کے دین کو مسلمانوں کے دین پر ترجیح دینا بھی اہل جاہلیت کا شیوہ تھا۔ جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے :

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۝

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب کا ایک حصہ ملا ہے، پھر بھی وہ بت اور شیطان کو مانتے ہیں اور کفار کی بابت کہتے ہیں کہ یہ لوگ بہ نسبت مسلمانوں کے زیادہ راہ راست پر ہیں۔

(النساء ــ ۵۱)

اس مضمون پر اس سے پہلے مسئلہ نمبر ۵ میں مفصل بحث گذر چکی ہے، یہاں صرف اتنا بتانا مقصود ہے کہ جاہل اہل کتاب مشرکین سے کہا کرتے تھے کہ مسلمانوں کے مقابلے میں تم زیادہ ہدایت پر ہو اور تمہارا دین محمدؐ اور ان کی جماعت کے دین سے بہتر ہے۔ جیسا کہ آج نام نہاد صوفیا اور کٹر متعصب لوگ قبر پرستوں کے علماء اور بدعتیوں سے کہا کرتے ہیں کہ تم اہل توحید وسنت سے زیادہ بہتر ہو۔ فیا للعجب

ترانواں مسئلہ

جان بُوجھ کر حق چھپانا

اہل جاہلیت جان بُوجھ کر حق چھپاتے تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہودی اور عیسائی علماء کی بابت بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت جو بشارتیں اور حالات ان کی کتابوں میں مذکور تھیں ان کو وہ چھپاتے تھے۔ یہ بحث شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کی کتاب "الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح" میں بہت مفصل موجود ہے اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے، ایسی جامع اور نادر کتاب لکھی نہیں گئی۔

چورانواں مسئلہ

علم کے بغیر اللہ کے بارے میں کلام کرنا

علم کے بغیر اللہ کے بارے میں کلام کرنا ہر ضلالت و فساد کی جڑ ہے۔ اکثر متکلمین اہل بدعت نے اس بارے میں ایسی ایسی باتیں کہی ہیں جن کا کتاب و سنت سے کوئی ثبوت نہیں اور نصوص شریعت میں من مانی تاویلات کی ہیں، جیسے، فخر الدین رازی نے اپنی کتاب "اساس التقدیس" میں لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کو جزائے خیر دے کہ انھوں نے اس کا رد لکھ کر اس کی بنیاد کھود ڈالی اور رازی کے جہل و ضلالت پر مہر لگا دی اور اس کا ناطقہ بند کر دیا، سچ ہے، "ولولا دفع اللہ الناس بعضهم ببعض لفسدت الارض" (البقرہ - ۲۵۱) اگر یہ بات نہ رہتی کہ اللہ تعالیٰ بعض آدمیوں کو بعض کے ذریعہ دفع نہ کرتا تو پوری زمین فساد سے بھر جاتی۔

پنچانواں مسئلہ

تناقض

متضاد باتوں کا کہنا بھی اہل جاہلیت کی خاص عادت تھی جیسا کہ سورۂ ق میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بل کذبوا بالحق لما جاءھم فھم انھوں نے حق کو جھٹلایا جب ان کے پاس آیا اور

فی امر مریج۔ (ق ۔ ۵) وہ متزلزل حالت میں ہیں۔

یہی حال تمام غالی بدعتیوں کا ہے کہ اسلام کا دعوی کرنے کے ساتھ ساتھ دین کے مخالف کام کرتے ہیں۔

چھیانواں مسئلہ

کہانت اور اس جیسی دوسری چیزوں پر عمل کرنا

رمل ـــــ جھکہ پھینکنا

ستانواں مسئلہ

طرق ـــــ کنکریاں مار کر شبہ اشگون لینا۔

اٹھانواں مسئلہ

طیرہ ـــــ پرندے سے برا شگون لینا۔

ننانواں مسئلہ ـــــ نجومیوں پر عقیدہ رکھنا۔

سواں مسئلہ ـــــ طاغوت کو حاکم مان کر فیصلہ لینا۔

ان مسائل کی تفصیل ہم نے اپنی کتاب (بلوغ الأدب فی أحوال العرب) میں تفصیل سے کردی ہے اور جاہل مسلمانوں کے لئے اعمال وخرافات کو اچھی طرح بیان کر دیا ہے، جنہیں آج کار ثواب سمجھ کر کرتے ہیں۔ مسائل کی اصل وحقیقت کو معلوم کرنا ہو تو شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کی کتاب "اقتضاء الصراط المستقیم" کا مطالعہ کریں۔

والحمد للہ ولی الانعام۔ والصلوۃ والسلام علی خیر الأنام ومصباح الظلام وصحبہ ومن تبعھم باحسان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مذہبیات میں خطبات و مواعظ کی بہت سی کتابیں آپ کی
نظر سے گذری ہوں گی۔ مختصر سے مختصر بھی اور ضخیم بھی،

لیکن

کامل
اسلامی خطبات
دو جلد

مصنفہ : مولانا عبد السلام بستوی رحمہ اللہ

بعض خصوصیتوں میں ان سب سے منفرد ہے کیونکہ اس میں :-

- زندگی بھر میں پیش آمدہ مواقع کی نسبت سے مذہبی اخلاقی اور معاشرتی مسائل پر خطبات موجود ہیں
- درج شدہ قصص اور واقعات پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔
- مضامین متنوع اور استناد میں سب کتابوں سے منفرد نیز موقع محل کی مناسبت سے اخلاقی اور مذہبی اشعا
- رمضان المبارک، عید الفطر، عید الاضحیٰ، محرم الحرام اور ربیع الاول پر خاص خطبے

سفید کاغذ ★ ونڈاٹیک ★ ولایتی کپڑے کی جلد

قیمت جلد اول ۶۶ خطبے، -/۶۰ روپے

قیمت جلد دوم ۵۲ خطبے، -/۶۰ روپے

المکتبۃ السلفیۃ

شیش محل روڈ ○ لاہور ۲ ○ پاکستان